619

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम जुगराफिया हिन्दुस्तान व रशिया

लेखक पान्डेय दीन दयाल तिवारी

प्रकाशन वर्ष 1903

आगत संख्या 619

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

619

619;U

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

619

جغرافیہ ہندوستان

مع جغرافیہ ایشیا

مولفہ

پنڈت دین دیال تواری اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس

قسمت الہ آباد

و

منشی رامیشور پرشاد کلارک دفتر صاحب ڈائرکٹر

ممالک متحدہ

جسکو صاحب ڈائرکٹر بہادر سررشتہ تعلیم ممالک متحدہ نے

منظور فرماکر بذریعہ سرکلر نمبری ۱۵ سنہ ۱۹۰۲ء داخل کورس امتحان ورناکیولر مڈل کیا

سنہ ۱۹۰۳ء

مطبوعہ عظمت المطابع الہ آباد

بار سوم

قیمت فی جلد ۷ ر

رجسٹری شدہ

20 تعلیمی

619:U

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

OPINIONS

ON THE

GEOGRAPHY OF HINDUSTAN.

The arrangement of the subject is good and the information full enough and sufficiently up to date. It is, I see, specially designed to meet the requirements of the curriculum for Vernacular Schools, and to this end you have occasionally added brief historical notes on important places. The book should serve as a useful guide to teachers and should fulfil its purpose. The statistical tables, I presume, are for reference only and not intended to be learnt by students. I am not sure whether you would not do well in your next edition to exclude them altogether, to avoid misapprehension as to their real purpose.

(Sd). C. F. DE LA FOSSE, M.A.,

Inspector of Schools,

III Circle.

I have formed a high opinion of the book, as it contains much useful and up-to-date information, carefully arranged and classified. It ought to be of considerable help to teachers in Primary classes of both Vernacular and Anglo-Vernacular Schools.

(Sd.) G. N. CHAKRAVARTI, M.A., LL.B.,

Inspector of Schools,

II Circle.

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

I have gone through your Geography of India in Urdu and found it best suited to the requirements of the candidates going up for the Middle Vernacular Examination. The tabular statements (giving area, population and revenue) are very interesting for comparison, but seem rather unnecessary for the student. The book is nicely printed on a good paper and is moderately priced. I should recommend its introduction into the Middle Section of the Vernacular Schools.

(Sd.) KALI DATTA DUBE, M.A.,
Assistant Inspector of Schools,
Agra Division.

I have not had time enongh to go through the book carefully; but I can say with confidence that the subject matter has been arranged on a scientific plan. I have seen no other Geography in the Vernacular which has its subject matter so well arranged.

(Sd.) IQBAL KISHEN, M.A.,
Assistant Inspector of Schools,
Rohelkhand Division.

I should have thanked you ere this for the nice copy of Jugrafia Hindustan, which does you and your coadjutor in the work credit. It is an improvement on the old text books on the subject, and the historical notes on important places add to the value of the book, which is well suited for the requirements of the Vernacular Schools for which it is intended. But I think with Mr. de la Fosse that the statiscal tables will be excluded in the next edition.

(Sd.) SOHAN LAL,
Late Assistant Inspector of Schools,
Kumaun Division.

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

دیباچہ

علم جغرافیہ ایک ایسا مفید اور کارآمد علم ہے جسکی ضرورت ہر ایک خاص و عام کو روزانہ زندگی مین پڑا کرتی ہے۔ یہ قومی ترقی کا ایک آلہ ہے کسی قوم نے دنیا مین جبتک کہ اسمین کمال حاصل نہین کیا نمایان ترقی نہین کی۔ اردو ہندی مین سردست کوئی ایسی کتاب موجود نہین ہے جسمین اس امر کا خیال کیا گیا ہو کہ حاصل اس علم کا کیا ہے ناموں کی ایک فہرست دیدی گئی ہے جسکی غرض لوگ علاوہ اسکے کچھ بھی نہین سمجھتے ہین کہ چند شہرون اور ملکون کے نام ازبر کرلئے جاوین۔ ہمارے دل مین عرصہ سے یہ خیال متمکن تھا کوئی ایسی کتاب ہونی چاہئے جو اگر پورے طور پر نہین تو کسی قدر ضروریات کو رفع کرے مگر مڈل کلاس مین متعدد ممالک کا جغرافیہ ہونیکی وجہ سے بخوف زیادہ ہوجانے ضخامت کے یہ ارادہ پورا نہین ہوسکا۔ اب چونکہ گورنمنٹ نے جغرافیہ کا کورس کم کردیا ہے اور اس مین صرف ہندوستان کا جغرافیہ رکھا گیا ہے اس خیال کے پورا کرنیکا موقع ملا۔ متعدد مستند انگریزی کتابوں و گورنمنٹ رپورٹون سے ایک کارآمد ذخیرہ جمع کرکے کتاب کی شکل مین رکھا گیا ہے اور جہان تک ممکن ہوا ہے اس کتاب کے دلچسپ بنانیکی کوشش کی گئی ہے۔ شروع کتاب مین ہندوستان کی آب و ہوا تجارت وسائل آمد و رفت وغیرہ کے بیانات مختصر طور پر کردئے گئے ہین اور اسی کی پیروی مختلف صوبہ جات مین بسط کے ساتھ کی گئی ہے جس سے ہر ایک صوبہ کا بیان بطور خود ایک چھوٹی کتاب ہے۔ تواریخی حالات مین سرکار انگلشیہ کی سلطنت کا عروج ہندوستان مین دکھلایا گیا ہے۔ رقبہ آمدنی و مردم شماری کے نقشے صرف عام معلومات و حوالہ کے لئے درج کردئے گئے ہین جنکو یاد کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہے۔ ان نقشہ جات کے نکالڈالنے کے بعد کتاب کی

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ضخامت اسقدر ریجاتی ہے جو دو سال کی خواندگی کے لئے زیادہ نہین ہے اگر غلطیان بمقتضاے بشریت اس کتاب مین رہ گئی ہون توجن صاحبون کی نظر سے گذرین براہ مہربانی اون سے مولف کو اطلاع دیوین تاکہ دوسری طبع مین درست کردی جاوین -

اس کتاب کی نظرثانی مین ہملوگون کو سید اکبر علی صاحب قائم مقام ڈپٹی انسپکٹر مدراس الہ آباد سے بہت مدد ملی ہے جسکا شکریہ ادا کیا جاتا ہے -

طبع دوم

یہ کتاب جب اول بار طبع ہوکر ٹکسٹ بک کمیٹی مین پیش ہوئی تھی اوسوقت کمیٹی نے یہ راے ظاہر کی تھی کہ نقشہ جات جن مین تفصیل رقبہ - آبادی - و مالگذاری ہر صوبہ کی ضلع وار درج ہے خارج کردیے جاوین - اسوجہ سے طبع دوم مین وہ نقشہ جات دور کرکے چند ضروری اصطلاحات جغرافیہ جسکا جاننا طالبعلم کو ناگزیر تھا بڑھادی گئین - اجمیر و میرواڑہ کا بیان مثل اور صوبہ جات کے اوسی تفصیل کے ساتھ از سرنو لکھدیا گیا صوبہ مغربی و شمالی و اودہ کا نام بدل جانے اور نئے سرحدی صوبہ مغربی و شمالی کے قائم ہونیکی وجہ سے جو تغیر و تبدل واجب تھا مناسب جگہہ پر کردیا گیا اور صوبہ جدید قائم شدہ کا جغرافیہ بھی اوسی تفصیل کے ساتھ جیسا اور صوبجات کا ہے درج کیا گیا - اسکے علاوہ اصل کتاب مین لفظی ترمیم - مردم شماری کے ہندوسون کی تصیح - ہر مذہب کے پیرون کی تعداد مناسب جگہہ پر لکھدینے کے سوا اور کوئی رد و بدل نہیں کیا گیا - جغرافیہ ایشیا کا بطور تتمہ کتاب کے آخر مین بڑھادینا حسب منشاے جنرل ٹکسٹ بک کمیٹی ہے -

تاریخ ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۰۲ع

دین دیال تواری
و
رامیشور پرشاد بھارگو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اصطلاحات

علم جغرافیہ اوس علم کا نام ہے جس مین زمین کے حالات درج ہوتے ہین اور (۱) اصلی شکل جسامت اور حرکات وغیرہ کا ذکر ہوتا ہے (۲) قدرتی کیفیت مثل آب وہوا معدنیات - نباتات - حیوانات پہاڑ و دریا وغیرہ کا حال لکھا ہوتا ہے (۳) ملکون کی تقسیم وہان کے باشندون کا طرز معاشرت اور سلطنت وغیرہ کا حال اور مختلف شہرونکی کیفیت بیان کیجاتی ہے اور اسوجہ سے جغرافیہ کی تین قسمین ہین - اول کو جغرافیہ ریاضی - دوسرے کو جغرافیہ طبعی اور تیسرے کو جغرافیہ ملکی کہتے ہین -

چونکہ زمین ایک سیارہ بشکل کرہ ہے اسلیے اسکا نقشہ کاغذ کی سطح پر ٹھیک طور پر نہین کھنچ سکتا اور یہی وجہ ہے کہ اسکا نقشہ دو دائرون کی شکل مین اسکی سطح کی خشکی اور تری ظاہر کرنے کے لئے بنایا جاتا ہے - کل روئے زمین کے خشکی کے حصون کا رقبہ تری کے کل حصون کا چوتھائی ہے - خشکی کے سب سے بڑے حصے کو براعظم اُس سے چھوٹے حصے کو ملک کہتے ہین ملک کے چھوٹے حصے صوبے کہلاتے ہین -

ہندوستانی صوبجات مین قسمتین - اضلاع - تحصیل اور پرگنہ شامل ہین - قسمت صوبہ کے اُسقدر حصہ کو کہتے ہین جو ایک کمشنر کے زیر حکم ہو - ضلع کلکٹر یا ڈپٹی کمشنر کے اور تحصیل تحصیلدار کے زیر حکم ہوتی ہے تحصیل کے حصے پرگنہ کہلاتے ہین -

جزیرہ خشکی کے اوس حصہ کو کہتے ہین جسکے چارون طرف پانی ہو خشکی کا وہ حصہ جو عنقریب پانی سے گھرا ہوا ہو جزیرہ نما کہلاتا ہے - وہ تنگ حصہ خشکی کا جو دو بڑے حصون کو ملاتا ہے خاکنائے اور خشکی کی وہ نوک جو پانی کے اندر چلی گئی ہو راس کہلاتی ہے اگر راس بہت بلند ہو تو اوسے پرومانٹری کہتے ہین -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میدان ہموار سطح ملک کو کہتے ہین جو بہت اونچی نیچی نہو اور او نچے میدان کو حدب یا ٹیبل لینڈ یا پلیٹو کہتے ہین- زمین کی اونچی سطح کو پہاڑی اور پہاڑی سے بہت اونچے حصہ کو پہاڑ کہتے ہین- پہاڑ کے سب سے اونچے حصہ کو چوٹی اور جب یہ چوٹی نوکدار ہو تو اوسے قلہ کہتے ہین- جب پہاڑ ایک دوسرے سے ملے ہوے دور تک چلے گئے ہون تو وہ سلسلہ کوہ کہلاتے ہین- دو پہاڑون کے بیچ کی نیچی زمین کو وادی یا گھاٹی اور تنگ نیچی وادی کو گابج اور پہاڑی سلسلے کے راستہ کو درہ یا پاس کہتے ہین- برف کے میدان جو کسی برفانی پہاڑ کی وادی یا ڈھال مین بن جاتے ہین گلیشیر کہلاتے ہین اور جب کسی وادی مین بہت بڑا ڈھیر برف کا ایک بارگی گرتا ہے تو اوسے اوالانش کہتے ہین جن پہاڑون سے جلتی ہوئی چیزین اور دھوان زمین کے اندر سے نکلا کرتا ہے وہ جوالامکھی یا کوہ آتش فشان کہلاتے ہین-

پانی کا سب سے بڑا حصہ بحر اعظم کہلاتا ہے- اور اس سے چھوٹے حصہ کو جو کم و بیش خشکی سے گھرا ہو بحر یا سمندر اور اوسکے قریب کی خشکی کو ساحل اور اوس حصہ کو جو خشکی کے اندر چلا گیا ہو مگر سمندر کی جانب کھلا ہوا ہو کھاڑی یا خلیج کہتے ہین تنگ منہ کی خلیج کو خور یا گلف کہتے ہین- بندرگاہ وہ تری کا حصہ ہے جو زمین مین چلا گیا ہو اور جہان جہاز حفاظت سے ٹھہر سکین- سمندر کا وہ چھوٹا حصہ جو خشکی کے تنگ قطع سے محدود ہو لگون اور وہ حصہ جو بالکل خشکی سے گھرا ہو جھیل کہلاتا ہے-

دریا پانی کی اوس قدرتی دھار کو کہتے ہین جو خشکی مین بلندی سے نکلکر سمندر یا جھیل یا کسی دریا مین گرے- جس جگہہ سے دریا نکلتا ہے اسے سوتا یا نکاس یا منبع یا مخرج اور جہان گرتا ہے اوس مقام کو دہانہ یا مدخل اور اوس قطعہ کو جو سمندر کے قریب اوسکے دہانون سے گھرا ہو ڈیلٹا کہتے ہین- جہان دو دریا ملتے ہین اوس مقام کا نام سنگم یا اتصال ہے- جو چھوٹا دریا کسی بڑے دریا مین گرتا ہے اوسے باجگذار اور جو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کسی دریا سے چھوٹکر سمندر مین علحدہ گرتا ہے اوسے شاخ دریا کہتے ہین - اگر کسی دریا کے نکاس سے اسکے بہاؤ کی طرف منہ کرکے چلین تو داہنے ہاتھہ کیطرف کے کنارہ کو داہنا کنارہ اور بائین ہاتھہ کیجانب کے کنارہ کو بایان کنارہ کہتے ہین - اوس قطعہ ملک کو جسکا پانی دریا اور اوسکے باجگذار مین بہکر جاتا ہے اس دریا کا طاس یا بیسن کہتے ہین اور وہ حصہ جو دو بیسینون کو جدا کرے واٹرشد یا فاصل آب کہلاتا ہے - آبشار کسی بڑے دریا کے اونچائی سے گرنے کو کہتے ہین -

نہر وہ مصنوعی دھار ہے جو کسی دریا سے - آب پاشی - ناؤ چلانی یا پانی کے نکاس کی غرض سے کھودی گئی ہو وہ موسمی ہوائین جو بحر ہند اور اوسکے قریب کے ملکون مین چلتی ہین مانسون کہلاتی ہین -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہندوستان

حدود و وسعت

ہندوستان کا جزیرہ نما براعظم ایشیا کے دکھن جزیرہ نما عرب اور چین ہندی کے درمیان واقع ہے۔ یہ ملک دنیا کے کل ملکون مین سوائے چین کے سب سے زیادہ آباد اور ایشیا کی کل سلطنتون سے زیادہ تربیت یافتہ ہے۔ اسکی شکل مثلث کی سی ہے جسکا قاعدہ ہمالہ پہاڑ دونون ضلعے ساحل ملابار و ساحل کارومنڈل اور راس اس کماری ہے۔ اسکی لمبائی پیشاور سے راس کماری تک تخمیناً اُنیس سو میل اور چوڑائی کراچی سے سدیا تک (جو آسام مین ہے) قریب قریب اسی قدر ہے۔ تھوڑے عرصہ سے سلطنت ہندوستان مین برہما اور بلوچستان بھی انتظاماً شامل کر لئے گئے ہین۔ اسکے اُتر مین ہمالہ پہاڑ۔ پورب مین برہما و خلیج بنگالہ۔ دکھن مین بحر ہند اور پچھم مین بحر عرب بلوچستان و افغانستان واقع ہین۔ کل سلطنت کا رقبہ تخمیناً سترہ لاکھ چھیاسی ہزار دو سو چون مربع میل ہے جس مین سے خاص سرکاری علاقہ کی وسعت قریب گیارہ لاکھ چھ ہزار آٹھ سو اکسٹھ مربع میل کے اور دیسی ریاستون کی تقریباً چھ لاکھ اُناسی ہزار تین سو ترانوے مربع میل ہے۔

طبعی حالات

ہندوستان جملہ قدرتی حالات کے لحاظ سے براعظم کہا جاسکتا ہی کیونکہ ترائی کے دلدل اور جنگل۔ تھر کا ریگستان۔ بنگال کی زرخیز زمین۔ مغربی گھاٹ کے چورس اور سہاونے میدان۔ کرناٹک کا نشیب اور ہمالہ پہاڑ کی برف سے ڈھکی ہوئی چوٹیان اسمین موجود ہین۔ یہ ملک چارون طرف قدرتی حدود سے گھرا ہوا ہے۔ اسکے اُتری حصہ کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سندھ پنجاب و کشمیر کے پچھمی سرے سے آسام کی پوربی سرحد تک کوہ ہالہ اور سلیمان پچھم مین - کوہ ہالہ اوتر مین - ناگا و کھسیا اور ٹپرہ کی مسلسل پہاڑیان پورب مین بڑی مضبوطی سے گھیرے ہوے ہین - ان پہاڑی حدود کے درمیان بڑے بڑے سبز میدان واقع ہین جن مین ہوکر بڑے بڑے دریا بہتے اور ہر سال لاکھون من زرخیز مٹی بہا لاتے ہین پچھم مین دریاے سندھ بہت سے باجگذار دریاؤن کو لیکر دکھن کی طرف بہتا ہوا بحر عرب مین گرتا ہے - پورب مین دریاے برہم پتر پہاڑی درون سے نکلکر آسام مین گذرتا ہوا دریاے گنگا مین آملتا ہے - ان دونون دریاؤن کے درمیان گنگا ہندوستان کا سب سے بڑا مشہور اور متبرک دریا شمالی ہندوستان مین بہتا ہوا مع اپنے باجگذار دریاؤن کے خلیج بنگال مین داخل ہوتا ہے - ان میدانون کے دکھن مین وسط ہند کا اونچا میدان ہے - جسکے دکھن مین بندھیاچل پہاڑ اور ست پڑا کی پہاڑیان پھیلی ہوئی ہین اور جسکے دکھنی پوربی ڈھال کا پانی گنگا مین اور دکھنی پچھمی ڈھال کا سندھ مین بہکر جاتا ہے - اسکے دو حصے ہوگئے ہین ایک کو میدان گنگ اور دوسرے کو میدان سندھ کہتے ہین - میدان گنگ کے اُتر مین ترائی کا دلدل ہے جہان ہمیشہ ملیریا بخار بنا رہتا ہے - سندھ کے میدان مین پنجاب کی سرسبز زمین اور تھر کا ریگستان شامل ہے .

میدان گنگ اور میدان سندھ یعنی اُتری میدان کے دکھن مین جزیرہ نما دکھن واقع ہے جس مین ہندوستان کا کل دکھنی حصہ شامل ہے - اسکے پورب اور پچھم مین پوربی اور پچھمی گھاٹ - اُتر مین بندھیاچل پہاڑ اور ست پڑا کی پہاڑیان وادی نربدا و تاپتی واقع ہین - پوربی اور پچھمی گھاٹ کے میدانون کے ایک طرف پہاڑ اور دوسری طرف سمندر ہے - پوربی میدان پچھمی سے زیادہ وسیع اور زرخیز ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کنارہ و راس

ہندوستان کا کنارہ دندانہ دار نہین ہے اور اسی وجہ سے اسمین عمدہ بندرگاہ نہین ہین۔ بہت سے مقامات پر کنارہ کے قریب جانا خطرناک ہے۔ کل کنارہ کی لمبائی تین ہزار چھ سو میل ہے اور اسکے مختلف حصے مختلف نامون سے مشہور ہین۔ دہانہ ہگلی سے دہانہ گوداوری تک ساحل اڑیسہ۔ دہانہ گوداوری سے دہانہ کرشنا تک ساحل گول کنڈہ۔ دہانہ کرشنا سے راس کماری تک ساحل کارومنڈل اور راس کماری سے گوآ تک ساحل مالابار کہلاتا ہے۔

ہندوستان کی جنوبی نوک کا نام راس کماری ہے۔ علاوہ اسکے کراچی بندر کے قریب راس مونج۔ گجرات کے دکھن مین راس ڈیو اور پوربی کنارہ پر راس کلی میرو پالمی راس ہین۔

خلیج

خلیج بنگال اڑیسہ اور برہما کے درمیان واقع ہے اور ہندوستان مین سب سے بڑی کھاڑی ہے۔ خلیج کچھ سندھ اور کچھ کے درمیان خلیج کھمبات گجرات و کاٹھیاوار کے درمیان۔ خلیج منار ہندوستان و لنکا کے درمیان ہندوستان کی مشہور خلیجین ہین۔

جزائر

ہندوستان کے جزائر سیلون۔ بمبئی۔ سالسٹ۔ لکدیپ۔ مالدیپ۔ انڈمن اور نیکوبار ہین۔

سیلون بہت بڑا جزیرہ دکھن مین واقع ہے اور براہ راست زیر حکم شاہ انگلستان ہے۔

جزیرہ لکدیپ ساحل مالابار سے دو سو میل کے فاصلہ پر ہے اسکے چار و نظر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مونگے کے ٹیلے ہین۔ یہان ناریل بہت پیدا ہوتا ہے۔ اسکے شمالی حصے ضلع دکھنی کنارہ کے اور باقی حصے ضلع مالابار کے متعلق ہین۔

جزیرہ مالدیپ جزیرہ لکدیپ کے دکھن بالکل مونگے کا بنا ہے یہان بھی ناریل بکثرت ہوتا ہے۔ یہ جزیرہ ایک سلطان کے زیر حکم ہے جو گورنمنٹ سیلون کا باجگذار ہے

اینڈمن و نیکوبار کا مفصل بیان صوبجات انگریزی کے ساتھ کیا جاویگا۔

جزیرہ منار و رامیشورم سیلون سے بذریعہ پل ملے ہوے ہین۔

پہاڑ

ہمالہ پہاڑ ہندوستان کی اُتری حد پر پورب پچھم پندرہ سو میل تک پھیلا ہوا تبت کو ہندوستان سے جدا کرتا ہے۔ پوربی سرے سے پچھمی سرے تک اس پہاڑ کے تین متوازی سلسلے ہین۔ دکھنی سلسلہ جو میدان ہند کی حد پر واقع ہے تین ہزار سے چار ہزار فٹ تک اونچا ہے۔ دوسرا وسطی سلسلہ اس سے اُتر اسّی میل کے فاصلہ پر ہے کہین کہین یہ درمیانی فاصلہ زیادہ ہو گیا ہے جسکی وجہ سے کشمیر۔ نیپال۔ سکم اور بھوٹان کی ریاستون کے واسطے کافی جگہہ مل گئی ہے۔ یہان اونچی اونچی وادیون مین بڑے بڑے گلیشیر موجود ہین جسکی وجہ سے ہندوستان کے دریاؤن مین پانی کی آمد کبھی کم نہین ہوتی یہ وسطی سلسلہ دنیا کے کل پہاڑون سے اونچا ہے۔ اسمین کم سے کم چالیس چوٹیان ایسی ہین جنکی اونچائی بیس ہزار فٹ سے زیادہ ہے۔ سب سے اونچی چوٹی گوری شنکر یا مونٹ ایورسٹ انتیس ہزار فٹ اونچی ہے جسکے ادھر ادھر سے بھوٹیا کوسی اور کوسی دریا نکلتے ہین۔ دوسری مشہور چوٹی دھولاگر گھاگھرا اور گنڈک کی وادیون کو جدا کرتی ہے گوسائن ناتھ۔ کی چوٹی گنڈک اور کوسی کی وادیون کو جدا کرتی ہے۔ کنچن جنگا نیپال اور سکم کی حد پر واقع ہے

کوہ قراقرم دریاے سندھ کی وادی کے اوپری حصہ کو ہمارے جدا کرتا ہے اور کشمیر کی شمالی حد پر واقع ہے۔ اسکی سب سے اونچی چوٹی کو گاڈون آسٹن کہتے ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جسکی اونچائی سمندر کی سطح سے اٹھائیس ہزار دو سو پچاس فٹ ہے - یہ پہاڑ سوائے مونٹ ایورسٹ کے دنیا کے کل پہاڑون سے اونچا ہے -

کوہ سلیمان - ہندوستان و افغانستان کے بیچ مین ہے - اسکی سب سے اونچی چوٹی تخت سلیمان گیارہ ہزار تین سو ستر فٹ بلند ہے -

کوہ ہالہ - ہندوستان کو بلوچستان سے جدا کرتا ہے -

مغربی گھاٹ سمندر سے تیس یا چالیس میل کے فاصلہ پر ہندوستان کے پچھمی کنارہ پر واقع ہے - اسکے اتری حصہ کو کوہ سہیاوری کہتے ہین اسکی اونچی سے اونچی چوٹی آٹھ ہزار فٹ سے زیادہ بلند نہین ہے -

مشرقی گھاٹ مشرقی کنارہ پر مغربی گھاٹ سے بلندی مین بہت کم سمندر سے زیادہ فاصلہ پر ہے اس سلسلہ کو تمام دریا جو جزیرہ نما دکھن کے میدان مین بہتے ہین کاٹتے ہوے چلے جاتے ہین -

مشرقی اور مغربی گھاٹ کو نیلگر کی پہاڑی ملاتی ہے جسکی سب سے اونچی چوٹی دودا بٹیا آٹھ ہزار سات سو ساٹھ فٹ بلند ہے

بندھیاچل پہاڑ دکھنی جزیرہ نما کے اتر مین سورت سے راجمحل تک پچھم پورب چلا گیا ہے - اسکی اونچائی کہین تین ہزار فٹ سے زیادہ نہین ہے - اسکے پوربی حصہ کو کیمور کی پہاڑیان کہتے ہین -

ست پڑا کی پہاڑیان نربدا اور تاپتی کے درمیان دو سو میل تک بندھیاچل کے متوازی چلی گئی ہین - انکے پوربی حصہ کو راج محل کی پہاڑیان کہتے ہین -

اراولی - دریاے گنگا اور سندھ کے بیسنون کے درمیان راجپوتانہ مین اُتر پچھم رخ واقع ہے - اسکی اونچائی کا اوسط بہت کم ہے لیکن اسکی چوٹی جو آبو پہاڑ کے نام سے مشہور ہے پانچ ہزار فٹ بلند ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہندوستان کے پورب مین ناگا۔ گارو۔ جینتیا اور کھسیا کی پہاڑیان برہم پتر کی وادی کو گھیرتی ہوئی ملک برہما مین کوہ یوماں تک چلی گئی ہین۔

جھیل

ہندوستان مین جھیلین بہت کم ہین۔ اولر میٹھے پانی کی سب سے بڑی جھیل جو دریاے جھیلم کے پھیلاو سے بنتی ہے ملک کشمیر مین واقع ہے۔

سانبھر کھاری پانی کی جھیل جسکی لمبائی برسات مین بیس میل کے قریب ہو جاتی ہے راجپوتانہ مین جے پور اور جودھ پور کے درمیان واقع ہے۔ بعض جھیلون کیطرح اسکے پانی کا نکاس نہین ہے۔ جب پانی زیادہ خشک ہو جاتا ہے تو یہ بالکل سوکھ جاتی ہے۔ اسکے پانی سے لاکھون من نمک ہر سال تیار ہوتا ہے۔

کولیر۔ شمالی سرکار مین میٹھے پانی کی جھیل گوداوری اور کرشنا کے درمیان واقع ہے۔

چلکا۔ کھاری پانی کی جھیل ایک جانب سمندر سے ملی ہوئی ہے۔ اصل مین یہ جھیل نہین ہے بلکہ سمندر کا ایک حصہ ہے جسے خلیج بنگالہ سے ایک بالو کے ٹیلہ نے جدا کر دیا ہے

پلیکٹ پوربی کنارہ پر احاطہ مدراس مین اُتری پنارا اور پالار دریاؤن کے دہانون کے درمیان واقع ہے۔ یہ جھیل بھی چلکا کی طرح سمندر کا ایک حصہ ہے۔

منچور میٹھے پانی کی جھیل سندھ مین واقع ہے۔

دریا

دریاے سندھ اٹھارہ سو میل لمبا ہند کے سب دریاؤن سے بڑا ہے۔ یہ دریا تبت مین سانپو کے نکاس کے قریب راون ہرد جھیل سے نکلتا ہے اور اُتر پچھم ہیکر کشمیر کو طے کرتا ہوا ہندوستان کی سرحد پر پہنچنے کے بعد اٹک کے قریب سرحدی صوبہ مین داخل ہوتا ہے۔ اٹک کے قریب اس دریا کا گذر ایک درہ مین ہوتا ہے جس سے نکلنے کے بعد داہنے کنارہ پر دریاے کابل اس سے ملتا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہان سے یہ دریا دکھن رخ ہوکر پنجاب کے پانچون دریاؤن کو لیتا اور ملک سندھ مین بہتا ہوا بہت سی شاخین ہوکر بحر عرب مین جا گرتا ہے۔ اٹک سے کالا باغ تک اس دریا کی روانی اسقدر تیز ہے کہ اسمین کشتی نہین چل سکتی۔ مٹھن کوٹ کے پاس پنجاب پانچون دریاؤن کی یکجائی دھار پنج ند کے نام سے اس مین ملتی ہے۔ اسکے کنارے اٹک۔ ڈیرہ اسمعیل خان۔ ڈیرہ غازی خان مشہور شہر ہین۔

پنجاب کے پانچون دریا جنکا وجود اس ملک کی وجہ تسمیہ ہے۔ جھیلم۔ چناب راوی۔ بیاس اور ستلج ہین۔

دریاے جھیلم وادی کشمیر کے دکھنی پوربی حصہ سے نکلکر اتر پچھم بہتا ہوا پنجاب مین داخل ہوتا ہے اور پھر دکھن پچھم بہکر چناب مین مل جاتا ہے۔ اسکی لمبائی چار سے نوے میل ہے۔ اسے دریاے وتستا بھی کہتے ہین۔ اسکے کنارے پر جھیلم اور اور سری نگر آباد ہین۔

دریاے چناب لاہل کی گھاٹی سے نکلکر ریاست چمبا کو طے کرتا ہوا جمو مین داخل ہوتا ہے اور پھر دکھن پچھم سات سو میل بہکر پنجاب مین مٹھن کوٹ کے نیچے سندھ سے مل جاتا ہے۔ اس دریا کو کشمیر مین چندر بھاگا کہتے ہین۔ اسکے کنارے پر جھنگ اور ملتان مشہور شہر ہین۔

دریاے راوی۔ وادی چمبا سے نکلکر پنجاب مین دکھن پچھم چارسو پچاس میل بہتا ہوا ملتان سے تیس کوس اتر چناب مین ملجاتا ہے۔ اس دریا کو اراوتی بھی کہتے ہین۔ اسکے کنارے پر لاہور اور مانٹ گومری آباد ہین۔

دریاے بیاس کلو کی وادی مین ہمالہ کے برفستان سے نکلکر پنجاب مین دکھن پچھم دو سو نوے میل بہکر ہری کے پٹن کے پاس ستلج سے مل جاتا ہے۔

دریاے ستلج پنجاب کے پانچون دریاؤن مین سب سے بڑا ہے۔ یہ دریا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہمالہ کے اُتری حصہ مین مان سرور کے قریب راون ہرد جھیل سے نکلتا ہے اور پنجاب مین نو سو میل تک دکھن اور پچھم بہتا ہوا بھاولپور سے بیس میل نیچے چناب مین ملجاتا ہے۔

بھاگیرتھی برہم پتر کے سوتے کے قریب سے نکلتی ہے اور الکھنندا گڑھوال کے پہاڑون سے نکلکر اسمین ملجاتی ہے۔ انکی یکجائی دھار کو گنگا کہتے ہین جو کوہ شوالک کو طے کرتی ہوئی ہندؤن کے تیرتھ استھان ہردوار مین داخل ہوتی ہے اور پھر دکھن سے پورب بہتی ہوئی فرخ آباد۔ کانپور۔ الٰہ آباد۔ مرزاپور۔ بنارس۔ پٹنہ۔ بھاگلپور۔ مرشد آباد کلکتہ مین گذرتی ہوئی بہت سی شاخین ہوکر خلیج بنگال مین جاگرتی ہے۔

قنوج کے قریب رام گنگا۔ الہ آباد مین جمنا اور اوس سے کچھ آگے ٹونس غازیپور کے قریب گومتی۔ چھپرا کے قریب گھاگھرا اسکے چند میل بعد سون اور گنڈک اور بھاگلپور کے نیچے کوسی اس مین ملتی ہے سب سے پیچھے برہم پتر کی ایک شاخ اسکی خاص دھار ہگلی سے گوالنڈو پر مل جاتی ہے۔

گنگا مین بڑے بڑے جہاز اسکے دہانہ سے چندر نگر تک اور چھوٹے چھوٹے بنارس تک آجا سکتے ہین۔

دریاے جمنا جمنوتری سے نکلتا اور پہاڑون سے گذر کر دکھن کی طرف میدان مین بہتا ہوا پنجاب اور ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کو جدا کرتا ہے۔ آگرہ سے یہ دریا دکھن پورب بہتا ہے اور الہ آباد مین گنگا سے ملجاتا ہے اسکے باجگذار چمبل۔ سندھ بیتوا اور کین ہین۔ اسکے کنارے کے خاص مقام دہلی۔ بندرابن متھرا آگرہ۔ اٹاوہ اور الہ آباد ہین

چمبل۔ راجپوتانہ کا سب سے بڑا دریا اندور کے قریب مالوہ کے پہاڑون سے نکلتا ہے اور راجپوتانہ مین چورس گڈھ کے قریب بوندی کی پہاڑیون کے گرد گھومتا ہوا ایک سو بیس میل تک راجپوتانہ کو ہندوستلی سے جدا کرتا ہے۔ وہ بیسوم کے نیچے اسکا رخ پورب کی طرف ہو جاتا ہے۔ راجپوتانہ سے گذرنے کے بعد یہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دریا ساٹھ میل تک ہند وسطی اور ممالک متحدہ آگرہ واودھ کی حد قائم کئے ہے اور تین سو ساٹھ میل بہکر جمنا مین ملجاتا ہے - اسکا خاص باجگذار بناس میواڑ کے پہاڑون سے نکلکر تین سو میل بہتا ہوا اسمین ملجاتا ہے -

بیتوا زبدا کے مخرج کے قریب بندھیاچل کے پہاڑ سے نکلتی ہے اور اتر جانب بھوپال مین بہتی ہوئی ہمیرپور کے قریب جمنا مین ملجاتی ہے -

گھاگھرا یا سرجو کا مخرج تبت مین ستلج کے قریب ہے - یہ دریا ہمالہ پہاڑ طے کرنیکے بعد دکھن رخ بہکر اودھ کے میدان مین داخل ہوتا ہے اور دکھن پورب بہکر ممالک متحدہ آگرہ واودھ کے پوربی ضلعون کو سیراب کرتا ہوا گنگا سے چھپرا کے قریب ملجاتا ہے - اسکے کنارے پر فیض آباد مشہور شہر ہے -

گنڈک - ایک بڑا دریا ہے جو کالی گنڈک - بوڑھی گنڈک اور ترسول گنڈک کے ملجانے سے بنتا ہے - یہ تینون دریا سانپو کے نکاس کے قریب تبت سے نکلکر ہمالہ مین دور تک بہنے کے بعد ایک دھار ہوجاتے ہین اور اونکی یکجائی دھار دکھن پورب بہتی ہوئی پٹنہ کے قریب گنگا سے ملجاتی ہے -

سون امرکنٹک کی پہاڑیون سے نکل کر اتر رخ ریاست ریوان مین کیمور کی پہاڑیوں کے نیچے بہتا ہے اور ممالک متحدہ آگرہ واودھ کے ضلع مرزاپور کو طے کرتا ہوا دانا پور مین گنگا سے ملجاتا ہے -

کوسی تبت سے نکلکر کاٹھمانڈو سے کنچنجنگا تک کے بہاؤ کا پانی لیتی ہوئی دکھن کی طرف بہکر بھاگلپور کے نیچے گنگا سے ملجاتی ہے -

برہمپتر - ہمالہ کے اتر تبت مین راون ہرد جھیل کے قریب مانسرور سے نکل کر ایک ہزار میل پورب یاروادر سانپو کے نام سے بہتا ہے - پھر یکایک دکھن گھوم کر ہندوستان کے میدان مین داخل ہوتا ہے اور دکھن پچھم بہکر تستا ندی کو لیتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہواگوال پاڑہ کے گرد گھومتا ہے۔ اسکے بعد یہ دریا دکھن کو بہتا ہے اور اسکی دو شاخیں ہو جاتی ہیں۔ ایک شاخ پدما کے نام سے گنگا میں مل جاتی ہے اور دوسری میگنا کے نام سے خلیج بنگالہ میں جا گرتی ہے۔ برہم پتر کی لمبائی اٹھارہ سو میل ہے۔

مہاندی البستر کے پہاڑوں سے نکلکر کچھ دور پورب بہنے کے بعد دکھن کو مڑ جاتی ہے اور سیہوا اور کٹک کے باجگزار محال میں ہوتی ہوئی کٹک کے اتر چند میل فاصلہ پر ڈیلٹا بنانا شروع کرتی ہے۔ اس دریا کی لمبائی پانسو بیس میل ہے اور اسکے باوجود بڑے بڑے سیلابوں کے (جسکے لئے یہ مشہور ہے) چار سو میل تک ناو چلسکتی ہے۔ یہ دریا خلیج بنگالہ میں داخل ہوتا ہے۔ اسکے کنارے سنبھلپور مشہور شہر ہے۔

گوداوری ناسک کے اتر سہیادری کے پہاڑ سے نکلتی ہے اور بمبئی احاطہ کو سیراب کرتی ہوئی حیدرآباد کے حد سے گذر کر دکھن پورب بہتی ہے۔ دودنا پورنا اور منجرا سے ملنے کے بعد اسکی کئی شاخیں ہو جاتی ہیں جنسے اسکا ڈیلٹا بنا ہے۔ یہ دریا خلیج بنگالہ میں گرتا ہے۔ ناسک اور راج مہندری اسکے کنارے پر مشہور مقامات ہیں۔

کرشنا مہاولیشور کے قریب پہاڑوں سے نکلکر تین سو بیس میل تک ٹھیک دکھن بہتی ہے پھر دکھن پورب کی طرف مڑ کر پورب کو بہنے لگتی ہے اور بمبئی احاطہ کے بہت سے باجگذار ریاستوں کو جو گھاٹ سے نکلتے ہیں لیتی ہوئی حیدرآباد کے گرد گھوم کر اُتر پورب اور پھر دکھن پورب بہکر احاطہ مدراس میں ڈیلٹا بنانا شروع کرتی ہے اور خلیج بنگالہ میں جا گرتی ہے اسکے خاص باجگذار تنگ بھدرا اور بھیما ہیں۔ اسکی لمبائی سات سو پچاس میل ہے۔ ستارہ۔ کرنول۔ مچھلی پٹن۔ اسکے کنارے پر آباد ہیں۔

کاویری۔ کی اصلی دھار تو کورگ کے پہاڑوں سے نکلتی ہے لیکن اسکا اتری باجگذار میسور میں بابا بودن کے پہاڑ سے نکلتا ہے۔ یہ ندی میسور میں داخل ہوکر پورب کی طرف دکھن کے میدان سے گذرتی ہوئی شری رنگ پٹن کے نیچے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوکر بہتی ہے۔ شرقی گھاٹ مین شیلو سمندرم کے قریب اسکا مشہور آبشار ہے جسکا پانی تین سو فٹ کی اونچائی سے گرتا ہے۔ کچھ دور دکھن رخ بہکر بارہ محال شیوورائے اور نیلگری کی پہاڑیون کے بیچ کے میدان مین گھومتی ہوئی پورب کی طرف بہنے لگتی ہے اور ترچناپلی مین ہوکر اسکی ایک شاخ کولرون اتر کیطرف سے پورٹو نوو کے قریب سمندر مین داخل ہوتی ہے اور اصلی دھار نیگاپٹن کے قریب خلیج بنگال مین گرتی ہے اسکا ڈیلٹا بہت بڑا اور مشہور ہے۔ اس ندی کی لمبائی چار سو چھہتر میل ہے۔ تنجور شری رنگ پٹن اور ترچناپلی اسکے کنارے پر مشہور مقامات ہین۔

نربدا یا نرمدا۔ ریوان کے دکھن سون کے سوتے کے قریب امرکنٹک کی پہاڑیون سے نکلکر پچھم رخ بہتی ہے۔ یہان اسکے کئی آبشار ہین۔ چند میل کے بعد ممالک متوسط مین داخل ہوکر جبلپور ہوتی ہوئی یہ ندی سنگ مرمر کے پہاڑون کے تنگ درہ مین ہوکر گذرتی ہے اور ایک ہزار فٹ اونچے میدان مین داخل ہوتی ہے پھر وہ کے نیچے پھر اسکا گذر دو سو پچاس فٹ لمبے پہاڑی درہ مین ہوتا ہی۔ اسکے بعد بروائی کے قریب دوبارہ وسطی ہند مین داخل ہوکر منڈلیشور کے میدان مین بہتی ہوئی یہ ندی ہرن پھل کے تنگ درہ سے گذرکر گجرات کے میدان مین پہنچتی ہے اور آٹھ سو میل بہکر بحر عرب مین گرتی ہے۔ اسکے دہانہ سے تیس میل تک اسمین بڑے جہاز چلسکتے ہین۔ منڈلا جبلپور۔ نرسنگ پور۔ ہوشنگ آباد۔ اور بھڑوچ اسکے کنارے بسے ہین۔

تاپتی بیتول کے دکھن پچھم مین ست پڑا کی پہاڑی سے نکلکر ہند وسطی کے میدان مین چند میل بہنے کے بعد ایک گہرے درہ مین داخل ہوتی ہے اور برہانپور تک اونچی پہاڑیون اور تنگ وادیون مین بہتی ہوئی تھوڑی دور تک برار اور ہند وسطی کو جدا کرتی ہوئی دکھن پچھم بہکر خاندیش کے بلند میدان مین جانکلتی ہے اور پھر پچھم رخ بہکر خاندیش کو سیراب کرتی اور پورنا وغیرہ کو لیتی ہوئی راج پیپلا اور سہیادری پہاڑیون

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مین ہوکر گجرات کے میدان مین بہتی سورت کو طے کرتی ہوئی کھمبات کی کھاڑی مین جا گرتی ہے۔ اسکی لمبائی چارسو ساٹھ میل ہے برہان پور اور سورت اسکے کنارے مشہور شہر ہین۔

آب وہوا

گو ہندوستان دنیا کے نہایت گرم ملکون مین شمار کیا جاتا ہے مگر یہان ہر قسم کی آب وہوا پائی جاتی ہے۔ جزیرہ نما دکھن کے پچھمی کنارہ کی آب وہوا نہایت مرطوب ہے مدراس کے پوربی اور وسطی ضلعون کی آب وہوا بمقابلہ اور ضلعون کے خشک ہے سب سے زیادہ خشک حصہ دکھنی میدان ہے۔ شمالی ہندوستان مین بمقابلہ جزیرہ نما دکھن کے آب وہوا کی خشکی اور تری کا فرق زیادہ نمایان ہے۔ پچھمی راجپوتانہ اور سندھ اور پنجاب کے دکھنی و پچھمی حصون کی آب وہوا بوجہ ریگستان نہایت خشک ہے یہان تک کہ نباتات کا نام ونشان بھی نہین پایا جاتا۔ ان خشک حصون کے مقابلہ مین کچھار و آسام کے نہایت مرطوب اضلاع ہین جہان ہر موسم مین نباتات ہری بھری رہتی ہے۔ ان خشک وتر مقامات کے درمیانی حصہ مین تری پورب سے پچھم کو درجہ بدرجہ کم ہوتی جاتی ہے۔ شمالی غربی ہند مین اسی خشکی کی وجہ سے مئی اور جون مین جزیرہ نما ہند کے کل حصون سے زیادہ گرمی ہوتی ہے یہان تک کہ سایہ دار جگہون مین تھرمامیٹر کا پارہ ایک سو بیس درجہ تک چڑھ جاتا ہے کل ملکون مین یہ دستور ہے کہ پہاڑون پر میدان سے زیادہ سردی ہوتی ہے اور جیون جیون اونچے جاؤ سردی زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ ہندوستان کی بھی یہی کیفیت ہی۔ ہر ہزار فٹ بلندی پر پارہ تین درجہ نیچے اتر آتا ہے اسلئے گرم سے گرم موسم مین بھی بلندی پر جاکر ٹھنڈی ہوا ملسکتی ہے۔ چنانچہ میدان کی گرمی سے بچنے کے لئے حکام انگریزی شملہ منصوری۔ نینی تال۔ دارجلنگ شیلانگ۔ آبو پچمری۔ مہادلیشور اور اوٹکمنڈ چلے جاتے ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کسی مقام کا خشک یا تر ہونا ہوا کی خشکی اور تری پر منحصر ہے جو ہوا سمندر سے آتی ہے بخارات سے بھری رہتی ہے اور پانی برساتی ہے اور جو ہوا شمالی ہند کے خشک حصون سے آتی ہے اوسمین بہت کم رطوبت رہتی ہے ہندوستان کے اُتر مین زمین زیادہ ہے اور دکھن مین پانی پس جو ہوا دکھن سے آتی ہے تر اور جو اُتر سے آتی ہے خشک ہوتی ہے۔ سمندری ہوا خاصکر دکھن اور پچھم سے چلا کرتی ہے اور مرطوب ہونیکی وجہ سے بادل پیدا کرتی ہے جو پہاڑون سے جاکر رک جاتے ہین اور پچھمی کنارہ برہما اور بنگال کے دکھنی کنارہ پر خوب پانی برساتے ہین۔ چونکہ بلندی پر بمقابلہ نشیب کے زیادہ سردی رہتی ہے اسلئے پہاڑون پر میدان سے زیادہ پانی برستا ہے اور اسی وجہ سے ہندوستان کے پچھمی کنارہ سے آسام اور کچھار مین بارش کی مقدار ہمیشہ زیادہ رہتی ہے۔ چیراپونجی مین جو سلہٹ اور آسام کے درمیان واقع ہے دنیا کے کل مقامات سے زیادہ پانی برستا ہے مانسون یعنی سمندر کی ہوا جنوبی جزیرہ نما کے وسط تک پہنچتے پہنچتے کم مرطوب رہ جاتی ہے۔ کیونکہ اُسکی تری کا بہت سا حصہ مغربی گھاٹ مین صرف ہو جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اضلاع پچھمی راجپوتانہ اور سندھ اسقدر خشک ہین۔

اُتری پوربی مانسون خلیج بنگالہ ہوتا ہوا گذرتا ہے اور وہان سے بخارات جمع کرکے ساحل کارومنڈل پر پانی برساتا ہے مگر مقدار بارش دکھنی پچھمی مانسون سے کم ہوتی ہے۔

پیداوار

ہندوستان مین جہان قسم قسم کی آب و ہوا موجود ہے ہر قسم کی پیداوار کا ہونا بھی ضروریات سے ہے۔ اس مین طرح طرح کی نباتات۔ معدنیات و حیوانات بکثرت پائے جاتے ہین۔ اونکی مختصر کیفیت حسب ذیل ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱) نباتات۔ گو اوسر اور ناقابل زراعت زمین بہت ہے مگر اس خامی کو زرخیز دریا برآمد زمین پورا کر دیتی ہے۔ علاوہ اسکے بڑے بڑے جنگل بھی موجود ہین جن مین صدہا قسم کے عمدہ مصالحہ۔ ادویات۔ میوہ جات اور کارآمد لکڑی کے درخت پیدا ہوتے ہین۔

دہان قریب قریب ہر حصے مین بویا جاتا ہے مگر بنگال مین خاصکر زیادہ ہوتا ہے

گیہون کی کاشت پنجاب مین زیادہ ہوتی ہے اور اس سے کم گنگا کے اوتری میدان مین۔ باقی صوبون مین اسکی پیداوار کم ہے۔ جو پنجاب سے بنگال تک بکثرت بویا جاتا ہے۔ مڑوا جسے راگی بھی کہتے ہین دکھن مین کثرت سے ہوتا ہے۔ جوار باجرا مکا چنا۔ مونگ۔ ارہر۔ مٹر۔ مسور۔ یہان کے خاص نکلے ہین۔

تل۔ رائی۔ سرسون۔ رینڈی۔ السی۔ وغیرہ سے تیل نکالا جاتا ہے۔

اکھ زیادہ تر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ اور پنجاب مین بوئی جاتی ہے۔

ترکاری کی قسم سے گوبھی۔ آلو۔ شکر قند۔ رتالو۔ زمین قند۔ اروی وغیرہ صدہا طرحکی چیزین پیدا ہوتی ہین مگر ان مین سے خاص آلو ہے جو ابتدا مین امریکہ سے لایا گیا تھا

پھلون مین املی۔ آم۔ امرود۔ شریفہ۔ نارنگی۔ کیلا۔ ناریل۔ اناس سیب ناشپاتی و انار مشہور ہین

دار چینی۔ لونگ۔ سیاہ مرچ۔ الایچی۔ پیپل وغیرہ مصالحہ یہان پیدا ہوتے ہین۔

افیون گنگا کی وادی پٹنہ و بنارس کے قرب و جوار اور مالوہ مین خوب ہوتی ہے

کپاس اوس جگہہ جہان بارش کم ہوتی ہے اور خاصکر برار مین زیادہ بوئی جاتی ہے اور تیار ہوئے پر بکثرت غیر ملکون کو بھیجی جاتی ہے۔

چاء۔ آسام۔ دارجلنگ۔ کانگڑا۔ منصوری۔ کماؤن۔ نیلگری کے پہاڑون پر بکثرت ہوتی ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قہوہ مغربی گھاٹ کے پوربی حصہ مین پیدا ہوتا ہے۔

سنکونا کی کاشت دارجلنگ اور نیلگری مین ہوتی ہے۔

جوٹ کی کاشت خاصکر پوربی بنگال مین کیجاتی ہے۔

تمباکو اس ملک مین عام طور پر عمدہ نہین ہوتا۔

نیل کی کاشت کسی قدر ممالک متحدہ اور زیادہ تر بہار مین ہوتی ہے۔

تُن۔ دیودار۔ اور چیڑ کی لکڑی پہاڑون مین پیدا ہوتی ہے اور صندوق وغیرہ کے بنانے مین کام آتی ہے۔ ہندوستان مین شیشم کی بہت قدر کیجاتی ہے کیونکہ اسکی لکڑی خوبصورت اور مضبوط ہوتی ہے۔ ساگون کے جنگل مشرقی و مغربی گھاٹ ممالک متوسط ہمالہ کے نشیب اور برہما مین پائے جاتے ہین۔ اسکی لکڑی بہت عمدہ ہوتی اور جہاز وغیرہ بنانے مین کام آتی ہے۔ ساکھو یا سال ممالک متوسط و بنگال مین بکثرت ملتا ہے۔ اسکا درخت سو فٹ تک اونچا ہوتا ہے اور لکڑی نہایت مضبوط عمارت مین بہت کام دیتی ہے۔ آم۔ نیم۔ مہوہ وغیرہ کی لکڑی بھی ہندوستان مین زیادہ پیدا ہوتی ہے اور بہت کام آتی ہے۔ بانس کے جنگل ہمالہ اور بندھیاچل کے پہاڑون مین بکثرت ہین۔ صندل جنوبی ہند کا درخت ہے

(۲) معدنیات۔ ہندوستان مین معدنیات بھی بکثرت پائی جاتی ہین۔ پتھر کے کوئلے کی کانین پچھمی بنگال مین زیادہ ہین اضلاع متوسط حیدرآباد اور آسام مین بھی کمی کے ساتھ پائی جاتی ہین۔ رانی گنج کی کان جو کلکتہ سے ایک سو بیس میل اُتر پچھم واقع ہے بہت ہی مشہور ہے۔ اسکے اُتر پچھم مین کھرہرباری کا کوئلہ عمدہ قسم کا ہوتا ہے جس سے تیس میل دکھن ایک اور کان ہے۔ علاوہ ان مقامات کے آسام۔ اُمریہ واقع راج ریوان و سنگرینی واقع علاقہ حیدرآباد مین بھی کوئلہ نکلتا ہے۔ مٹی کے تیل کے چشمے برہما و آسام مین دریافت ہوئے ہین۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لوہے کی کانین کوئلے کی کانون سے زیادہ ہین - رانگ و سیسہ بھی کم مقدار
مین بعض بعض جگہہ پایا جاتا ہے -

سونے کی کانین میسور مین ہین مگر دریاے سون - سوبرن ریکھا اور سوبانسری
کی ریگ سے بھی کم مقدار مین نکالا جاتا ہے -

لاہوری یا سیندھا نمک کوہ نمک سار سے جو پنجاب مین واقع ہے حاصل ہوتا ہے
سانبھر نمک سانبھر جھیل سے نکالا جاتا ہے مدراس وغیرہ مین سمندری نمک بھی
بہت تیار ہوتا ہے -

شورہ اُتری بنگال مین پیدا ہوتا ہے اور غیر ملکون کو بھیجا جاتا ہے -

پھٹکری ہندوستان کے بہت سے حصون مین ہوتی ہے -

سرمہ پشاور - ضلع جہلم اور لاہل مین نکلتا ہے -

سنکھیا - پنجاب - گڑھوال - وسطی ہند اور میسور مین ملتا ہے -

ہڑتال - گیرو - کھریا مٹی - شنجرف اور گندھک بھی اس ملک کی کانون سے
برآمد ہوتی ہے -

موتی منار کی کھاڑی سے نکالا جاتا ہے - مونگا جزائر مالدیپ مین پایا جاتا ہے

(۳) حیوانات - ہزارون قسم کے حیوانات اس ملک مین ہوتے ہین ہاتھی
جو دنیا مین سب سے بڑا جانور ہے برہما مغربی گھاٹ - شرقی بنگال اور دکھن مین پایا
جاتا ہے - گینڈا بنگال مین اور شیر مغربی و وسطی ہند اور بنگال مین ملتا ہے چیتا
ریچھ - جنگلی سور ہندوستان کے کل حصون مین پائے جاتے ہین - ہندوستان
مین ہرنون کی بہت سی قسمین ہین - نیل گاے مشرقی و وسطی ہند مین زیادہ
ملتی ہے - اونٹ - گھوڑا - گدھا - خچر - گاے - بیل - بھینسا - بھیڑ - بکری مشہور پالو جانور ہین
ہندوستان مین پرندون کی بہت سی قسمین ہین - اکثر ان مین سے خوبصورت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خوش رنگ بعض خوش آواز ہین - بلبل ہزار داستان نہایت خوش الحان اور
مور نہایت خوبصورت پرندہ ہے - طوطا - مینا - لال - تیتر - بٹیر - کبوتر - مرغ مشہور
پالو چڑیان ہین - چیل - گدھ - باز - شکرا - شکاری پرند ہین -
یہان رینگنے والے کیڑے بھی ہزار ہا قسم کے ہین مگر ان مین سانپ بچھو
کنکھجورا زیادہ مشہور ہین -
دریائی جانورون مین - مگر - گھڑیال - سوس و کچھوا زیادہ معروف ہین -
مچھلیان بھی قسم قسم کی پائی جاتی ہین -

وسائل آمد و رفت

ہندوستان کے ہر صوبہ مین پختہ سڑکین موجود ہین جنکے ذریعہ سے
مال اور مسافرون کی آمد و رفت جاری رہتی ہے - دریاؤن مین گنگا - برہم پتر -
سندھ و ایراودی اور اونکے باجگذار دریاؤن کے ذریعہ سے بہت سا تجارتی مال ادھر
ادھر بھیجا جاتا ہے - نہرون سے بھی یہی فائدہ حاصل ہے - دکھن مین مسافرت و مال
کے آنے جانیکا خاص ذریعہ نہر ہے - ریل کی سڑک آہستہ آہستہ سب جگہ پھیلتی
جاتی ہے اور یہی آمد و رفت کا خاص ذریعہ ہوتا جاتا ہے - خاص ریل کی سڑکین حسب
ذیل ہین -

اول - ایسٹ انڈین ریلوے کلکتہ (ہوڑا) سے شروع ہو کر پنجاب مین
کالکا پر ختم ہوتی ہے - اسکی ایک شاخ جبلپور تک گئی ہے - اسکا میلان اودھ
روہیلکھنڈ ریلوے سے مغلسرا ے - کانپور - علی گڈھ اور غازی آباد مین ہوتا ہے
گریٹ انڈین پننسولا ریلوے سے جبلپور مین - انڈین مڈلینڈ ریلوے سے
مانک پور و کانپور و لوٹنڈلہ مین اور نارتھ ویسٹرن ریلوے سے غازی آباد اور
انبالہ مین اور بنگال ناگپور ریلوے سے اسنسول مین -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۲) نارتھ ویسٹ ریلوے دہلی سے کراچی تک ہے اس نے ریل کا سلسلہ کلکتہ سے پشاور تک پورا کر دیا ہے۔ اسکا میلان ایسٹ انڈین ریلوے سے غازی آباد اور انبالہ مین ہوتا ہے۔ اودہ روہیلکھنڈ ریلوے سے سہارنپور مین اور راجپوتانہ مالوہ ریلوے سے دہلی اور فیروزپور مین۔ اسکی کئی شاخین ہین ایک شاخ بلوچستان تک گئی ہے۔

(۳) اودہ روہیلکھنڈ ریلوے مغلسرائے سے سہارنپور تک جاری ہے۔ اسکی کئی چھوٹی شاخین ہین۔ اسکا میلان ایسٹ انڈین ریلوے سے مغلسرائے علی گڈھ۔ غازی آباد مین ہوتا ہے۔ نارتھ ویسٹ ریلوے سے سہارنپور مین اور بنگال نارتھ ویسٹ ریلوے سے اجودھیا گھاٹ اور بہرام گھاٹ مین۔

(۴) ایسٹرن بنگال ریلوے کلکتہ سے گوالنڈو تک ہے اور ایسٹ انڈین ریلوے سے ملی ہوئی ہے۔ اسکی ایک شاخ اتر کی طرف گنگا تک اور گنگا کے اس پار ہمالہ پہاڑ کے نیچے تک چلی گئی ہے اور دارجلنگ ہمالہ ریلوے سے ملکر دارجلنگ تک کا سلسلہ قائم کئے ہوے ہے۔ دارجلنگ ہمالہ ریلوے پرانی دنیا مین سب سے اونچی ریلوے اور ہندوستان مین انجینیری کا مشہور نمونہ ہے۔ ایسٹرن بنگال ریلوے کا دکھنی سلسلہ ڈایمنڈ ہاربر تک ہے۔

(۵) بنگال نارتھ ویسٹرن ریلوے (۶) ترہٹ اسٹیٹ ریلوے اور ایسٹرن بنگال ریلوے کے ذریعہ سے ممالک متحدہ آگرہ و اودہ و بنگال مین آمد و رفت کا سلسلہ قائم ہے۔

(۷) گریٹ انڈین پننشولا ریلوے جبلپور سے بمبئی تک جاری ہے اور ہندوستان کے اتری پوربی اور دکھنی پوربی ریلوے سے مختلف شاخوں کے ذریعہ سے ملی ہے۔ اٹارسی مین اسکا میلان انڈین مڈلینڈ ریلوے سے اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

احمد آباد و کھنڈوا مین سنٹرل انڈیا ریلوے سے ہوتا ہے

(۸) بنگال ناگپور ریلوے - اسنسول پر ایسٹ انڈین ریلوے اور ناگپور مین گریٹ انڈین پینینشولا ریلوے سے ملی ہے - اسکی ایک شاخ جبلپور لین سے کٹنی مین ملی ہے -

(۹) انڈین مڈلینڈ ریلوے - کا صدر مقام جھانسی ہے جہان سے ایک شاخ مانک پور تک جاکر ایسٹ انڈین ریلوے سے مل گئی ہے دوسری شاخ کانپور تک ہے تیسری ٹونڈلہ تک اور چوتھی اٹارسی تک جاری ہے -

(۱۰) بمبئی بڑودہ سنٹرل انڈیا ریلوے - بمبئی سے احمد آباد تک جاری ہے جہان راجپوتانہ مالوہ ریلوے سے مل جاتی ہے -

(۱۱) راجپوتانہ مالوہ ریلوے - دہلی سے احمد آباد تک جاری ہے - اسکی ایک شاخ باندی کوئی سے آگرہ تک گئی ہے جہان اسکا میلان ایسٹ انڈین ریلوے اور انڈین مڈلینڈ ریلوے سے ہوتا ہے - دوسری شاخ اچھنیرا سے کانپور تک جاری ہے جسکا میلان ایسٹ انڈین ریلوے - انڈین مڈلینڈ ریلوے اودھ روہیلکھنڈ ریلوے اور بنگال نارتھ ویسٹ ریلوے سے کانپور مین ہوتا ہے

(۱۲) مدراس ریلوے کی ایک لین بے پور تک اور دوسری اتر پچھم مین راے چور تک گئی ہے جہان گریٹ انڈین پننشولہ ریلوے سے میلان ہوتا ہے

(۱۳) دکھنی مرہٹا ریلوے - کی دو شاخین دکھن مین احاطہ بمبئی کے ضلعون سے آمد و رفت کا سلسلہ قائم کئے ہین -

(۱۴) میسور ریلوے - مدراس ریلوے اور گریٹ انڈین پینینشولا ریلوے سے ملی ہے

(۱۵) سوتھ انڈیا ریلوے - مدراس سے توتی کورن تک ہے - اسکی ایک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شاخ متھرا دہلی تک گئی ہے۔

(۱۶) ایسٹ کوسٹ ریلوے نے مدراس سے ہوڑا (کلکتہ) تک آمد و رفت کا سلسلہ قائم کر رکھا ہے۔

انکے علاوہ اور بہت سی چھوٹی چھوٹی ریلوے ہین۔

تجارت

گذشتہ پچاس سال کے اندر ریل کے جاری ہونے اور سڑکون کے نکلنے سے ملک کی اندرونی تجارت بہت ترقی پر ہے۔ غیر ملکون کے ساتھ بھی تجارت بہت ہوتی ہے مگر یہ خاصکر اشیاء درآمد پر محدود ہے۔ اشیاء برآمد بہت ہی کم ہین۔ بہت بڑا حصہ ملک کی تجارت کا انگریزون کے ہاتھ مین ہے۔

اشیاء درآمد کی تعداد و مقدار دن بدن ترقی پر ہے۔ ہر قسم کے کپڑے مٹی کا تیل۔ دیا سلائی۔ کلین۔ چاقو۔ قینچی وغیرہ کاٹنے کے اوزار۔ شیشہ آلات و دیگر آرایش کی چیزین۔ ادویات۔ کتب کاغذ۔ قلم وغیرہ کا بہت بڑا حصہ غیر ملکون سے آتا ہے۔ کپڑا خاصکر انگلینڈ و جرمنی سے آتا ہے۔ مٹی کا تیل روس و امریکہ سے چاقو وغیرہ۔ انگلینڈ و جرمنی سے۔ دیا سلائی جاپان و اسکینڈنیویا سے گھڑیان سوٹزرلینڈ۔ انگلینڈ اور امریکہ سے یورپ کا ہر ملک ہندوستان کی تجارت سے فائدہ اوٹھاتا ہے نصف سے زیادہ حصہ تجارت کا گریٹ برٹن و آئرلینڈ کے ہاتھ مین ہے

اشیاء برآمد مین خاصکر افیون۔ ریشم گیہون۔ چمڑا۔ روئی۔ تلہن۔ چاء چاول ہین۔ افیون و ریشم خاصکر چین کو بھیجا جاتا ہے۔ باقی تجارتی مال گریٹ برٹن کو زیادہ تر روانہ ہوتا ہے۔ اشیاء برآمد مین مثل اشیاء درآمد کے انگلینڈ کا حصہ سب ملکون سے بڑھا ہوا ہے۔

ہندوستان مین سات مشہور بندرگاہ ہین۔ سب سے مشہور بندرگاہ بمبئی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو بلحاظ تجارت ہندوستان مین اول درجہ کا ہے۔ کلکتہ دوسرے درجہ کا ہے انکے بعد رنگون۔ مدراس کراچی۔ توتی کورن اور چٹگانون مشہور بندرگاہ ہین۔

ہندوستان کی اشیاء درآمد و برآمد کا تخمینہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ۱۸۹۶ء مین قریب قریب نوے کروڑ کا مال یہان سے غیر ملکون کو بھیجا گیا اور ایک ارب دس کروڑ کا مال یہان آیا۔

آبادی و مذہب

ہندوستان مین بہت قومین آباد ہین جو رنگ روپ۔ ڈیل ڈول مین ایک دوسرے سے نہین ملتین اور جنکے مذہب۔ رسوم۔ رہن سہن۔ چال ڈھال۔ بالکل مختلف ہین۔ یہان ۱۹۰۱ء مین کل آبادی انتیس کروڑ تینتالیس لاکھ باسٹھ ہزار چھ سو چھتر تھی جسمین سے چھ کروڑ چوبیس لاکھ اکسٹھ ہزار پانسو پچاس ادمی دیسی اور تیئیس کروڑ انیس لاکھ ایک ہزار ایک سو ستائیس سرکاری عملداری مین رہتی ہین

ہندوستان مین بہت سے مذہب پھیلے ہوئے ہین مگر ان مین سے خاص برہمنی۔ بدھ۔ جینی۔ سکھ۔ اسلام۔ عیسائی ہین۔ برہمنی مذہب ہندوستان کے آریون کا قدیم مذہب ہے۔ جنکی مقدس کتاب وید ہے۔ انکی تعداد تخمیناً بیس کروڑ ستر لاکھ چھتر ہزار ہے۔ بدھ مذہب کا بانی گوتم بدھ ہوا۔ اس مذہب نے ابتدا مین ایسا زور پکڑا کہ شمالی ہندوستان کا خاص مذہب ہوگیا مگر اب اسکے پیرو برہما مین زیادہ پائے جاتے ہین۔ اس مذہب مین ذات بھید نہین ہے۔ اسکے پیرونکی تعداد پچانوے لاکھ چھتر ہزار ہے۔ جین مت بدھ اور برہمنی مذہب سے ملتا ہوا ہے ابتدا مین اسنے بھی بڑی ترقی کی مگر اب تنزل پر ہے۔ اسکے ماننے والے تیرہ لاکھ چونتیس ہزار آدمی ہین۔ سکھ مذہب کے بانی گرو نانک شاہ ہوئے۔ یہ صرف ایک پرمیشور کو مانتے تھے اور ذات کے فرق کو بے اصل بتلاتے تھے۔ انکے مت پر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چلنے والے اکیس لاکھ پنچانوے ہزار ہین - مذہب اسلام سلطنت اسلامیہ کے ساتھ ہندوستان ہین آیا - اسکے پیرو ایک خدا کو مانتے ہین اور محمدؐ صاحب کو پیغمبر بتلاتے ہین مسلمانون کی تعداد چھہ کڑور چوبیس لاکھ اٹھاون ہزار ہے - عیسائی مذہب کے پیرو خدا حضرت عیسیٰ اور روح القدس یعنی مسئلہ تثلیث کے قائل ہین عیسائی انیس لاکھ تئیس ہزار ہین - مذہب پارسی زرونشت آتش پرست کا مذہب ہے - ہندوستان کے اصلی باشندے اور پنچ قوم بھوت پریت کو پوجتے ہین -

زبانین

ہندوستان ہین تخمیناً ستر دیسی زبانین بولی جاتی ہین جو چند جنگلی باشندون کی زبانون کو چھوڑ کر یا تو آریہ یا دراوڑی یا ہندوستانی اور چینی ملی ہوئی زبان کی شاخین ہین آریہ زبانین سات طرح کی ہین - اول بنگالی جو دریاے گنگا اور برہم پتر کی نشیبی وادیون ہین اور دریاے سرما کی وادی ہین - دوسری اوڑیا اوڑیسہ اور اسکے قرب وجوار ہین - تیسری ہندی گنگا کے اوپری اور وسطی بیسن ہین اور اوس حصہ بیس ہین جو دکھن کے میدان کے متعلق ہے چوتھی پنجابی دریاے سندھ کے بیسن کے اوپری حصہ ہین - پانچوین سندھی دریاے سندھ کے بیسن کے دکھن ہین چھٹوین گجراتی بمبئی کے اتر پچھم اور جزیرہ نما کچھ اور کاٹھیاوار ہین - ساتوین مرہٹی دکھن اور ممالک متوسط ہین بولی جاتی ہے -

دراوڑی زبان کی چار شاخین ٹامل - ٹیلگو - کناری اور ملایالم ہین - ٹامل کے بولنے والے سب سے زیادہ ہین اور نیلور کے دکھن کرناٹک ہین بکثرت پائے جاتے ہین ٹیلگو اتری ضلعون ہین گوداوری تک - کناری میسور اور کنارہ کے پچھم کے ضلعون ہین اور ملایالم کنارہ ملابار ہین کورگ سے دکھن بولی جاتی ہے ٹامل زبان ہین بہت ترقی ہوئی ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ان چارون زبانون کے علاوہ اور بھی بہت سی کم رتبہ زبانین ہین جن مین سے گونڈی دریاے گوداوری کے بیسن کے پورب مین بہت دور تک بولی جاتی ہے۔

ہندی چینی زبان پوربی بنگال اور ہمالہ مین بولی جاتی ہے۔

اردو زبان زیادہ تر اُتری ہندوستان کے باشندون اور مختلف حصہ کے مسلمانون کی زبان ہے۔ پہلے ہندوستانی اور انگریز اسی زبان مین گفتگو کرتے تھے اب بجاے اسکے انگریزی کام مین آتی ہے۔

تعلیم

یہان سرکار انگلشیہ کے آنے سے تعلیم مین بہت بڑی ترقی ہوئی ہے۔ ہر شہر و قصبہ و گانون مین اوسکی ضرورت کے موافق مدارس سرکاری یا امدادی یا غیر امدادی موجود ہین۔ دیہات مین دیسی زبانین پڑھائی جاتی ہین مگر شہرون مین جہان بڑے بڑے اسکول اور کالج قائم ہین خاصکر انگریزی کا رواج ہے سنسکرت عربی و فارسی کی تعلیم بمقابلہ سابق کے بہت کم ہوگئی ہے اور مذہبی اور اخلاقی تعلیم بھی تنزل پر ہے۔ انگریزی تعلیم کے سلسلے مین یونیورسٹی کلکتہ مدراس۔ بمبئی پنجاب اور الہ آباد کو اعلی رتبہ حاصل ہے۔ یہ یونیورسٹیان امتحان لینے والی جماعت کا کام کرتی ہین۔ انکے متعلق بہت سے کالج ہین جن مین اعلی درجہ کی تعلیم دیجاتی ہے ہر صوبہ مین معلمون کی تعلیم کے لئے ٹریننگ اسکول مقرر ہین۔ میڈیکل کالجون اور اسکولون مین ڈاکٹری پڑھائی جاتی ہے۔ جہان سے ہر سال اسسٹنٹ سرجن اور ہاسپٹل اسسٹنٹ سندین حاصل کرکے جگہہ جگہہ اسپتالون مین بھیجے جاتے ہین۔ انجنیری اور صنعت و حرفت کے مدرسے بھی جاری ہین۔ اہل فرنگ کے لڑکے اور لڑکیون کی تعلیم کے لئے علحدہ مدرسے ہین۔ ہر صوبہ مین سرشتہ تعلیم کا ایک علحدہ محکمہ ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

انتظام سلطنت

ہندوستان کی موجودہ سلطنت کا انتظام اس طرح پر ہے کہ انگلستان مین اسکا کام سکریٹری آف اسٹیٹ باجلاس کونسل کے سپرد ہے۔ اس کونسل مین کم سے کم دس ممبر رہتے ہین جنکا تقرر خود صاحب سکریٹری بہادر فرماتے ہین۔ منجملہ ان ممبرون کے نو شخص ایسے ہوتے ہین جو دس برس تک ہندوستان مین بسلسلہ ملازمت یا دوسرے تعلق سے رہے ہون اور جنکا تعلق یہان سے چھوٹے ہوئے دس سال سے زیادہ نہوا ہو۔ کونسل کو یہ اختیار خود کسی نئے کام کے اجرا کرنیکا حاصل نہین ہے یہ صرف سکریٹری آف اسٹیٹ ہند کی معاون و مددگار ہے آمدنی و خرچ زر کا مالک سکریٹری آف اسٹیٹ ہند ہوتا ہے جنکو صلح اور لڑائی اور دیسی ریاستون و دیگر غیر ممالک و سلطنتون کے ساتھہ سرکاری معاملات طے کرنیکا اور نیز ان امورات کا جن مین رازداری کی ضرورت ہے پورا پورا اختیار حاصل ہے۔

ہندوستان مین گورنر جنرل باجلاس کونسل حکمران ہین جنھین گورنمنٹ ہند یا سپریم گورنمنٹ بھی کہتے ہین۔ گورنر جنرل ۱۸۵۸ء سے ویسرائے یعنی قایمقام شاہ بھی کہلاتے ہین انکا تقرر منجانب قیصر ہند ہوتا ہے یہ ہندوستان مین پانچ سال تک رہتے ہین اور انکی کونسل مین چھہ ممبر مع کمانڈر انچیف افواج ہند ہوتے ہین جنکا تقرر منجانب قیصر ہند کیا جاتا ہے

لیجس لیٹیو کونسل مین سولہ ممبر ہوتے ہین۔ ان ممبرون کا تقرر خاص گورنر جنرل بہادر فرماتے ہین اور ہر صوبہ کے لفٹنٹ گورنر بہادر جب یہ کونسل انکے صوبہ مین منعقد ہو بہ حیثیت زائد ممبر شریک ہوتے ہین۔ اس کونسل کو منجانب قیصر ہند کل رعایا ہند کے لئے قانون بنانے کا اختیار ہے۔

صوبہ جات بمبئی اور مدراس مین گورنر بنگال۔ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ و پنجاب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

و برہما مین لفٹنٹ گورنر حکمران ہین - آسام سرحدی ممالک مغربی و شمالی و ممالک متوسط زیر حکم چیف کمشنر ہین - ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کو اجمیر مین میسور کے ریزیڈنٹ کو کورگ مین اور حیدرآباد کے ریزیڈنٹ کو برار مین - اور قلات کے ریزیڈنٹ کو بلوچستان مین اختیارات چیف کمشنری حاصل ہین - کل صوبہ جات کے حکمران گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل کے ماتحت ہین مگر انتظامی معاملات مین انکو وسیع اختیارات دئے گئے ہین گورنر اور لفٹنٹ گورنر کی کونسل واضع قانون جدا جدا ہین - ان مین سرکاری ملازم اور غیر ملازم اشخاص ممبر ہوتے ہین - چیف کمشنر کو قانون بنانے کا اختیار نہین ہے اور نہ اونکی کوئی قانون بنانیوالی کونسل ہے - لفٹنٹ گورنر کا تقرر گورنر جنرل بہادر بہ منظوری سکریٹری آف اسٹیٹ فرماتے ہین گورنرون کا تقرر منجانب قیصر ہند ہوتا ہے انکی مدد کے لئے ایک کونسل ایگزیکیوٹو (کارکنان) دو ممبرون کی اور دوسری لیجس لیٹیو (واضعان قانون) رہتی ہے - اگرچہ گورنران بمبی و مدراس ماتحت گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل ہین مگر انکے اختیارات دیگر لوکل گورنمنٹون سے بہت زیادہ ہین اور اون کو سکریٹری آف اسٹیٹ سے براہ راست خط و کتابت کرنے کا اختیار حاصل ہے -

ہندوستان کا ۲/۵ حصہ ہندوستانی راجاؤن کی عملداری مین ہے جو سپریم گورنمنٹ یا لوکل گورنمنٹ کی محافظت مین ہین - منجانب سرکار بڑی بڑی ریاستون مین ریزیڈنٹ اور چھوٹی چھوٹی مین پولیٹیکل ایجنٹ رہتے ہین - انکے مشورہ و صلاح سے ہندوستانی راجہ و رئیس انتظام ریاست کیا کرتے ہین - جن ریاستون مین ریزیڈنٹ یا پولیٹیکل ایجنٹ نہین ہین وہ قریب کی قسمت کے کمشنر کی زیر نگرانی ہین راجاؤن اور رئیسون کو صلح اور لڑائی کرنے یا ایک دوسرے کے یہان سفارت بھیجنے یا غیر ملک کو سفیر روانہ کرنے یا خود جانے کا اختیار نہین ہے اور نہ یہ تعداد مقررہ سے زاید فوج رکھ سکتے ہین - بلا اجازت خاص سپریم گورنمنٹ کسی دوسری

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قوم کے اہل یورپ کو اپنی ریاست مین رہنے کی اجازت بھی نہین دے سکتے ہین۔ سپریم گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ کسی رئیس کو بہ علت بد انتظامی گدی سے اوتار دیوے کچھ حصہ ہندوستان کا فرانسیسیون اور پرتگیزون کے اختیار مین ہے۔ فرانسیسی عملداری کا حکمران پانڈی چری مین رہتا ہے اور گورنر جنرل پانڈی چری کہلاتا ہے اسی طرح پرتگیزی عملداری کا حکمران گوا مین رہتا ہے اور گورنر جنرل کہلاتا ہے۔ نیپال اور بھوٹان خود مختار ہندوستانی ریاستین ہین۔

آمدنی

سرکاری آمدنی کا بہت بڑا ذریعہ مالگذاری ہے۔ مالگذاری خام کی خاص بعد ازین افیون۔ نمک۔ مسکرات۔ ڈاکخانہ و تار۔ ریل۔ نہر اور اسٹامپ ہین ۱۸۹۹ء کی کل آمدنی ایک ارب ایک کروڑ چھبین لاکھ اکسٹھ ہزار روپیہ تھی اور خرچ ستانوے کروڑ پچاس لاکھ سرسٹھ ہزار روپیہ تھا۔ خالص مالگذاری سے ستائیس کروڑ سرسٹھ لاکھ چورانوے ہزار روپیہ وصول ہوا تھا۔

بڑے شہر

ہندوستان مین ایسے بڑے شہر جنکی آبادی ایک لاکھ یا اوس سے زائد ہی حسب ذیل ہین

نام شہر	نام صوبہ	نام شہر	نام صوبہ	نام شہر	نام صوبہ
۱- کلکتہ	بنگال	۶- رنگون	برہما لوئر	۱۱- مانڈلے	برہما اپر
۲- بمبئی	بمبئی	۷- دہلی	پنجاب	۱۲- الہ آباد	ممالک متحدہ
۳- مدراس	مدراس	۸- بنارس	ممالک متحدہ	۱۳- امرتسر	پنجاب
۴- حیدرآباد	ریاست نظام	۹- کانپور	ایضاً	۱۴- جے پور	راجپوتانہ
۵- لکھنؤ	اودھ	۱۰- آگرہ	ایضاً	۱۵- بنگلور	میسور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

نام شہر	نام صوبہ	نام شہر	نام صوبہ	نام شہر	نام صوبہ
۱۶ ہوڑا	بنگال	۲۱- سورت	بمبئی	۲۶- ٹڈیپورا	مدراس
۱۷- پٹنہ	بنگال (بہار)	۲۲- بریلی	ممالک متحدہ	۲۷- ترچناپلی	ایضاً
۱۸- ناگپور	ممالک متوسط	۲۳- میرٹھ	ایضاً	۲۸- بڑودہ	(عملداری گیکوار)
۱۹- سری نگر	کشمیر	۲۴- کراچی	بمبئی (سندھ)		
۲۰- لاہور	پنجاب	۲۵- پونا	بمبئی		

تقسیم ملکی

بہ اعتبار تقسیم ملکی سلطنت ہند کے چار حصے ہین (۱) عملداری سرکار انگریزی (۲) ریاست ہائے محفوظ (۳) ریاست ہائے خود مختار (۴) عملداری غیر

(۱) عملداری سرکار انگریزی

سرکاری صوبون کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نام صوبہ	تعداد قسمت	تعداد اضلاع	حاکم اعلیٰ	رقبہ مربع میل مین	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ع
۱- مدراس	۰	۲۲	گورنر	۱۴۱ ۷۲۰	۳۸۲۰۹۴۳۶
۲- بمبئی	۴	۲۴	ایضاً	۱۲۳۰۶۴	۱۸۵۵۹۵۶۱
۳- پنجاب	۶	۲۷	لفٹنٹ گورنر	۹۷ ۲۰۹	۲۰۳۳۰۳۳۹
۴- ممالک متحدہ آگرہ و اودھ	۹	۴۸	ایضاً	۱۰۷ ۱۶۸	۴۷۶۹۱۷۲۲
۵- بنگال	۹	۴۸	ایضاً	۱۵۱ ۱۸۵	۷۴۵۴۴۸۶۶
۶- ممالک متوسط	۴	۱۸	چیف کمشنر	۸۶ ۶۱۴	۹۸۷۶۶۴۶

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نام صوبہ	تعداد کمشنریون	تعداد اضلاع	حاکم اعلی	رقبہ مربع میل مین	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء
۷- برار	۱	۶	چیف کمشنر	۱۷۷۱۰	۲۷۵۴۰۰۶
۸- کورگ	۰	۱	ایضاً	۱۵۸۲	۱۸۰۶۰۷
۹- اجمیر و میرواڑہ	۰	۲	ایضاً	۲۷۱۱	۴۷۶۶۱۲
۱۰- آسام	۰	۱۱	ایضاً	۵۶۲۴۳	۶۱۲۶۳۴۳
۱۱- برہما	۸	۳۶	لفٹنٹ گورنر	۲۵۶۱۹۵	۱۰۴۹۲۲۴۴
۱۲- سرحدی ممالک مغربی و شمالی	۰	۵	چیف کمشنر	۱۶۴۶۶	۲۱۲۵۴۸۰
۱۳- بلوچستان	۰	۳	ایضاً	۴۵۸۰۴	۳۰۸۲۴۶
۱۴- انڈمن	۰	۲	ایضاً	۳۱۸۳	۲۴۶۴۹
میزان				۱۱۰۶۸۹۱	۲۳۱۹۰۱۱۲۷

ممالک متحدہ آگرہ و اودھ

حدود و وسعت

یہ صوبہ اُتر مین ہمالہ پہاڑ اور نیپال، پورب مین بہار، دکھن مین ریوان، بندیلکھنڈ اور گوالیار اور پچھم مین راجپوتانہ اور پنجاب سے گھرا ہوا ہے۔ اسکی زیادہ سے زیادہ لمبائی پورب پچھم پانسو میل اور زیادہ سے زیادہ چوڑائی تین سو میل ہے۔ ریاست رامپور اور ٹھری کو چھوڑ کر باقی ضلعون کا رقبہ ایک لاکھ سات ہزار ایک سو اڑسٹھ مربع میل ہے

طبعی حالات

پنجاب اور نیپال کے درمیانی اور دریاے جمنا کے دکھن کے پہاڑون کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چھوڑکر اس صوبے کے باقی ضلعے دریاے گنگا اور اوسکے باجگذار دریاؤن سے بنے ہوے میدان ہین واقع اور اونھین سے سیراب ہین اور بنگال خاص کو چھوڑکر سرکاری عملداری کے سب ضلعون سے زیادہ زرخیز اور آباد ہین - یہ میدان عمدہ زرخیز مٹی سے جو طغیانی کے وقت پانی کے پھیلنے و بہاؤ کے کم ہو جانے سے برابر جمتی گئی ہے بنا ہے - ہمالہ کے دامن کا حصہ ترائی کہلاتا ہے - جہان دلدل اور جنگل بکثرت ہین ہمالہ کے کوہستانی حصہ مین ٹونس اور سار دا دریاؤن کی بیچ کی پہاڑی زمین اور دریاے گنگا اور جمنا سے سیراب وادیان شامل ہین - دریاے ٹونس اس کوہستانی حصہ کو پنجاب سے اور سار دا نیپال سے الگ کرتا ہے - جمنا کے دکھن کا قطعہ جو بیتوا کی وادی کا حصہ ہے اونچا ہے - صرف ضلع مرزاپور مین صوبہ کے دکھن پورب چھوٹی چھوٹی پہاڑیان ہین کچھ حصہ وادی سون کا بھی اس مین شامل ہے -

پہاڑ

گڈھوال کے پہاڑ اس صوبہ و تبت کے درمیان واقع ہین اور انکے سلسلے ہندوستان کے میدان تک پھیلے ہوے ہین انکی چوٹیان بدری ناتھ ترسول اور نندا دیوی - بائیس ہزار سے چھبیس ہزار فٹ تک بلند ہین - ہمالہ پہاڑ کے نیچے اور اوسکے متوازی ایک نیچا سلسلہ پہاڑیون کا شوالک کے نام سے مشہور ہے جسکی ہموار وادیون کو دون کہتے ہین - اسکی اونچی چوٹیان دو ہزار فٹ تک بلند ہین انکے اُتر ہمالہ کا حصہ یکایک چھ سات ہزار فٹ بلند ہو گیا ہے - ہمالہ کے بیرونی حصہ پہ نینی تال منصوری - لنڈھورا اور رچکراتا واقع ہین جہان حکام انگریزی تبدیل آب و ہوا کی غرض سے موسم گرما مین جاتے ہین -

دریا

یہ صوبہ دریاے گنگ اور اوسکے باجگذار دریاؤن سے سیراب ہے - اُتر مین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گنگا-جمنا-رام گنگا-ساردا-گھاگھرا-راپتی اور گنڈک ہین جن مین
ہمالہ پہاڑ کے ڈھال کا پانی آتا ہے گومتی اودھ کے میدانون کو سیراب کرتی ہے
اور گنگا اور گھاگھرا کے درمیان واقع ہے دکھن مین چمبل بیتوا کین-ٹونس
اور سون ہندوستان کے اونچے میدان سے آتے ہین بیتوا کو چھوڑکر باقی دریاؤن کا
صرف آخری حصہ اس صوبہ مین ہے-گنگا گڈھوال مین گنگوتری کے برفانی
پہاڑ سے نکلتی ہے اس مین الکھنندا گڈھوال کے پہاڑون سے نکلکر دیوپریاگ
پر آملتی ہے-یہ دریا شوالک پہاڑیون کو طے کرکے ہردوار مین آتا ہے-یہان سے
دکھن پورب کے میدان مین بہتا ہوا فتح گڈھ کے قریب رام گنگا-الہ آباد مین
جمنا-آگے بڑھکر دکھن سے ٹونس-اتر سے گومتی اور آخر مین گھاگھرا کو لیتا ہوا
بنگال مین داخل ہوتا ہے-

جمنا جمنوتری کے برفانی پہاڑ سے نکلتی ہے اور دریاے ٹونس کے (جو پنجاب
سے آتا ہے) ملجانے کے بعد دکھن پورب بہتی ہوئی الہ آباد گنگا سے ملجاتی ہے
چمبل بیتوا اور کین اسکے باجگذار ہین-

رام گنگا-الموڑہ کے پہاڑیون سے نکلکر فتح گڈھ کے قریب گنگا مین ملجاتی ہے
ساردا کا مخرج گڈھوال کے پہاڑون مین نندا دیوی کے پورب ہے-اس
دریا کا دکھنی حصہ نیپال اور ممالک متحدہ کی حد قائم کئے ہوے ہے-ہمالہ پہاڑ سے
اترکر اودھ مین چوکا کے نام سے دکھن پورب بہتا ہوا گھاگھرا مین ملجاتا ہے-

گھاگھرا-جو شروع مین کوڑیالا کہلاتا ہے تبت مین راکس تال کے دکھن گڈھوال
کے اتری پہاڑ سے نکلکر ہمالہ پہاڑ کو طے کرتا ہوا چوکا سے ملنے کے بعد ان ممالک
کے پوربی ضلعون مین بہتا ہوا چھپرا مین گنگا سے ملجاتا ہے-

گومتی پہاڑی دریا نہین ہے-اس مین ایک طرف سے رام گنگا اور گنگا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور دوسری طرف سے چوکا اور گھاگھرا کے بیچ کے میدان کا پانی آتا ہے۔ یہ دریا اودھ اور جونپور کو سیراب کرتا ہوا بنارس کے آگے بڑھ کر گنگا مین مل جاتا ہے۔

۷ راپتی۔ دھولاگر کے قریب سے نکلکر ہمالہ کو طے کرتی ہوئی دکھن پورب اودھ اور گورکھپور کے میدان مین ایک سو اسی میل بہنے کے بعد گھاگھرا سے ملجاتی ہے

۸ بیتوا بندھیاچل کے پہاڑ سے نکلکر اوتر جانب ریاست بھوپال و ممالک متحدہ مین بہتی ہوئی پورب کیطرف مڑ کر ہمیرپور کے پاس جمنا سے ملجاتی ہے۔

۹ سون۔ امرکنٹک کی پہاڑیون سے نکلکر اول اُتر بعد کو پورب بہکر ضلع مرزاپور کے دکھنی حصہ کو سیراب کرتا ہوا دانا پور مین گنگا سے ملجاتا ہے۔

۱۰ چمبل اندور سے تھوڑی دور مالوہ کے پہاڑ سے نکلکر دھولپور کے نیچے پورب کی طرف بہتی ہوئی ہند وسطی و ممالک متحدہ کی حد قائم کئے ہوے اٹاوہ کے ضلع مین جمنا سے ملجاتی ہے۔

۱۱ کین۔ ریاست بھوپال مین بندھیاچل کے اتری ڈھال سے نکلکر اتر کو بہتی ہوئی باندہ سے آگے چلا تارہ کے قریب جمنا سے ملجاتی ہے اسکی لمبائی دو سو تیس میل ہے۔

۱۲ ٹونس میہر کی ریاست سے نکلتی ہے۔ اسکی لمبائی ایک سو پینسٹھ میل ہے الہ آباد کے ضلع مین سرسا کے قریب اسکا اتصال گنگا سے ہوتا ہے۔

آب وہوا

ترائی کو چھوڑکر باقی ضلعون کی آب وہوا صحت بخش ہے۔ جاڑے کے موسم مین کڑاکے کا جاڑا اور گرمی مین شدت کی گرمی پڑتی ہے۔ بارش کا اوسط میدان مین تیس سے پینتالیس انچ تک ہے مگر پہاڑیون مین بقدر فقدر زیادہ ہو جاتا ہے یہان تک کہ منصوری مین نوے انچ اور نینی تال مین ایک سو پندرہ انچ کا اوسط ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قسمت بنارس وگورکھپور کے ضلعون کی آب وہوا زیادہ مرطوب و بنگال کی آب وہوا سے ملتی ہوئی ہے۔ نینی تال (۶۵۶۹ فٹ) منصوری (۷۰۲۶ فٹ) چکراتا (۶۸۸۵ فٹ) اور لنڈھور (۷۴۵۹ فٹ) ایسے مقامات ہین جہان انگریز تبدیل آب وہوا کی غرض سے موسم گرما ہین جایا کرتے ہین۔

پیداوار

نباتات۔ گیہون۔ روئی۔ نیل۔ چاول۔ جو۔ مکا۔ نیشکر۔ تلہن۔ باجرا اور تمباکو یہان کی خاص پیداوار ہین۔ افیون خاصکر پورب کے ضلعون مین پیدا ہوتی ہے اسکے صاف کرنے کا غازیپور مین بڑا کارخانہ ہے۔ چاء کی کاشت کماؤن اور ڈیرہ دون مین ہوتی ہے۔ ہمالہ پہاڑ کے علاوہ جنگل بہت کم ہین۔ گڈھوال کے جنگل مین عمدہ دیودار اور پہاڑ کے نیچے بھابر مین عمدہ ساکھو ہوتا ہے۔

معدنیات۔ ممالک متحدہ کے ضلعون کی معدنی پیداوار زیادہ نہین ہے لوہا۔ سیسہ اور تانبا۔ کماؤن مین پایا جاتا ہے۔ عمارت بنانیکا پتھر مرزاپور و آگرہ کے ضلعون مین نکلتا ہے۔

دستکاری شاہجہانپور کی چینی۔ آگرہ کی دری۔ مرزاپور و جھانسی کے قالین۔ بنارس کا کمخواب۔ مرادآباد اور بنارس کے پیتل کے برتن مشہور ہین کلون کے ذریعہ سے سوتی کپڑے بنانے کی خاص جگہہ کانپور ہے بڑے بڑے شہرون مین عام طور پر اور مرزاپور و فرخ آباد مین خاصکر پیتل کے برتن تیار ہوتے ہین نظام آباد۔ چنار و امروہہ مین مٹی کے برتن اچھے بنائے جاتے ہین۔

ریل

ایسٹ انڈیا ریلوے۔ اس صوبہ مین الہ آباد تک گنگا کے داہنے کنارہ پر اور الہ آباد سے آگے چل کر گنگا جمنا کے دوآبہ مین دہلی تک جاری ہے۔ ایک شاخ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ٹونڈلہ سے آگرہ تک اور دوسری ہاتھرس روڈ جنکشن (مینڈو) سے ہاتھرس تک گئی ہے۔ الہ آباد سے ایک خاص شاخ جبلپور تک ہے۔

نارتھ ویسٹ ریلوے۔ غازی آباد سے میرٹھ۔ سہارنپور ہوتی ہوئی پنجاب چلی گئی ہے۔

اودھ روہیلکھنڈ ریلوے اتر پچھم کی طرف لکھنؤ سے سہارنپور تک ہردوئی شاہجہان پور۔ بریلی۔ مرادآباد۔ رڑکی ہوتی ہوئی جاری ہے لکھنؤ مین اسکی دو لین ہو جاتی ہین۔ ایک راہ سے بریلی۔ پرتاب گڈھ۔ بنارس ہوتی ہوئی مغلسرا ے مین ایسٹ انڈین ریلوے سے ملجاتی ہے۔ دوسری فیض آباد۔ جونپور ہوتی ہوئی بنارس مین پہلی سے ملجاتی ہے۔ اسکی چار خاص شاخین ہین پہلی کانپور۔ لکھنؤ دوسری بریلی۔ علی گڈھ۔ تیسری مرادآباد۔ غازی آباد۔ چوتھی لکسر ڈیرہ ڈون انکے علاوہ اور بھی چھوٹی چھوٹی شاخین ہین۔ مثلاً فیض آباد۔ اجودھیا گھاٹ وبارہ بنکی بہرام گھاٹ اور نجیب آباد۔ کوٹ دوارہ

کماؤن روہیلکھنڈ ریلوے لکھنؤ سے سیتاپور۔ پیلی بھیت ہوتی ہوئی بریلی تک چلی گئی ہے۔ اسکی ایک شاخ بھوجی پورہ سے نینی تال کے نیچے کاٹھ گودام تک گئی ہے۔

انڈین مڈلینڈ ریلوے ٹونڈلہ سے اٹارسی تک جاری ہے اور ایسٹ انڈین ریلوے اور گریٹ انڈین پننسولا ریلوے کو ملاتی ہے۔ اسکی شاخین کانپور اور مانک پور کو جھانسی سے ملاتی ہین۔

کانپور اچھنیرا ریلوے۔ کانپور سے فرخ آباد ہوتی ہوئی ہاتھرس روڈ جنکشن پر ایسٹ انڈین ریلوے کو پار کرتی متھرا اور اچھنیرا تک جاری ہے اسکی شاخین متھرا اور کاسگنج سے بندرابن اور سورون تک ہین۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بنگال نارتھ ویسٹ ریلوے دریاے گھاگھرا کے بائین کنارہ پر
پٹنہ کے مقابل پلیزا گھاٹ سے شروع ہوکر اتر چھپرہ گورکھپور بستی - گونڈا ہوتی ہوئی
نیپال گنج تک گئی ہے گونڈا سے ایک شاخ بہرام گھاٹ تک اور گھاگھرا پار لکھنؤ -
کانپور تک گئی ہے - ایک لین بھٹنی اسٹیشن سے مؤ - اونڑھیار ہوتی ہوئی بنارس
آتی ہے جسکی ایک شاخ مؤ سے اعظم گڈہ ہوتی ہوئی اودھ روہیلکھنڈ ریلوے
سے مل گئی ہے - اور دوسری بلیا ہوتی ہوئی چھپرا تک گئی ہے - اونڑھیار سے
ایک شاخ غازی پور تک جاتی ہے -

مغلسراے گیا ریلوے کا کچھ حصہ اس صوبہ مین ہے

تجارت

بیرونی تجارت خاصکر تبت و نیپال سے ہوتی ہے - ۱۸۹۶ء مین وہان کا
جسقدر مال آیا اوسکی قیمت ساڑھے چہتر لاکھ روپیہ تھی - اندرونی تجارت
تخمیناً چھیالیس لاکھ روپیہ کی تھی اس حساب سے کل تجارت اوس سال مین
ایک کروڑ بائیس لاکھ روپیہ کے قریب تھی -

باشندے و زبان

۱۹۰۱ء کی مردم شماری کے رو سے سرکاری ضلعون کی آبادی قریب
چار کروڑ چھہتر لاکھ اکیانوے ہزار کے تھی اوسط آبادی چارسو پینتالیس فی مربع
میل ہے - لکھنؤ فیض آباد - بنارس - جونپور - بلیا - اعظم گڈھ - نہایت گنجان
بسے ہوے ہین - پہاڑی ضلعے کم آباد ہین -

یہان کی زبان ہندی ہے - بڑے بڑے شہرون مین اردو بولی جاتی ہے
پہاڑی ضلعون کی زبان ہندی اور اردو سے مختلف ہے - متھرا کی بولی برج بھاشا
کے نام سے مشہور ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تاریخی حالات

۱۷۶۳ء مین نواب وزیر اودھ نے شاہ عالم بادشاہ دہلی کی مدد سے بنگال پر چڑھائی کی لیکن بکسر کی لڑائی مین ایسی شکست کھائی کہ بادشاہ دہلی اور بلونت سنگھ مہاراجہ بنارس انگریزون کے جانب دار ہوگئے۔ نواب آصف الدولہ نے ۱۷۷۵ء مین بنارس جونپور۔ اور غازیپور انگریزون کے حوالے کئے ۱۸۰۱ء مین لکھنؤ کے عہدنامہ سے دوابہ مین جسقدر عملداری اودھ کی تھی مع روہیلکھنڈ انگریزون کو مل گئی ۱۸۰۳ء مین۔ سرجی اجن گانون کے عہدنامے کی رو سے سیندھیا نے جمنا کے پچھمی کنارہ اور دوابہ کی جاگیر انگریزون کو دیدی۔ یہ نئے ضلعے نواب اودھ سے لئے ہوئے ضلعون مین شامل کر لئے گئے۔ کوہ ہمالہ کے ضلع گڈھوال اور کمایون ۱۸۱۶ء مین نیپال کی لڑائی کے بعد حاصل ہوئے یہ کل اضلاع ۱۸۳۳ء مین ممالک مغربی و شمالی کے نام سے بنگال احاطہ سے الگ کردئے گئے اور ایک لفٹنٹی یہان قائم ہوئی ۱۸۵۳ء مین جھانسی ضلع مغربی و شمالی مین داخل ہوئی۔ اور تین سال بعد اودھ کا ملک بدنظمی کیوجہ سے انگریزی ضلعون مین شامل کر لیا گیا اور ۱۸۷۷ء مین مغربی و شمالی کے صوبہ مین ملا لیا گیا اور لفٹنٹ گورنری مغربی و شمالی و چیف کمشنری اودھ ایک ہوگئی۔ مگر نومبر ۱۹۰۱ء مین ایک صوبہ سرحدی ممالک مغربی و شمالی کے نام سے قائم ہوا اور اسوجہ سے ان اضلاع کا نام ۱۹۰۲ء مین بدلکر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کردیا گیا اور دونون کا اعلی حاکم لفٹنٹ گورنر کہلانے لگا۔

ممالک متحدہ آگرہ و اودھ مین نو قسمتین اور اڑتالیس ضلعے ہین جسمین سے ممالک آگرہ مین سات کمشنریان اور چھتیس ضلعے اور اودھ مین دو کمشنریان اور بارہ ضلعے حسب تفصیل ذیل ہین۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قسمت	ضلع	بڑے بڑے قصبے۔
میرٹھ	ڈیرہ دون	ڈیرہ دون۔ منصوری۔
	سہارنپور	سہارنپور۔ دیوبند۔ رڑکی
	مظفرنگر	مظفرنگر۔ کیرانہ۔ کاندھلا۔ تھانہ بھون
	میرٹھ	میرٹھ۔ ہاپڑ۔ سردھنہ۔ غازی آباد۔
	بلند شہر	بلند شہر۔ خورجہ۔ سکندرآباد۔ انوپ شہر۔
	علی گڈھ	کوئل۔ ہاتھرس۔ اترولی۔ سکندرہ رائو
آگرہ	متھرا	متھرا۔ بندرابن۔ کوسی۔ گوبردھن۔
	آگرہ	آگرہ۔ فیروزآباد۔ فتح پور سیکری۔
	فرخ آباد	فرخ آباد۔ قنوج۔ قائم گنج۔ شمس آباد۔ چھبرامئو۔ ترو۱۔
	مین پوری	مین پوری۔ شکوہ آباد۔ کرہل۔ بھوگانوں۔
	اٹاوہ	اٹاوہ۔ اوریا۔ بھرتھنا۔
	ایٹہ	ایٹہ۔ کاسگنج۔ جلیسر۔ سوروں۔
روہیلکھنڈ	بریلی	بریلی۔ انولہ۔
	بجنور	بجنور۔ نگینہ۔ نجیب آباد۔ شیرکوٹ۔ چاندپور۔
	بدایوں	بدایوں۔ سہسوان۔ اجھیانی
	مرادآباد	مرادآباد۔ سنبھل۔ امروہہ۔ چندوسی۔ ٹھاکردوارہ
	شاہجہانپور	شاہجہانپور۔ تلہر۔ پوایاں۔
	پیلی بھیت	پیلی بھیت۔ بیسل پور۔
الہ آباد	کانپور	کانپور۔ بٹھور۔ بلہور۔ ساکھرپور۔ سکھاٹم پور۔
	فتح پور	فتح پور۔ بندکی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قسمت	ضلع	بڑے بڑے قصبے
الہ آباد	باندہ	باندہ۔ کروی۔ راجہ پور۔
	ہمیرپور	ہمیرپور۔ راٹھ۔ مھوبا۔
	الہ آباد	الہ آباد۔ پھولپور۔ سرسا۔
	جھانسی	جھانسی۔ مئو۔ للت پور۔
	جالون	اورئی۔ (صدر مقام) کونچ۔ کالپی۔
بنارس	بنارس	بنارس۔ رام نگر۔
	مرزاپور	مرزاپور۔ چنار۔ اہرورا۔
	جونپور	جونپور۔ مچھلی شہر۔ شاہ گنج۔ مونگرہ بادشاہ پور۔
	غازی پور	غازی پور۔ شیرپور۔ گہمر۔ ریوتی پور۔
	بلیا	بلیا۔ سہتوار۔ بڑا گاؤں۔ رسڑا۔ بانس ڈیہہ۔
گورکھپور	گورکھپور	گورکھپور۔ برہج۔
	بستی	بستی مہداول۔
	اعظم گڈھ	اعظم گڈھ۔ مئو۔ محمد آباد۔
کماؤن	نینی تال	نینی تال۔ کاشی پور
	الموڑہ	الموڑہ۔ رانی کھیت
	گڈھوال	پاوڑی (صدر مقام) سری نگر۔
لکھنؤ	لکھنؤ	لکھنؤ۔ کاکوری۔ ملیح آباد
	اناؤ	اناؤ۔ پوروا صفی پور۔ موراوان۔
	رائے بریلی	رائے بریلی۔ جائس۔
	سیتاپور	سیتاپور خیرآباد۔ لاہرپور۔ محمود آباد۔ بسوان۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قسمت	ضلع	بڑے بڑے قصبے
لکھنؤ	ہردوئی	ہردوئی۔ شاہ آباد۔ سنڈیلہ۔ ملاوان۔ بلگرام۔ سانڈی پھانی
	کھیری	لکھیم پور (صدر مقام) محمدی۔ کھیری۔
فیض آباد	فیض آباد	فیض آباد۔ ٹانڈا۔ اکبر پور۔
	گونڈہ	گونڈہ۔ بلرام پور
	بہرائچ	بہرائچ نانپارہ
	سلطانپور	سلطانپور۔
	پرتاپ گڈھ	بیلہ (صدر مقام) پرتاپ گڈھ۔
	بارہ بنکی	نواب گنج۔ رودولی۔ زیدپور۔ فتح پور

قسمت کماؤن۔ میں ہمالہ کے پہاڑی ضلعے اور اونکے دکھن میں ایک تنگ قطعہ ترائی کا شامل ہے۔ قسمت میرٹھ۔ گنگا اور جمنا کے دوابہ کا اتری حصہ ہے قسمت آگرہ۔ دوابہ کے وسط میں ہے۔ متھرا اور آگرہ کے گرد کا حصہ جمنا کے داہنے کنارہ پر ہے۔ قسمت الہ آباد میں دوابہ کے نیچے کے حصے کانپور فتح پور وجمنا والہ آباد اور جمنا کے دکھن میں۔ باندہ۔ ہمیرپور جھانسی۔ جالون۔ اور باقی حصہ الہ آباد شامل ہے۔ قسمت روہلکھنڈ میں گنگا اور سارداکے بیچ کا اوپری میدان اودھ کی سرحد تک شامل ہے اودھ میں گنگا کے اتری میدان کا بالکل وسطی حصہ ہے۔ قسمت گورکھپور۔ اودھ کے پورب واقع ہے قسمت بنارس۔ گورکھپور کے دکھن اور گنگا کے اوتر واقع ہے مگر ضلع مرزاپور کا زیادہ تر گنگا کے دکھن کیمور کی پہاڑی کے سطح مرتفع سے ہوتے ہوئے چھوٹا ناگپور کے میدان تک چلا گیا ہے

مشہور شہر و قصبے

ڈیرہ دون میں چاء کی کاشت بہت ہوتی ہے منصوری کی آب و ہوا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے۔ یہان حکام انگریزی تبدیل آب وہوا کے واسطے موسم گرما مین جاتے ہین
سہارنپور۔ مین کمپنی باغ جہان ہر ملک کے درخت لگائے گئے ہین دیکھنے
کے لائق ہے یہان سفید لکڑی کے نقش دار صندوقچے اچھے بنتے ہین دیوبند
بڑا قصبہ ہے۔ یہان ایک بڑا اسلامیہ مدرسہ جاری ہے۔ رڑکی کا انجنیرنگ کالج
دخانی کلون کا کارخانہ اور سولانی ندی کا پل جسکے اوپر سے نہر جاری ہے دیکھنے
کے لائق ہین۔ ہردوار ہندون کا پاک مقام ہے۔ یہان ہر بارھوین سال گنگا
اشنان کا بڑا میلا ہوتا ہے۔ یہان سے گنگا کی نہر نکالی گئی ہے جسمین عنقریب
کل پانی اصلی دھار کا لے لیا گیا ہے کنکھل ہردوار سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر
مشہور جگہ ہے کہتے ہین کہ یہان پر راجہ دکش کے جگ مین انکی لڑکی ستی جی
نے اپنے تئین جلا کر خاک کر ڈالا تھا۔ رشی کیش ہردوار سے تیرہ یا چودہ میل
کے فاصلہ پر ہندون کا پاک مقام ہے اسکے آگے لچھمن جھولا پر گنگا کا پل بنا ہے
مظفر نگر کے کمل عمدہ ہوتے ہین۔ کیرانا۔ بڑا قصبہ ہے
میرٹھ۔ ۱۸۵۷ء کا بلوہ یہین سے شروع ہوا تھا یہان سرکاری فوج کی
بڑی چھاونی ہے۔ چیت کے مہینے مین نوچندی کا مشہور میلا ہوتا ہے بابوگڈھ
مین سرکاری گھوڑ سال ہے۔ سردھنہ مین شمرو کی بیگم کا گرجا بنا ہوا ہے گڈھ مکتیشر
مین گنگا اشنان کا بڑا میلہ کاتک کے مہینے مین ہوتا ہے ہستناپور قدیم
زمانہ مین راجہ جدھشٹر کا دار السلطنت تھا۔
بلندشہر۔ اس ضلع مین خورجہ بڑا قصبہ گھی کے لئے مشہور ہے۔
انوپ شہر۔ اور سکندرآباد۔ بڑے قصبے ہین۔
علی گڈھ۔ مین مسلمانون کا کالج سرسید احمد خان کی کوششون کا نمونہ ہے
ہاتھرس کا شہر بڑا تجارتی مقام ہے۔ اترولی و سکندرہ راؤ بھی بڑے قصبے ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

متھرا - دریاے جمنا کے کنارے سری کرشن جی کی پیدایش کی جگہہ اور ہندوؤں کا تیرتھہ استھان ہے - یہاں مندر بکثرت ہیں - سیٹھہ لکشمی چند کا بنوایا ہوا دوارکا دھیش کا مندر زیادہ مشہور ہے بندرابن متھرا سے چھہ میل کے فاصلہ پر جمنا کے کنارے بارونق شہر ہندوؤں کا تیرتھہ استھان ہے - یہاں مندر بہت عمدہ عمدہ اور بکثرت ہیں جن میں لکشمی چند کا بنوایا ہوا رنگ جی کا مندر - لالہ بابو - برہمچاری - شاہ بہاری لال ٹکاری کی رانی و مہاراجہ جے پور کے مندر زیادہ مشہور ہیں - یہاں ہر سال شروع چیت میں برہم اتسو کا بڑا میلہ ہوتا ہے گوبردھن - متھرا سے تیرہ میل کے فاصلہ پر تیرتھہ کا مقام ہے یہاں کاتک میں بڑا میلہ ہوتا ہے - گوکل - مہابن - بلدیو نندگانوں - برسانہ - رادھا کنڈ اور ماٹھہ سری کرشن جی کی لیلا کی وجہ سے مشہور ہیں - کوسی - بڑا قصبہ ہے جہاں گاے بیل کی خرید و فروخت بہت ہوتی ہے -

آگرہ یا اکبرآباد دریاے جمنا کے داہنے کنارے پر مغل بادشاہوں کا کچھہ عرصہ تک دارالسلطنت تھا - سرخ پتھر کے قلعہ کے اندر موتی مسجد شیش محل - قابل دید ہیں - قلعہ سے ایک میل کے فاصلہ پر تاج محل جسے شاہجہان نے اپنی بیگم ممتاز محل کی یادگار میں بنوایا تھا دنیا کے عجائبات سے ہے - سنگ مرمر میں پچی کاری کا کام اس عمدگی سے بنا ہوا ہے کہ دیکھنے والا تعریف کرنے سے باز نہیں رہ سکتا - اسکے اندر شاہجہان اور اسکی بیگم کی قبریں ہیں - جمنا پار اعتماد الدولہ شاہجہان کے وزیر کا مقبرہ دیکھنے کے لائق ہے - شہر سے پانچ کوس کے فاصلہ پر سکندرہ میں اکبر کا مقبرہ ہے آگرہ میں دری اور نیچے اچھے بنتے ہیں - دال موٹھہ بھی مشہور ہے یہاں سنگ تراشی اور پچیکاری کا کام نہایت نفیس بنتا ہے آگرہ سے تیئیس میل پچھم فتحپور سیکری میں رانا سانگا اور بابر سے لڑائی ہوئی تھی جس نے سلطنت مغلیہ کی بنیاد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ہندوستان مین جمادی - یہان شیخ سلیم چشتی کا مزار ہے - فیضی - بیربل - جودھ
بائی اور تنبولن کے محل مشہور ہین فیروز آباد - بڑا قصبہ ہے بٹیشر مین جمنا کے
کنارے کاتک کے مہینہ مین گھوڑے اونٹ اور بیل کی خرید و فروخت کا بڑا میلا ہوتا ہے

فرخ آباد - گنگا کے داہنے کنارے پہلے زمانہ مین بڑا تجارتی اور رونق دار
شہر تھا - اب بھی یہان کی فرد اور برتن عمدہ ہوتے ہین قنوج پرانے زمانہ
مین ہندو راجاون کا پایہ تخت تھا - یہان کا عطر عمدہ ہوتا ہے -

مین پوری مین تار کے کام کی کھڑاون بہت نفیس بنتی ہین شکوہ آباد
دارا شکوہ کا آباد کیا ہوا بڑا قصبہ ہے -

اٹاوہ - دریاے جمنا کے بائین کنارہ پر آباد ہے اس سے اڑتیس میل
پورب اوریا گھی کی مشہور منڈی ہے -

ایٹہ مین کاسگنج اور جلیسر تجارتی جگہ ہین سورون کاسگنج سے ۹ میل
کے فاصلہ پر ریل کے کنارے ہندون کا پاک مقام ہے - یہان سوماری اماوس
کا بڑا میلہ ہوتا ہے -

بریلی کرسیون کے لئے مشہور ہے - آنولہ بڑا قصبہ ہے -

بجنور مین نگینہ اور نجیب آباد - بہت بڑے اور مشہور قصبے ہین -
نگینہ مین آبنوس کے کنگھے اور صندوقچے و نجیب آباد مین پھول کے برتن اچھے بنتے ہین

بداؤن مین سید علاء الدین نے بادشاہت سے دست بردار ہو کر سکونت
اختیار کی تھی - سہسوان سب سے بڑا قصبہ ہے یہان کا کیوڑہ مشہور ہے

مراد آباد - دریاے رام گنگا کے کنارے روہیلکھنڈ کے بڑے شہرون مین
شمار کیا جاتا ہے - یہان کے برتن - یورپ تک مشہور ہین - سنبھل اور امروہہ اچھے
شہر ہین - امروہہ مین مٹی کے برتن اچھے بنتے ہین - چندوسی بڑا قصبہ

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

وغلے کی منڈی ہے ٹھاکردوارہ کی چھینٹ عمدہ ہوتی ہے۔

شاہجہان پور مین چاقو اور سروتے عمدہ بنتے ہین۔ چار میل کے فاصلہ پر روسہ مین شراب چینی اور قند بنانے کا کیرو کمپنی کا بہت بڑا کارخانہ ہی تلہر بڑا قصبہ ہے پیلی بھیت کے چاول اچھے ہوتے ہین۔ اناس بھی بکثرت پیدا ہوتا ہے بیسل پور بڑا قصبہ ہے۔

کانپور گنگا کے داہنے کنارہ پر بہ اعتبار تجارت اول درجہ کا شہر ہے اسمین کپڑے کی بہت سی کلین جاری ہین چمڑا اور چمڑے کی چیزین طیار کرنیکے لئے بھی کئی کارخانے ہین۔ یہان پر ایسٹ انڈین۔ انڈین مڈلینڈ۔ کانپور اچھنیرا بنگال نارتھ وسٹ اور اودہ روہیلکھنڈ ریلوے ملتی ہین جس سے تجارت کو بہت بڑی ترقی ہے۔ بٹھور مین گنگا اشنان کا کاتک کے مہینہ مین بڑا میلہ ہوتا ہے مکن پور مین ماگھ کے مہینہ مین میلہ لگتا ہے جسمین گھوڑون کی خرید و فروخت خوب ہوتی ہے پکھرایان تجارت کی جگہہ ہے۔

فتح پور۔ ہندکی۔ تجارت کی جگہہ ہے جہان آباد۔ پہلے زمانہ مین بہت مشہور تھا اب ویران ہوتا جاتا ہے۔

باندہ۔ دریاے کین پر آباد ہے۔ یہان سے ۳۳ میل کے فاصلہ پر کالنجر کا مشہور قلعہ ہے جہان شیر شاہ میگزین مین آگ لگ جانے سے جلکر مرگیا تھا کروے۔ بڑا قصبہ اور تجارت کی جگہہ ہے یہان مرہٹون کے وقت کی عمارتین اب تک موجود ہین۔ راجہ پور جمنا کے کنارہ غلے کی منڈی ہے گوسائین تلسی داس جی یہین رہا کرتے تھے۔ کروی سے تھوڑے فاصلہ پر چترکوٹ۔ ہندوون کا تیرتھ ہے۔ یہان رام چندر جی جلاوطنی کی حالت مین کچھ دنون تک رہے تھے۔

ہمیر پور - مین راٹھہ بڑا قصبہ ہے - مہوبا - دوسرے درجہ کا قصبہ ہے جہان کے پان مشہور ہین -

الہ آباد یا پریاگ - ہندون کا پاک شہر ممالک متحدہ کا دارالحکومت گنگا اور جمنا کے سنگم پر واقع ہے - یہان اکبر کا بنوایا سنگین قلعہ بہت مضبوط اور مشہور ہے اسکے اندر اکشے بٹ کا پیڑ ہے جسے ہندو پاک سمجھکر دیکھنے جاتے ہین - دریاے جمنا پر ریلوے کا پل - میئو ہال - الفرڈ پارک - خسرو باغ - میور کالج دیکھنے کے لایق ہین بھرواری اور سرسا غلے کی منڈیان ہین -

جھانسی جو پہلے مہاراجہ گوالیار کی عملداری مین تھی سرکار انگریزی نے حال مین مرار کی چھاونی کے بدلے لے لی ہے یہان کے اونی قالین مشہور ہین مئو رانی پور بہت بڑا قصبہ ہے - یہان کھاروا بہت اچھا رنگا جاتا ہے للت پور پہلے اسی نام کے ضلع کا صدر مقام تھا تال بہٹ کا - سروتا اچھا ہوتا ہے -

جالون اس ضلع کی کچھریان اوری مین ہین کونچ سب سے بڑا قصبہ گھی اور روئی کی منڈی ہے کالپی کا کاغذ اور مصری مشہور ہے -

بنارس یا کاشی - ہندون کا پاک شہر دریاے گنگا کے بائین کنارہ پر ان اضلاع مین سوا لکھنؤ کے سب سے زیادہ آباد ہے - یہان سنسکرت پڑھنے کا رواج زیادہ ہے اور سنسکرت کالج مین اسکی اعلیٰ درجہ کی تعلیم ہوتی ہے - گنگا کنارے سنگین پختہ گھاٹ نہایت عمدہ بنے ہین - سب سے مشہور مندر بشوناتھہ مہادیو جی کا ہے - ان پورنا اور درگا جی کے مندر بھی مشہور ہین - راجہ جے سنگھ کا بنوایا ہوا مان مندر ایک پرانی رصدگاہ ہے مادہو داس کا دھرہرہ - ریل کا پل اور سرکاری کالج کی عمارتین دیکھنے کے لائق ہین - بنارس بڑی تجارت کی جگہہ ہے - یہان کے پیتل کے برتن یورپ تک جاتے ہین - کمخواب - گوٹہ

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پٹھا اور کھانے کا تمبا کو اچھا ہوتا ہے۔ بڑھوا منگل کا میلہ چیت کے مہینے مین مشہور ہے۔ رام نگر گنگا پار مہاراجہ بنارس کے رہنے کی جگہہ ہے۔ یہان کی رام لیلہ مشہور ہے

مرزا پور گنگا کے داہنے کنارے پر مرزا پور مین پہلے روئی کی بڑی منڈی تھی یہان کے اونی قالین غیر ولایت کو بھیجے جاتے ہین۔ پیتل کے برتن دساور کو بہت جاتے ہین۔ مرزا پور سے چار میل کے فاصلہ پر بندھاچل مین دیبی کا مشہور مندر ہے۔ چنار ایک پرانا قصبہ گنگا کے داہنے کنارے پر آباد ہے۔ یہان کا قلعہ بہت مشہور ہے جسکے اندر راجہ بھرتھری کی سمادھ ہے۔ چنار کے مٹی کے برتن نہایت نفیس ہلکے اور قابل تعریف ہوتے ہین۔ اہروره بڑی تجارت کی جگہہ ہے گوپی گنج بھی اچھا قصبہ ہے۔

جونپور گومتی کے داہنے کنارہ پر اگلے زمانہ مین شرقی بادشاہت کا دار السلطنت تھا یہان پر بادشاہی زمانہ کا بنوایا ہوا پل جسکے دونون طرف دکانین ہین مضبوطی کے لئے مشہور ہے۔ یہان خوشبودار تیل کا بڑا کارخانہ ہے مچھلی شہر سب سے مشہور قصبہ ہے

شاہ گنج اور مونگرہ بادشاہ پور ریل کے کنارے تجارتی مقام ہین۔ شاہ گنج مین روئی مونگرہ بادشاہ پور مین چینی کا بیوپار ہوتا ہے۔

غازی پور مین دریاے گنگا کے بائین کنارہ پر افیون کا بہت بڑا کارخانہ ہے۔ یہان کا گلاب اور گلاب کا عطر مشہور ہے۔ لارڈ کارنوالس گورنر جنرل ہند نے یہین وفات پائی تھی۔ انکی یادگار مین ایک مینار بنا ہوا ہے۔

بلیا گنگا کے کنارے آباد ہے۔ اس ضلع کی کچہریان گورنٹا ڈیہہ مین کچھہ عرصہ تک دریا کے کٹاؤ کی وجہ سے اٹھہ گئی تھین۔

گورکھپور دریاے راپتی کے کنارے اچھا شہر ہے یہان کا اناس اور اسکا خمیرہ مشہور ہے برہج مین تجارت خوب ہوتی ہے۔

بستی مین بانسی کا چاول مشہور ہے۔ مہداول بڑا قصبہ ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اعظم گڈھ مین سب سے بڑا قصبہ مئو ہے۔ یہان کے تسری کپڑے دور دور بھیجے جاتے ہین۔

نینی تال کی آب و ہوا بہت عمدہ ہے اور حکام گرمی کے موسم مین یہان بغرض تبدیل آب و ہوا جایا کرتے ہین۔ اس ضلع مین ہلدوانی۔ رام نگر اور برہم دیو پہاڑ کے نیچے مشہور منڈیان ہین کاشی پور سب سے بڑا قصبہ و تجارتی مقام ہے۔

الموڑہ تھل اور باگیشور مین بڑا میلہ ہوتا ہے جس مین بھوٹیا تبت کا مال بیچنے کو لاتے ہین رانی کھیت فوج کی چھاونی ہے۔

گڈھوال مین پوڑی سے ہمالیہ کی برف سے ڈھکی ہوئی چوٹیان بہت دور تک دکھائی دیتی ہین۔ اس ضلع کی حد کے اندر مشہور تیرتھ گاہ بدری ناتھ کیدارناتھ اور پانچ پریاگ ہین۔ دیو پریاگ مین الکھنندا اور بھاگیرتھی رودر پریاگ مین الکھنندا اور مندا کنی کرن پریاگ مین الکھنندا اور پنڈر۔ نند پریاگ مین الکھنندا اور نندا کنی اور وشنو پریاگ پر الکھنندا اور وشنو گنگا ملتی ہین انھین پانچ پریاگ کی وجہ سے الہ آباد کو پریاگ راج کہتے ہین۔

اودھ

لکھنؤ دریائے گومتی کے داہنے کنارہ پر صوبہ اودھ کا دار الحکومت تھا۔ موتی محل حسین آباد۔ آصف الدولہ کا امام باڑہ۔ چھتر منزل۔ مارٹن صاحب کی کوٹھی قیصر باغ کی عمارتین دیکھنے کے لایق ہین۔ شمالی ہند مین کاغذ بنانے کا کارخانہ صرف یہین ہے۔ لکھنؤ کی فرد و چکن مشہور ہے ملیح آباد و کاکوری مشہور قصبے ہین ملیح آباد مین آم بہت اچھا ہوتا ہے۔

رائے بریلی مین جالیس مشہور قصبہ ہے۔

سیتا پور۔ لاہر پور مین راجہ ٹوڈر مل اکبر کے خزانچی پیدا ہوئے تھے خیر آباد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بڑا قصبہ ہے نیم سار مصر کھ تیرتھ گاہ ہے۔ بسوان کا تمباکو عمدہ ہوتا ہے۔

ہردوئی۔ شاہ آباد اودھ مین سب سے بڑا قصبہ ہے۔ یہان کا آم اچھا ہوتا ہے

سندیلہ۔ ملاّوان اور بلگرام مشہور قصبے ہین۔

فیض آباد دریاے گھاگھرا کے داہنے کنارہ پر لکھنؤ سے پہلے صوبہ اودھ کا دارالحکومت تھا۔ اسکے قریب اجودھیا راجہ رام چندرجی کی راجدھانی ہندون کا تیرتھ استھان ہے۔ مکانون کے نشان جس سے اُسکی پرانی عظمت ظاہر ہوتی ہے دور دور تک پائے جاتے ہین۔ ٹانڈا بڑا قصبہ ہے یہان کے کپڑے عمدہ ہوتے ہین

گونڈہ مین بلرام پور بڑا قصبہ ہے تلشی پور کے قریب دیبی پاٹن کا مشہور میلہ ہوتا ہے یہان نیپالی ٹانگھن واسطے فروخت کے بہت آتے ہین

بہرایچ مین مسعود غازی کی درگاہ ہے ریل کے کنارے نیپال گنج بڑی منڈی ہے نان پارہ بھی اچھا قصبہ ہے۔

سلطان پور مین حسین پور بندھوا کے پھول کے برتن اچھے ہوتے ہین

بارہ بنکی مین نواب گنج۔ رودولی زید پور اور فتحپور بڑے قصبے ہین۔

پنجاب

حدود و وسعت

لفٹننٹ گورنری پنجاب کی وسعت پورب پچھم دریاے جمنا سے سرحدی صوبہ مغربی و شمالی تک۔ اور اُتر دکھن کشمیر سے راجپوتانہ و سندھ تک ہے اس کو پنجاب کہنے کی یہہ وجہ ہے کہ اس مین دریاے سندھ کے پانچ بڑے باجگزار دریا بہتے ہین۔ اسکا رقبہ ستانوے ہزار دو سو نو مربع میل ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

طبعی حالات

اس ملک کے میدان آراضی دریابرآمد اور چکنی مٹی سے بنے ہین۔ بڑے بڑے دریاؤن سے ملک کے کئی قدرتی حصے ہوجاتے ہین۔ جنکو دوآبہ کہتے ہین سندھ اور جھیلم کے بیچ کے ملک کو سندھ ساگر دوآب۔ جھیلم اور چناب کے بیچ کے ملک کو چج دوآب۔ چناب اور راوی کے بیچ کے ملک کو رچنا دوآب۔ راوی اور بیاس کے بیچ کے ملک کو باری دوآب اور بیاس اور ستلج کے بیچ کے ملک کو جلندھر دوآب کہتے ہین۔ سب دوآبون سے بڑا سندھ ساگر و سب سے چھوٹا جلندھر دوآب ہے۔ سب دوآبون مین کچھ طبعی حالات یکسان پائے جاتے ہین پہاڑون کے نیچے کے ضلعون مین نباتات کی کثرت ہے۔ دریاؤن کے قریب کی دریابرار زمین ہر سال اُنکی طغیانی سے زرخیز ہوجاتی ہے۔ درمیانی اونچے حصے جہان کثرت سے جھاڑیان و جنگل ہین بے جوتے بوئے پڑے رہتے ہین۔ بڑے دریاؤن کی نشیبی جانب کی زمین قریب قریب چورس ہے جہان کم بارش ہونے کی وجہ سے آبپاشی نہرون کے ذریعہ سے ہوا کرتی ہے۔

اس ملک کے ہموار ہونے کی وجہ سے بڑے دریا اکثر اپنی جگہہ چھوڑکر بہنے لگتے ہین۔ ستلج جو پہلے شہر لدھیانہ کے قریب تھا اب کئی میل اُتر ہٹ کر بہتا ہے۔ راوی جو لاہور کے نیچے ہوکر بہتا تھا اب تین چار میل اُتر کی طرف ہٹ گیا ہے۔ بیس اکیس برس کا عرصہ ہوا کہ چناب قصبہ رام نگر کے نیچے ہوکر بہتا تھا اب چار پانچ میل فاصلہ پر ہے۔ یہی کیفیت جھیلم کی ہے جو اپنی پرانی جگہہ سے بہت ہٹ گیا ہے۔ ستلج اور جمنا کے بیچ کے میدان مین دریاے سرسوتی بہتا ہوا راجپوتانہ مین غائب ہوجاتا ہے۔ اس دریا کے کنارے آریہ لوگ پہلے پہل آباد ہوئے تھے۔ اس دریا اور اسکے باجگزار گھاگھر کے بیچ کا حصہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہندون کا پاک ملک برہما ورت کہلاتا ہے۔ کوہ ہمالہ سے سو میل کے فاصلہ کے اندر موسم برسات مین جب خوب بارش ہوتی ہے کھیتی کے لئے کافی پانی ملتا ہے اُن مقامات کی زمین جہان سینچائی ہو سکتی ہے بہت زرخیز ہے لیکن نیچے چلکر جہان پانی کم رستا ہے اونچی زمین بالکل جوتنے بونے کے لائق نہین ہے اس مین بعض مقامات اچھی چراگاہ ہین۔

پہاڑ

پنجاب کے اُتر اور اُتر پورب مین پہاڑ واقع ہین۔ کوہ ہمالہ اُتر پورب مین دکھن پچھم سے اُتر پورب رُخ چلا گیا ہے۔ نمک کا پہاڑ دریاے جھیلم اور سندھ کے درمیان پورب سے پچھم تک پھیلا ہوا دریاے سندھ کے پچھم سلیمان پہاڑ سے مل گیا ہے۔

دریا

دریاے سندھ پنجاب کی مغربی حد پر بہتا ہوا سرحدی ممالک مغربی وشمالی کو جدا کرتا ہے۔

جھیلم وادی کشمیر سے نکلکر پنجاب کے میدان مین داخل ہوتا اور جھنگ کے نیچے چناب سے مل جاتا ہے۔

چناب وادی لاہل کے برف کے پہاڑ سے نکلکر پیر پنجال کو طے کرتا ہوا پنجاب مین جموں کے قریب داخل ہوتا ہے۔

راوی ایک چھوٹا دریا وادی چنبا کے اوپری طرف کے برف سے ڈھکے پہاڑون سے نکلکر تیس میل تک کشمیر کی حد قائم کرتا ہوا میدان مین آکر چناب سے جھیلم کے اتصال سے پچاس میل نیچے مل جاتا ہے۔

بیاس وادی کلو کے اوپر کے برف کے پہاڑون سے نکلکر میدان مین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سو میل پچھم بہنے کے بعد ستلج سے امرتسر کے تیس میل دکھن مل جاتا ہے۔

ستلج سندھ کے بعد پنجاب کا سب سے بڑا دریا تبت مین مانسرور اور راکس تال سے نکلکر پنجاب کے میدان مین روپڑ کے قریب داخل ہوتا ہے۔ یہاں سے پچھم رخ مڑکر بیاس کو لیتا ہوا دکھن پچھم کی طرف دو سو ستر میل بہنے کے بعد چناب سے ملکر پنجند بناتا اور چالیس میل بہکر سندھ سے مل جاتا ہے۔

سرستی اور گھاگھر پہاڑون سے نکلکر اسی میل کی دوری پر مل جاتی ہین اور پچھم رخ بہتی ہوئی ریگستان مین ختم ہو جاتی ہین۔ شملہ کے پوربی حصہ کا اور بشہر کے دکھنی برف کے پہاڑ کا پانی ٹونس مین جاتا ہے جو پہاڑ سے نکلتے ہی دریاے جمنا سے مل جاتی ہے۔

آب وہوا

پنجاب کی آب وہوا نہایت خشک ہے۔ یہان باعتبار اُتری ہندوستان کے حد درجہ کی گرمی اور سردی ہوتی ہے یعنی گرمی کے مہینون مین بوجہ کمی بارش سخت گرمی اور سردی کے مہینون مین سردی شدت کی پڑتی ہے جو دکھن کے ملکون کے مقابلہ مین زیادہ عرصہ تک رہتی ہے۔ جولائی اور اگست مین اس صوبہ کے کُل حصون مین بارش ہوتی ہے مگر زیادہ تر پانی جاڑے مین برستا ہے اور خاصکر اتری پچھمی ضلعون مین زیادہ گرتا ہے۔ پہاڑیون کے دامن مین بارش بہت زیادہ اور سندھ کے قریب بہت کم ہوتی ہے۔ مری (۷۵۱۱ فٹ) اور شملہ (۷۰۸۴ فٹ) مشہور مقامات ہین جہان صاحبان انگریز گرمی کے موسم مین تبدیل آب وہوا کے واسطے جاتے ہین۔ کسولی۔ دھرم شالہ ڈگ شاہی۔ دیگر مقامات ہین جہاں لوگ گرمی سے پناہ لینے کی غرض سے جایا کرتے ہین۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پیداوار

نباتات پنجاب مین گیہون بہت زیادہ بویا جاتا ہے اور اسی وجہ سے لوگ اسکو ہندوستان کا کھلیان کہتے ہین دھان کی کاشت بہت کم ہوتی ہے۔ اسکے علاوہ اُتری ہندوستان کی کل معمولی فصل کی چیزین یہان پیدا ہوتی ہین۔ چاء کی کاشت بھی کانگڑا کی وادی مین بکثرت ہوتی ہے۔ پہاڑی جنگلون مین دیودار اور چیڑ کے درخت پائے جاتے ہین۔

معدنیات۔ پنجاب کی معدنی پیداوار مین خاصکر نمک ہے جو نمک کی پہاڑیون سے نکلتا ہے۔ پنڈ دادن خان کی نمک کی کان دنیا مین سب سے بڑی ہے جہان اکبر کے وقت سے نمک نکالا جاتا ہے۔ دوسری مشہور کان کالا باغ مین ہے۔ یہان پھٹکری بھی نکلتی ہے۔

دستکاری۔ اون اکثر ضلعون مین کاتا جاتا ہے۔ پہاڑی اون عمدہ ہوتا ہے لیکن بہت عمدہ قسم کا جو خاص خاص شہرون مین استعمال کیا جاتا ہے پنجاب کے باہر سے آتا ہے۔

پنجاب دوشالون کی دستکاری کے لیۓ مشہور ہے۔ اسکے کارخانے خاصکر امرتسر اور لدھیانہ مین ہین۔ اونی۔ سوتی۔ ریشمی اور کارچوبی کا کام بڑے بڑے شہرون مین بنایا جاتا ہے۔ ملتان۔ امرتسر۔ لاہور۔ لیّا اور شجاع آباد کے ریشمی کپڑے ہندوستان مین مشہور ہین۔ ملتان۔ پیشاور اور دہلی مین مٹی کے روغنی برتن تیار ہوتے ہین۔ لکڑی پر ہاتھی دانت اور پیتل کی پچیکاری کا کام ہوشیارپور مین اچھا ہوتا ہے چاقو۔ قینچی وغیرہ و شجر بوٹے دار کام وزیر آباد اور گجرات کا مشہور ہے۔

ریلوے

نارتھ ویسٹ ریلوے دہلی سے میرٹھ۔ سہارنپور۔ انبالہ۔ لدھیانہ۔ جلندھر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

اور امرتسر ہوتی ہوئی لاہور تک گئی ہے۔ ایک مین لین لاہور سے گجرات۔ جہلم
راولپنڈی ہوتی ہوئی دریاے سندھ کو اٹک پر پار کرکے درہ خیبر کے مقابل
پشاور تک جاتی ہے۔ دوسری لاہور سے دکھن پچھم باری دوآب میں مانٹ
گومری۔ ملتان اور بہاولپور ہوتی ہوئی سندھ کی حد تک گئی ہے۔ ایک شاخ امرتسر
سے اُتر ہمالہ کے نیچے پٹھان کوٹ تک ہے اور کانگڑا کی چاء کے باغیچے سے آمدورفت
کا سلسلہ قائم کئے ہوئے ہے۔ دوسری وزیرآباد سے اُتر میں سیالکوٹ اور جموں تک
ہے تیسری گجرات اور جہلم کے درمیان لالہ موسیٰ سے پنڈ دادن خان کی نمک کی
کان تک جاکر سندھ پر سندھ ساگر لوپ لین سے مل گئی ہے۔ چوتھی راے ونڈ سے
شروع ہوکر فیروزپور میں راجپوتانہ مالوہ ریلوے کے ریواڑی فیروزپور سکشن سے
ملگئی ہے۔ نارتھ ویسٹ اور ریواڑی فیروزپور ریلوے کو بھٹنڈا پٹیالہ ریلوے
ملاتی ہے سندھ ساگر لین راولپنڈی کے قریب سے دکھن پچھم خوشحال گڈھ
تک اور بعد ازاں دکھن کی طرف دریاے سندھ کے بائیں کنارہ پر لیا اور مظفرگڈھ
تک جاری ہے اور شیرشاہ پر جو نارتھ ویسٹ ریلوے کے جنوبی و مغربی سکشن
پر ہے مل جاتی ہے۔

سدرن پنجاب ریلوے دہلی سے اُتر پچھم رُخ رہتک اور جھیند ہوتی ہوئی
بھٹنڈا تک گئی ہے جہاں ریواڑی فیروزپور لین کو پار کرنے کے بعد دکھن پچھم مُڑکر
بہاولپور کی ریاست میں ہوتی ہوئی نارتھ ویسٹ ریلوے سے سمستا پور میں مل
گئی ہے۔ دوسری لین دہلی کو پچھمی ضلعوں سے ملاتی ہوئی دکھن پچھم میں ریواڑی
تک جاری ہے۔ یہاں سے مین لین راجپوتانہ کو گئی ہے۔ اسکی ایک شاخ ہانسی
حصار۔ سرسا۔ اور بھٹنڈا ہوتی ہوئی فیروزپور پر ختم ہوتی ہے۔

دہلی انبالہ کالکا ریلوے پانی پت۔ کرنال۔ اور انبالہ ہوتی ہوئی پہاڑ کے

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نیچے کا لنکا نمک جاری ہے۔

تجارت

پنجاب کی کل تجارت کا تخمینہ سوا چھبیس کروڑ روپیہ سالانہ سے کچھ اوپر ہے جس مین سے بیرونی تجارت کا حصہ سوا تین کروڑ روپیہ ہے اشیاء برآمد کی قیمت کا تخمینہ سوا بارہ کروڑ و درآمد کا چودہ کروڑ روپیہ سالانہ ہے۔ بیرونی تجارت خاصکر کابل باجوڑ کشمیر۔ لداخ اور چینی تبت سے ہوتی ہے۔

باشندے و زبان

سرکاری ضلعون کی آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء دو کروڑ تین لاکھ تیس ہزار تین سو اتنالیس ہے جسکے حساب سے دو سو اٹھارہ آدمی فی مربع میل کا اوسط پڑتا ہی پہاڑی اور دکھنی میدان مین بہت سے مقامات غیر آباد ہین۔ گرداس پور سیالکوٹ۔ دہلی جلندھر اور امرتسر کی آبادی بہت گھنی ہے۔ ڈیرہ غازی خان جھنگ۔ مانٹگومری بہت کم آباد ہین۔ پچھم مین مسلمان۔ پورب مین ہندو۔ وسط مین سکھ زیادہ تر آباد ہین۔ اسپتی اور لاہل کی وادیون مین تبتی نسل کے لوگ آباد ہین اور بدھ مذہب کو مانتے ہین۔

اس ملک کی زبان پنجابی ہے۔ شہرون مین اُردو۔ لاہل اور اسپتی مین تبتی زبان بولی جاتی ہے۔

تاریخی حالات

سکھون کی پہلی لڑائی کے بعد لاہور کے صلحنامہ کی رو سے دوآبہ جلندھر اور کانگڑہ کے ضلعے اور سنہ ۱۸۴۹ء مین سکھون کی دوسری لڑائی ختم ہونے پر پنجاب خاص انگریزون کے ہاتھ آیا۔ ستلج کے بائین کنارہ کے پوربی ضلعے جو مہاراجہ دلیپ سنگھ والی لاہور کے پاس تھے سنہ ۱۸۴۹ء مین انگریزی عملداری مین شامل کرلیے گئے اُن دیسی راجاؤن کی ریاستین جنکا وارث مرگئے یا جنھون نے سکھون کی پہلی لڑائی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مین انگریزون سے خلاف سازش کی تھی ۱۸۴۷ع مین انگریزی حکومت مین ملائے گئے۔ شملہ کا پہاڑی ضلع نیپال کی لڑائی کے بعد ۱۸۱۶ع مین شامل ہوا ۱۸۵۹ع مین قسمت دہلی جو مغربی شمالی کے صوبہ مین تھی پنجاب مین شامل کرلی گئی۔

اس صوبہ مین پانچ قسمت اور ستائیس ضلعے حسب تفصیل ذیل ہین

قسمت	ضلع	بڑے بڑے قصبے
دہلی	دہلی	دہلی۔ سون پت
	گڑگانون	ریواڑی (صدر مقام) پلول۔ گڑگانون
	رہتک	رہتک۔ جھجھر۔
	حصار	بھوانی۔ حصار۔ ہانسی۔ سرسا
	کرنال	پانی پت۔ کرنال۔ کیتھل۔ تھانیشور
	انبالہ	انبالہ۔ جگادھری۔ روپڑ۔
	شملہ	شملہ
جلندھر	لدھیانہ	لدھیانہ۔ جگراون
	فیروزپور	فیروزپور
	جلندھر	جلندھر۔ راہون۔ کرتارپور۔ فلور۔
	ہوشیارپور	ہوشیارپور۔ عمرپور ٹانڈا۔
	کانگڑا	کانگڑا
لاہور	گورداسپور	بٹالہ (صدر مقام)
	امرتسر	امرتسر
	سیالکوٹ	سیالکوٹ
	گجرانوالا	گجرانوالا۔ وزیرآباد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

تقسیم	ضلع	بڑے بڑے قصبے
	لاہور	لاہور۔ کسور۔ چونیا۔
	مانٹگومری	مانٹگومری
	جھنگ	جھنگ
	ملتان	ملتان
ملتان	مظفر گڈھ	مظفر گڈھ
	ڈیرہ غازی خان	ڈیرہ غازی خان
	میان والی	میان والی چنیٹ۔ لیا
	گجرات	گجرات۔ جلال پور
	جھیلم	پنڈ دادن خان۔ جھیلم
راولپنڈی	راولپنڈی	راولپنڈی۔ اٹک
	شاہ پور	بھیرا (صدر مقام)

پاٹور کے اُتری نصف حصہ مین راولپنڈی کے ضلعے اور اُسکے اُتری سرحدی پہاڑیان بھی شامل ہین۔ اور دکھنی نصف حصہ مین جھیلم کا ضلع ہے ستلج کے پچھم گجرات سیالکوٹ۔ گرداس پور اور ہوشیار پور کے ضلعے ہمالہ کے دامن مین اور شاہ پور نمک کے پہاڑ کے نیچے واقع ہے جھنگ۔ لاہور۔ گجرانوالہ امرتسر جالندھر وسط مین مظفر گڈھ۔ ملتان اور مانٹگومری کے خشک ضلعے دکھن مین ہین۔ ڈیرہ غازی خان ملتان کے پچھم مین ہے ضلع کانگڑہ کشمیر کے دکھن ہمالہ کا زیادہ حصہ مع لاہل۔ کلو۔ اور سپٹی کے شامل ہے ستلج کے دکھن شملہ کا چھوٹا ضلع دیسی ریاستون سے گھرا ہے ستلج اور جمنا کے بیچ کے میدان مین علاوہ بہت سی دیسی ریاستونکے فیروز پور۔ لدھیانہ اور انبالہ اُتر مین حصار دکھن پچھم اور کرنال۔ رہتک۔ دہلی اور گڑگانون پورب مین ہین۔

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مشہور شہر و قصبے

دہلی جسے شاستروں میں اندرپست کے نام سے لکھا ہے جمنا کے کنارے پنجاب میں سب سے بڑا اور تجارتی شہر ہے۔ شاہجہان نے اسے نئے سر سے آباد کر کے اسکا نام شاہجہان آباد رکھا۔ اسکے گرد پختہ شہرپناہ ہے جس میں بارہ دروازے چار کھڑکیاں اور چونتیس برج ہیں۔ یہاں سرخ پتھر کا قلعہ اور جامع مسجد (جو سرخ پتھر اور سنگ مرمر کی بنی ہوئی ہے) عمدہ عمارتیں ہیں۔ یہاں کا سب سے بڑا بازار چاندنی چوک کہلاتا ہے شہر سے گیارہ میل دکھن پچھم تین سو اٹھائیس فٹ اونچی قطب مینار اور اسکے متصل ہمایوں کا مقبرہ دیکھنے کے لائق ہے۔

گڑگانوں کو راجہ یدھشٹر نے اپنے گرو درونا چارج کو دیا تھا اور اسی وجہ سے اسکا نام گروگانوں پڑا بعد کو بگڑ کر گڑگانوں ہو گیا۔ یہاں چیت کے مہینے میں دیبی کا بڑا میلہ ہوتا ہے اور غلہ کی بڑی تجارت ہوتی ہے۔ ریواڑی بہت آباد قصبہ و غلہ کی منڈی ہے۔

حصار جمنا کی پچھمی نہر کے کنارے فیروز تغلق کا بسایا ہوا پرانا شہر ہے بھوانی بڑا قصبہ اور تجارتی مقام ہے۔ ہانسی بڑا قصبہ ہے۔ یہاں کی گائے بھینس عمدہ ہوتی ہیں۔

کرنال دریائے جمنا پر واقع ہے یہاں ۱۷۳۹ء میں نادرشاہ و محمد شاہ میں لڑائی ہوئی تھی۔ اسکے قریب پانی پت میں تین مشہور لڑائیاں ہوئیں جن میں دہلی کی سلطنت ہر مرتبہ ایک خاندان سے دوسرے خاندان میں گئی۔ پانی پت کے کانسے۔ پھول۔ اور پیتل کے برتن مشہور ہیں۔ کیتھل بھی بڑا قصبہ ہے۔

انبالہ فوج کی چھاؤنی و تجارتی شہر ہے۔ تھانیشور دریائے سرستی کے کنارے پر ہے جسے محمد غوری نے لوٹ مار کر برباد کیا تھا۔ اسکے پاس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرکشیتر ہندون کا بڑا تیرتھ ہے۔ اس جگہ مہابھارت کی لڑائی ہوئی تھی۔ یہان پر ایک تالاب ہے جس مین سورج گرہن کے وقت نہانے کے لئے دور دور سے لوگ آتے ہین۔

شملہ۔ کالکا سے اٹھاون میل اُتر واقع ہے۔ یہان گرمی کے موسم مین گورنر جنرل ہند و دیگر حکام تبدیل ہوا کو جاتے ہین۔ اسکے قریب کسولی اور سپاٹو مین سرکاری چھاونی ہے۔

لدھیانہ ستلج کے پاس رونق دار شہر ہے اس مین پشمینے کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے جگراون بڑا قصبہ ہے۔

فیروزپور مین ایک مضبوط قلعہ ہے۔ جس مین لڑائی کا سامان موجود رہتا ہے فیروزشاہ اور مدکی مین انگریزون اور سکھون سے سخت لڑائیان ہوئی تھین۔

جالندھر بہت بڑا شہر اور فوجی مقام ہے۔

ہوشیارپور مین لکڑی کے کام پر ہاتھی دانت و پیتل کی پچیکاری بہت عمدہ ہوتی ہے۔

کانگڑا یا نگرکوٹ مین جوالامکھی پہاڑ و مہامایا کا مندر ہے۔ یہان چاء بہت پیدا ہوتی ہے۔ اس شہر کو محمود غزنوی نے لوٹا تھا۔ دھرمشالہ صدر مقام ضلع ہے گورداس پور لاہور کے اُتر پورب واقع ہے۔ اس مین ٹبالہ نہایت آباد قصبہ ہے یہان دریائی ایک قسم کا ریشمی کپڑا بہت عمدہ تیار ہوتا ہے۔ سوتی کپڑے بھی اچھے بنتے ہین۔

امرتسر بڑا شہر سکھون کا پاک مقام ہے۔ یہان پر گرو رام داس کا بنوایا ہوا سکھون کا گوردوارہ ایک تالاب کے بیچ مین نہایت خوبصورت و قابل دید ہے۔ اس تالاب کو سکھ امرتسر (چشمہ آب حیات) کہتے ہین اور اسلئے شہر بھی امرتسر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہلاتا ہے۔ یہہ ریشم و اون کے کام کے لئے مشہور ہے۔

سیالکوٹ کشمیر کی سرحد کے قریب سرکاری فوج کے رہنے کا مقام ہے
یہان راجہ سال باہن کا بنوایا ہوا قلعہ موجود ہے۔ اسی وجہہ سے اسکا نام
سالکوٹ رکھا گیا جو بگڑ کر سیالکوٹ ہو گیا۔

گجرانوالہ گجرات کے دکھن مہاراجہ رنجیت سنگہ کی پیدائش کی جگہہ ہے
یہان پھول کے برتن بہت اچھے ہوتے ہین۔ وزیرآباد دریاے چناب کے کنارے
بڑا قصبہ ہے۔ یہان سے ایک ریلوے لین سیالکوٹ ہوتی ہوئی جمّو کو جاتی ہے

لاہور سے
ملتان ایک پرانا اور تجارتی شہر دریاے چناب کے پورب آباد ہے
یہان ریشمی کپڑے اور مٹی کے برتن اچھے بنتے ہین۔

ڈیرہ غازی خان ڈیرہ اسمعیل خان کے دکھن دریاے سندھ پر واقع
ہے۔ یہان کھجور کے درخت بہت ہوتے ہین۔

گجرات دریاے چناب کے کنارے بسا ہے۔ اسکے گرد پختہ شہر پناہ بنی ہوئی ہے
پرانے زمانہ مین یہان کی تلوار مشہور تھی۔ چلیان والہ مین انگریز اور سکھون
سے سخت لڑائی ہوئی تھی۔

جہیلم دریاے جہیلم کے کنارے سرحد کشمیر پر آباد ہے۔ پنڈ دادن خان
آباد قصبہ ہے۔ یہہ سیندھا نمک کی کان کے لئے مشہور ہے۔

راولپنڈی پنجاب مین بڑا فوجی مقام ہے۔ اٹک مین ایک مشہور قلعہ ہے
مری انگریزون کے ہوا کھانے کی جگہہ ہے۔

شاہ پور جہیلم کے کنارے چج دوآب مین واقع ہے۔ بھیرا صدر مقام
ضلع ہے۔

لاہور صدر مقام پنجاب دریاے راوی کے کنارے آباد اور چارون طرف

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شہر پناہ سے گھرا ہوا ہے۔ اس مین عمدہ عمدہ بادشاہی عمارتین موجود ہین۔ تھوڑی دور پر شالا مار باغ مین جہانگیر اور اُسکی بیگم نور جہان کا مقبرہ ہے اسکے قریب میان میر مین فوج رہتی ہے۔ سوبراون اور علی وال مین سکھ اور انگریزون مین سخت لڑائیان ہوئی تھین۔ کسور بڑا قصبہ ہے یہان کی میتھی مشہور ہے۔

بنگال

حدود وسعت

صوبہ جات بنگال۔ بہار۔ چھوٹا ناگپور اور اوڑیسہ زیر حکومت لفٹنٹ گورنر بنگال ہین۔ بنگال خاص کوہ ہمالہ اور خلیج بنگال کے بیچ مین واقع ہے۔ بہار دریائے گنگا کا وہ میدان ہے جو بنگال خاص اور ممالک متحدہ کے درمیان ہین ہے۔ اس مین سنتھال پرگنہ کا پہاڑی ضلع بھی شامل ہے۔ چھوٹا ناگپور کا اونچا اور پہاڑی حصہ بنگال خاص کے پچھم بہار کے دکھن اور اوڑیسہ کے اتر مین واقع ہے۔ اوڑیسہ ایک تنگ قطع پہاڑ اور سمندر کے درمیان ہے۔

اضلاع بنگال کے اتر مین نیپال سکم اور بھوٹان۔ پورب مین آسام۔ لوشائی اور کوکی قومون کی آبادی اور اراکان کی پہاڑیان ہین۔ دکھن مین خلیج بنگال۔ دکھن پچھم مدراس احاطہ کا ضلع گنجام اور اضلاع متوسط اور پچھم مین اضلاع متحدہ آگرہ و اودھ واقع ہین۔ اسکی لمبائی اُتر پچھم سے دکھن پورب تک سات سو میل اور چوڑائی اُتر پورب سے دکھن پچھم تک پانسو ساٹھہ میل ہے اور سرکاری ضلعون کا رقبہ ایک لاکھ اکیاون ہزار ایک سو پچاسی مربع میل ہے۔ یہہ صوبہ ہندوستان مین سب سے زیادہ زرخیز اور آباد ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

طبعی حالات

بنگالہ کا کنارہ بہت نیچا اور سمندر کے قریب ہونے کی وجہ سے یہاں اکثر طوفان آیا کرتا ہے۔ دریاؤں کے بہاؤ کے بیچ کی آراضی بہت نیچی اور عموماً دلدل اور گھنے جنگلوں سے بھری ہے جن میں صرف جنگلی جانور رہتے ہیں۔ سندربن اسکا ایک نمونہ ہے۔ بنگالہ کی آدھی سے زیادہ آراضی دریا برآمد ہے چنانچہ اس حصہ مین پہاڑیوں کے قریب کے سوا اور کہیں سنگ ریزے کا نشان تک نہیں پایا جاتا اور زمین میں بہت گہرائی تک ریت اور چکنی مٹی ملتی ہے۔ بارش کے دنوں مین جہاں تک طغیانی کا پانی پھیل جاتا ہے چکنی مٹی جمتی جاتی ہے جسکی وجہ سے زرخیزی کبھی کم نہیں ہوتی۔ چھوٹا ناگپور اور بہار کے جنوبی حصے اونچے اور پہاڑی ہیں جنکے درمیان عمدہ قسم کا کوئلہ پایا جاتا ہے۔ خلیج بنگال اور ڈیلٹا کے پورب کا تنگ ٹکڑا بلند اور ملائم مٹی کا بنا ہوا ہے۔ اسکا اندرونی حصہ کوہستان ٹپرا اور چٹاگانوں کہلاتا ہے اور جنگلوں سے بھرا ہے۔ نیپال اور بھوٹان کے درمیان کا تنگ کوہستانی حصہ بھی اس مین شامل ہے۔ اس پہاڑی ملک کے زیادہ تر حصہ میں سکم کی باجگزار ریاست ہے

پہاڑ

ہمالہ کا زیادہ تر حصہ ریاست نیپال سکم اور بھوٹان میں ہے۔ بنگال کی حد مین بھی قریب دارجلنگ کے اسکا ایک حصہ چلا گیا ہے جسکی بلندی دارجلنگ مین سات ہزار فٹ ہے۔ دکھنی بہار و چھوٹا ناگپور کی بلند زمین اس کوہستان کا پوربی حصہ ہے جو خلیج کھمبات سے چلا آیا ہے۔ اس مین کوئی خاص پہاڑی سلسلہ نہیں ہے یہہ صرف اونچی زمین ہے جس کی بلندی جا بجا دو ہزار فٹ تک ہے جسے دریاؤں نے اپنے بہاؤ کے واسطے کاٹ کر گہرے راستے بنائے ہیں۔ اس مین کہیں کہیں دو ہزار فٹ تک اونچی پہاڑیاں بھی پائی جاتی ہین۔ راج محل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی پہاڑی مشہور ہے۔ بہار کے دکھن و پورب مین اوربھی غیر مسلسل پہاڑیان ہین سب سے
اونچی پہاڑی پچھمی بنگال مین پارس ناتھ ہے۔ چھوٹا ناگپور کے انتہا ے پچھم مین
مین پاٹ کا اونچا میدان تین ہزار سات سوفٹ تک بلند ہے۔ گنگا کے ڈیلٹا کے
پورب مین پہاڑیون کی کیفیت مختلف ہے۔ وے اُتر دکھن متوازی چلی گئی ہین جنمین
دریاؤنکی وادیان ہین۔ سب سے بلند پہاڑی کنارہ سے بیس میل فاصلہ پر ہے اسکی اونچی چوٹیان
سنگال کلنگ اور ملسلے صون سات ہزار چار سوتیس و سات ہزار ایک سوفٹ تک بلند ہین

دریا

دریاے گنگا اس صوبہ مین ممالک متحدہ سے آکر چھپرا کے قریب داخل ہوتا ہی تھوڑی
دور چل کر گھاگھرا اتر پچھم سے آکر اس مین مل جاتا ہے چند میل آگے بڑھکر او ر دو بڑے
دریا سون دکھن سے داناپور کے قریب اور گنڈک اُتر پچھم سے پٹنہ کے مقابل
آملے ہین۔ آگے چل کر مونگیر کے نیچے بوڑھی گنڈک اور باگ متی اور بھاگلپور کے
آگے کوسی ہمالہ سے نکل کر مل جاتی ہین۔ اسکے بیس میل بعد یہہ دریا راجمحل کی پہاڑیون
کے گرد گھومتا ہوا دکھن پورب رخ مڑ جاتا ہے بیس میل کے آگے چل کر ایک شاخ
بھاگیرتھی کے نام سے الگ ہو جاتی ہے جسمین گنگا کی اور دو شاخین جلنگی اور ماتھابھنگا
آملتی ہین۔ ان سے بنی ہوئی دھار کلکتہ کے نیچے بہتی ہوئی سمندر مین جا گرتی ہے۔ ڈیلٹا
شروع ہونے کے بعد اصلی دھار کا نام پدما ہو جاتا ہے جو اُتر جانب شکم کے پہاڑون
سے نکلتی ہوئی۔ مہانندا کو لیتی ہوئی برہم پتر سے گوالنڈو پر جا ملی ہے۔

گھاگھرا۔ سون۔ گنڈک۔ کوسی۔ تستا۔ اس صوبہ کے خاص دریا ہین جنکا
ذکر ہندوستان کے بیان مین ہو چکا ہے۔

برہم پتر آسام کے اُتر پورب کے گوشہ سے دکھن رخ بہتا ہوا بنگال مین آکر گنگا
مین مل گیا ہے۔ گارو کی پہاڑیون سے میگنا کے اتصال تک یہہ جبونا کہلاتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میگنا اٹھارویں صدی کے اخیر تک برہم پتر کی اصل دھارا تھی جس میں اب صرف سرما و براک کا پانی سلہٹ و کچھار سے اور برہم پتر کا طغیانی کے وقت آتا ہے یہہ جمونا میں جاکر مل گئی ہے اور ان سے بنی ہوئی دھار ڈیلٹا کی پوربی حد ہے چند ندیاں پچھمی میدان کے اکثر دریا پورب رخ بہتے ہیں - ان میں سے خاص خاص یہہ ہیں دمودر - روپ نرائن ہیں جو ہگلی یا اسکی کھاڑی سے جا ملتے ہیں - سوبرن ریکھا بیترنی - اور برہمنی خلیج بنگال میں گرتی ہیں -

مہاندی ایک بڑا دریا ہے جو ممالک متوسط سے اوڑیسہ میں داخل ہوتا اور برہمنی کے ساتھ ڈیلٹا بناتا ہے -

آب و ہوا

بنگال کی آب و ہوا سمندر کے نزدیک ہونے اور دریاؤں و دلدل کی کثرت سے مرطوب ہے - پنجاب و ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کی طرح سردی و گرمی کی سختی یہاں نہیں ہوتی ہے مگر جیون جیون ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کی جانب اندرونی اضلاع میں بڑھتے جاتے ہیں سردی بہ نسبت ان اضلاع کے جو سمندر کے قریب ہیں زیادہ ہوتی جاتی ہے اور زیادہ عرصہ تک رہتی ہے گرمی میں گرمی زیادہ پڑتی ہے - بارش دیر میں شروع اور جلد ختم ہو جاتی ہے - پوربی اضلاع کے مقابلہ میں پچھمی کی آب و ہوا زیادہ خشک ہے اوڑیسہ میں جاڑہ بہت کم پڑتا ہے - اُتری پوربی ضلعوں میں زیادہ تر پانی بارش شروع ہونے کے پہلے ہی تین ماہ میں برس جاتا ہے اور اس حصہ میں گرمی بھی شدت کی نہیں ہوتی - سمندر کے کنارے اور اُتری پوربی پہاڑی اور اُنکے گرد نواح کے ضلعوں میں بارش بہت زیادہ ہوتی ہے -

پیداوار

نباتات - یہاں کے باشندے زیادہ تر چاول پر بسر کرتے ہیں - اسکی کاشت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بنگال خاص اور اوڑیسہ مین بکثرت ہوتی ہے۔ بہار اور چھوٹا ناگپور مین بھی چاول قریب
قریب خاص غذا ہے۔ مکا۔ گیہون اور دوسرے غلے بھی اسکے ساتھ استعمال مین
آتے ہین۔ تجارت کی خاص چیزین۔ جوٹ۔ سن۔ تلہن۔ روئی۔ ناریل۔ کھجور کا گڑ
تمباکو۔ چینی۔ سپاری۔ پان۔ نیل۔ چا۔ ریشم۔ افیون۔ لاکھ۔ سنکونا اور شورہ ہین
جوٹ کی کاشت چاول سے دوسرے درجہ پر ہے جو شرقی بنگال مین بہت زیادہ تر بویا
جاتا ہے۔ سب سے عمدہ جوٹ میمن سنگھ اور رنگپور کا ہوتا ہے کھجور کا گڑ اضلاع
جیسور۔ ندیا۔ فریدپور اور چوبیس پرگنہ مین تیار ہوتا ہے۔ تمباکو رنگپور۔ ترہت
اور پورنیا مین تجارت کے لیے بویا جاتا اور باہر بھیجا جاتا ہے۔ چا کم و بیش دارجلنگ
چٹ گانون اور چھوٹا ناگپور مین پیدا ہوتی ہے۔ نیل وسطی بنگال اور گنگا کے
اتر بہار مین خوب بویا جاتا ہے۔ ان مقامات مین اس کے بڑے کارخانے
ہین پوست کی کاشت خاصکر بہار مین ہوتی ہے سنکونا دارجلنگ مین پیدا ہوتا
ہے لاکھ اور ٹسر چھوٹا ناگپور کے جنگلون سے جمع کرتے ہین۔ کیلا۔ آم۔ انناس
لیچی اور ناریل بنگال مین بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ ناریل پوربی بنگال مین زیادہ
ہوتا ہے مگر اور حصون مین نہین پھلتا۔

معدنیات۔ بنگال مین کوئلہ کثرت سے نکلتا ہے۔ سب سے عمدہ اور بڑی کانین
رانی گنج اور چھوٹا ناگپور مین ہین۔ لوہا بھی کثرت سے پایا جاتا ہے اور سرکاری
کارخانون مین انگریزی طریقہ پر گلایا جاتا ہے۔ چھوٹا ناگپور مین کسیقدر تانبا بھی ملتا ہے۔

دستکاری۔ سوتی کپڑے اور بورے دستکاری کی خاص چیزین ہین۔ بورے
غلہ بھرنے کے لئے باہر بکثرت روانہ ہوتے ہین۔ کٹک مین چاندی کی چیزین عمدہ بنتی ہین۔

ریل

ایسٹ انڈین ریلوے ہوڑا سے سری رامپور چندرنگر اور اُترجگھم مین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بردوان - رانی گنج - اور سنتھال پرگنہ ہوتی ہوئی مقامہ تک پہنچتی اور اس جگہ سے پٹنہ و بکسر ہوتی ہوئی ممالک متحدہ مین داخل ہوتی ہے - ایک لوپ لین بردوان کے قریب سے اُتر کی طرف راج محل پرگنگا تک اور راج محل سے گنگا کے کنارے کنارے بھاگلپور ہوتی ہوئی مین لین سے لکھی سرائے پر مل جاتی ہے - اس لین کی چھوٹی چھوٹی شاخین راج محل - مونگیر - اور براکر کی کوئلہ کی کان تک ہین - بڑی بڑی شاخین تارکیشور - مرشد آباد - کھرہر باری (کوئلہ کی کان) و بانکی پور سے گیا تک ہین

بنگال ناگپور ریلوے - اس سول سے چھوٹا ناگپور ہوتی ہوئی جاری ہے سینی سے اسکی ایک شاخ میدنا پور مین ایسٹ کوسٹ ریلوے سے جو کلکتہ اور مدراس کے درمیان سلسلہ آمد و رفت قائم کئے ہوے ہے مل جاتی ہے -

بنگال ریلوے کی ایک شاخ دکھن مین ڈائمنڈ ہاربر ہوتی ہوئی پورٹ کیننگ تک ہے - دو شاخین اُتر کی طرف جاتی ہین ایک جیسور تک دوسری گنگا کے کنارے کنارے گوالنڈو تک - اسکی ایک اور شاخ نارورن بنگال ریلوے سے بذریعہ اگن بوٹ سلسلہ آمد و رفت قائم کئے ہے -

نارورن بنگال ریلوے کی ایک شاخ اُتر مین دارجلنگ تک - دوسری برہم پتر کے کنارے دھوبری تک (اسکی ایک شاخ کوچ بہار کو جاتی ہے) اور تیسری دیناج پور ہوتی ہوئی ترہت اسٹیٹ ریلوے سے مل جاتی ہے -

ترہت اسٹیٹ ریلوے مقامہ کے مقابل منہاری گھاٹ سے شروع ہوتی ہے - اسکی ایک شاخ دربھنگا تک اور وہان سے اُتر پورب دریائے کوسی تک جاتی ہے - دوسری مظفرپور - موتی ہاری ہوتی ہوئی بہار کے گوشہ شمال و مغرب مین بیتیا تک جاری ہے - ایک لین پٹنہ کے مقابل گنگا کے کنارے تک جاری ہے اور دربھنگا سے ایک شاخ اُتر پچھم نیپال کی سرحد تک ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بنگال نارتھ ویسٹرن ریلوے پٹنہ کے مقابل پلیزا گھاٹ سے شروع ہو کر اُتر پچھم گورکھپور ہوتی ہوئی لکھنؤ تک گئی ہے۔

ایسٹرن بنگال ریلوے نرائن گنج سے ڈھاکہ کے اُتر میمن سنگھ تک گئی ہے اسکی ایک لین چٹ گانون سے کچار تک پہاڑ پر ہوتی ہوئی اوپری آسام تک گئی ہے۔

تجارت

بنگال کی تجارت بڑھی ہوئی ہے ۱۹۰۶ء میں سمندری تجارت کا تخمینہ ایک ارب سے بھی زائد تھا جسمیں صرف کلکتہ کے بندرگاہ سے ساڑھے باون کروڑ کے قریب کا مال آیا و گیا۔ اشیاء درآمد کی قیمت قریب اڑتیس کروڑ کے اور برآمد کی چھپن کروڑ تھی۔ یہاں تبت سکم اور بھوٹان کی تجارت کا تخمینہ قریب تین کروڑ روپیہ کے اور آسام کا چھ کروڑ ہے۔

باشندے و زبان

بنگال کی آبادی از روئے مردم شماری ۱۹۰۱ء سات کروڑ پینتالیس لاکھ چھیالیس ہزار آٹھ سو چھپاسٹھ ہے جسکے حساب سے فی مربع میل چار سو چورانوے کا اوسط پڑتا ہے۔ ضلع ہوڑا جسکا اوسط قریب پندرہ سو فی مربع میل کے ہے سب سے گنجان بسا ہوا ہے۔ ضلع سارن۔ مظفرپور۔ دربھنگا۔ پٹنہ ہگلی اور چوبیس پرگنہ کی آبادی بہت گھنی ہے۔ پہاڑی ضلع چٹ گانون کا اوسط فی مربع میل بیس سے زیادہ نہیں ہے۔ چھوٹا ناگپور بھی کم آباد ضلعوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ قسمت پریزیڈنسی میں ہندو و مسلمان کی تعداد برابر ہے۔ راج شاہی۔ ڈھاکہ چٹ گانون میں مسلمانوں کی تعداد دوچند ہے۔ اسکے علاوہ اور اضلاع میں ہندوؤں کی تعداد بہت بڑھی ہوئی ہے۔ چھوٹا ناگپور اور بہار کے دکھن میں خاصکر اصلی باشندے آباد ہیں۔ بنگال کے خاص باشندے بنگالی۔ بہار کے بہاری اور اوڑیسہ کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اوڑیہ کہلاتے ہین۔ بنگالی اور اوڑیہ اپنی اپنی زبانین بولتے ہین۔ بہاریون کی زبان ہندی ہے۔ یہہ سب زبانین خاصکر پراکرت سے نکلی ہین۔

تاریخی حالات

بنگال ایسٹ انڈیا کمپنی نے سترھوین صدی کے شروع مین پہلے پہل تجارتی کوٹھیان کھولین ۱۶۲۰ء مین کمپنی کی ایک کوٹھی پٹنہ مین کھولی گئی ۱۶۳۴ء و ۱۶۳۶ء کے درمیان مین کمپنی نے پادشاہی اجازت سے پرتگال والون کی بستی پپلی مین جو اوڑیسہ کے اُتر واقع ہے کوٹھی قائم کی ۱۶۴۰ء و ۱۶۴۱ء کے بیچ مین ڈاکٹر بوٹن کی وفاداری کی وجہ سے انگریزون کو بالاسور اور ہگلی مین کوٹھی کھولنے کی اجازت مل گئی۔ مگر انگریزی ایجنٹ کو ایسی ایسی تکلیفین ہوئین کہ کئی مرتبہ تجارت چھوڑ دینے کا ارادہ ہوا ۱۶۸۶ء مین بنگالہ کے حاکم نے انگریزون کو ایسا تنگ کیا کہ یہہ لوگ ہگلی دریا مین کشتی پر سوار ہوکر نیچے کی طرف اُن گانون مین بھاگ آئے جنکی جگہہ کلکتہ آباد ہوا چودہ سال بعد یہہ مقام بنگال کے پہلے پریسیڈنٹ کے رہنے کی جگہہ قرار دی گئی پچاس سال تک انگریزون کو یہان کے حاکمون اور مرہٹون سے جو اس صوبہ پر حملہ آور ہوے سخت جھگڑے کرنے پڑے ۱۷۵۶ء مین ان کا ظلم حد درجہ کو پہنچ گیا اور کلکتہ انگریزون کو خالی کرنا پڑا۔ پلاسی کی لڑائی کے بعد کلکتہ پھر انگریزون کے قبضہ مین آیا ۱۷۶۵ء کی فتح سے بنگال۔ بہار۔ اور اڑیسہ مین شاہ عالم بادشاہ نے انگریزون کو مالگذاری وصول کرنے کا اختیار دے دیا اور اسی وقت سے بنگالہ مین انگریزی سلطنت کی بنیاد پڑی سب سے پہلے پہل اس صوبہ مین لفٹنٹ گورنری ۱۸۵۴ء مین قایم ہوئی اُسکے پہلے یہہ صوبہ گورنر جنرل کے زیر حکم تھا۔

اس صوبہ مین نو قسمتین اور اڑتالیس ضلعے حسب تفصیل ذیل ہین۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قسمت	ضلع	بڑے بڑے قصبے
	بردوان	بردوان - سونا مکھی۔
	بیربھوم	سوری (صدر مقام)
	بانکوڑا	بانکوڑا - بشن پور۔
بردوان	مدناپور	مدناپور۔
	ہگلی	چن سرا (صدر مقام) ہگلی سری رامپور بالی بندیا باٹی۔
	ہوڑا	ہوڑا۔
	چوبیس پرگنہ	علی پور (صدر مقام) بارک پور - بڑنگر نیہاٹی - مانک تلا۔
	کلکتہ	کلکتہ
	ندیا	کشن نگر (صدر مقام) شانتی پور - ندیا۔
پریزیڈنسی	مرشدآباد	برہم پور (صدر مقام) قاسم بازار۔
	جیسور	جیسور۔
	کھولنا	کھولنا۔
	راج شاہی	رام پور بولیا (صدر مقام)
	دیناج پور	دیناج پور۔
	جلپائی گوڑی	جلپائی گوڑی۔
راج شاہی	دارجلنگ	دارجلنگ۔
	رنگ پور	رنگ پور
	بوگرا	بوگرا۔
	پبنا	پبنا
ڈھاکہ	ڈھاکہ	ڈھاکہ - نرائن گنج

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قسمت	ضلع	بڑے بڑے قصبے
ڈھاکہ	میمن سنگھ	نصیر آباد (صدر مقام) کشور گنج۔ جمال پور۔ ٹنگیل۔
	فرید پور	فرید پور۔ مداری پور۔
	باقر گنج	باری سال (صدر مقام) فیروز پور۔
چٹ گانون	ٹپرا	کومِلّا (صدر مقام)۔
	نواکھالی	نواکھالی۔
	چٹ گانون	چٹ گانون۔
	پہاڑی چٹگانون	رنگاماٹی (صدر مقام)
پٹنہ	پٹنہ	پٹنہ۔ داناپور۔ بہار۔ باڑھ۔
	گیا	گیا۔ ٹکاری۔ بکسر۔
	شاہ آباد	شاہ آباد یا آرہ۔ ڈمراؤن۔ جگدیش پور۔
	ساران	چھپرا (صدر مقام)
	چمپارن	موتی ہاری (صدر مقام) مدھوبنی۔ بتیا۔ روگنج۔
	مظفر پور	مظفر پور۔ حاجی پور۔ لال گنج۔
	دربھنگا	دربھنگا۔
بھاگلپور	مونگیر	مونگیر۔ جمال پور۔
	بھاگلپور	بھاگلپور۔
	پُرنیا	پُرنیا۔ رانی گنج۔
	مالدہ	انگلش بازار (صدر مقام) مالدہ
	سنتھال پرگنہ	نیا دمکا (صدر مقام) صاحب گنج۔ راج محل۔
اوڑیسہ	کٹک	کٹک۔ لال باغ۔ کنیدرپاڑہ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قسمت	ضلع	بڑے بڑے قصبے
اڑیسہ	بالاسور	بالاسور
	انگول	انگول
	پُری	پُری
چھوٹا ناگپور	ہزاری باغ	ہزاری باغ - چترا -
	رانچی	رانچی - لوہارڈانگا -
	پالامو	ڈالٹن گنج - (صدر مقام)
	مان بھوم	پُرولیا - (صدر مقام) مان بھوم
	سنگ بھوم	چائیں بسا - (صدر مقام) -

بنگال کی سب سے پچھمی قسمت پٹنہ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کی سرحد پر واقع ہے اسکے چار ضلعے سارن - چمپارن - مظفرپور اور دربھنگا گنگا کے اُتر اور باقی تین گنگا کے دکھن ہیں قسمت بھاگلپور پٹنہ کے پورب ہے اسمیں پورنیا اور مالدہ کے ضلعے گنگا کے اُتر مونگیر - بھاگلپور دونوں کناروں پر اور سنتھال پرگنہ دکھن میں ہیں -

قسمت راجشاہی گنگا - برہم پتر اور دارجلنگ کی پہاڑیوں کے درمیان ہے - قسمت بردوان ڈیلٹا کا دکھنی پچھمی کنارہ ہے اس میں قریب کے اونچے میدان کا ڈھالو حصہ جو ہگلی کے پورب ہے شامل ہے - قسمت پریزیڈنسی میں ہگلی اور مدھومتی ندیوں کے بیچ کے ڈیلٹا کا کل حصہ اور بھاگیرتھی کے پچھم جانب کا کچھ حصہ شامل ہے - قسمت ڈھاکہ کے اضلاع ڈھاکہ اور میمن سنگھ جمونا - سرما اور میگھنا دریاؤں کے بیچ میں اور فریدپور اور باری سال مدھومتی گنگا اور میگھنا کے دہانہ کے بیچ میں ہیں - قسمت چٹاگانو دریائے میگھنا کے پورب میں واقع ہے - اسمیں ڈیلٹا کا پوربی کنارہ اور اُسکے قریب کے پہاڑی ملک بھی شامل ہیں یہہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پانچ قسمتین بنگال خاص کہلاتی ہین۔ قسمت اوڑیسہ مین پوربی کنارہ خلیج بنگال کے اُترپچھم کا میدان وہندوسطی کے حدتک کی پہاڑیان شامل ہین۔

قسمت چھوٹا ناگپور مین قسمت بردوان کا کل پہاڑی ملک شامل ہے جو بہار کے دکھن ہندوسطی اور ریاست ریوان تک چلا گیا ہے۔

مشہور شہرو قصبے

بردوان دریاے دامودر سے کسی قدر اُتر کو ہٹا ہوا مہاراجہ بردوان کے رہنے کی جگہہ ہے۔ کنچن نگر مین عمدہ قسم کی قینچیان اور چاقو بنتے ہین۔ رانی گنج دریاے دامودہ پر کوئلہ کی تجارت کا مرکز ہے۔ کٹوا دریاے اجے اور بھاگیرتھی کے سنگم پر تجارت کی جگہہ ہے۔ کلنا دریاے بھاگیرتھی کے کنارے بڑی منڈی ہے۔

بانکوڑا۔ بشن پور مین جو بانکوڑا سے بیس میل دکھن پورب واقع ہے ریشمی کپڑے کے بننے کے بہت سے کارخانے ہین۔

میدناپور۔ یہان تانبے پیتل کے برتن اچھے بنتے ہین۔ اسکے قریب پتھر کی کئی کانین ہین۔

ہگلی دریاے ہگلی کے کنارے ہوڑا سے چوبیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہہ شہر پرتگال والون نے سنہ ۱۵۳۷ء مین بسایا تھا۔ سنہ ۱۶۴۰ء مین انگریزون نے پہلے پہل نشیبی بنگال مین یہین کوٹھی کھولی تھی۔ چنسرا کو جواب ہگلی کا ایک حصہ ہے پہلے ڈچ لوگون نے سترھوین صدی مین آباد کیا تھا اور انگریزون کو سنہ ۱۸۲۵ء مین بعوض جاوہ دیدیا۔ سیرام پور دریاے ہگلی پر سنہ ۱۸۴۵ء کے پہلے ڈنمارک والونکے پاس تھا۔ چندرنگر دریاے ہگلی کے کنارے چنسرا سے کچھہ دکھن جانب فرانسیسیون کے دخل مین تھا۔ یہہ سنہ ۱۶۷۳ء مین آباد کیا گیا تھا اور ڈوپلے کیوقت مین بڑی رونق پر تھا۔ بالی مین کاغذ کا مشہور کارخانہ ہے۔ بیدباٹی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

بھی بڑا قصبہ ہے۔

ہوڑا دریائے ہگلی پر کلکتہ کے مقابل آباد ہے۔ دریا کے کنارے سوتی اور جوٹ کے کپڑے بنانے اور لوہے کے کارخانے ہین۔ شب پور مین انجنیرنگ کالج ہے شاہی باغ جس مین جگہہ جگہہ کے پیڑ لگائے گئے ہین عجائبات سے ہے

چوبیس پرگنہ۔ علی پور صدر مقام ولفٹنٹ گورنر بنگال کے رہنے کی جگہہ ہے۔ بارک پور دریائے ہگلی پر فوجی مقام ہے۔ یہان گورنر جنرل کی تفریح کے لئے ایک کوٹھی بنی ہے ۱۸۵۷ء کا بلوہ یہین سے شروع ہوا تھا۔ ٹانکٹالی۔ برنگر۔ نے ہاٹی بہت بڑے قصبے ہین۔

کلکتہ ہندوستان کا دارالحکومت دریائے ہگلی پر واقع ہے۔ فورٹ ولیم کا قلعہ جسکو لارڈ ولزلی نے ایک کروڑ کی لاگت سے اسکی محافظت کیواسطے بنوایا تھا بہت مضبوط ہے۔ کلکتہ بہ اعتبار آبادی ہندوستان مین اول اور بہ اعتبار تجارت دوسرے درجہ کا شہر ہے۔ یونیورسٹی۔ عجائب خانہ۔ ٹکسال۔ ہائی کورٹ خزانہ میٹکاف ہال اور تھیٹر دیکھنے کے قابل عمارتین ہین۔

ندیا۔ کشن نگر صدر مقام ضلع دریائے جلنگی کے کنارے مٹی کے رنگین کھلونون کے لئے مشہور ہے۔ ندیا دریائے بھاگیرتھی کے بائین کنارے پر پہلے صدر مقام تھا۔ یہان کا نیائے شاستر مشہور ہے۔ شانتی پور دریائے ہگلی پر اس ضلع مین سب سے بڑا شہر ہے۔ پہلے ایسٹ انڈیا کمپنی کے کپڑون کی تجارت کا مرکز تھا اور اب دھوتیون کے لئے مشہور ہے۔

مرشد آباد۔ برہم پور دریائے بھاگیرتھی کے بائین کنارے پر صدر مقام ضلع ہے۔ مرشد آباد بھاگیرتھی کے کنارے پر برہم پور سے پانچ میل اوتر ریشمی کپڑے کی تجارت کا مرکز اور نواب مرشد آباد کے رہنے کی جگہہ ہے۔ قاسم بازار

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مرشدآباد اور برہم پور کے بیچ مین آباد ہے۔

جیسور کے اُتر پچھم پچیس میل پر فاصلہ پر **کوٹ چاند پور** بڑا قصبہ اور تجارت کی جگہہ ہے یہان کھجور کے گڑ کی خرید و فروخت بہت ہوتی ہے۔

راج شاہی۔ رام پور بولیا صدر مقام ضلع گنگا کے اُتری کنارہ پر ریشم کے بڑے کارخانون کے لئے مشہور ہے۔

دارجلنگ۔ موسم گرما مین لفٹننٹ گورنر بنگال و دیگر حکام تبدیل آب و ہوا کے واسطے یہان جاتے ہین اس مقام پر چاء کے باغیچے بکثرت ہین۔

پبنا۔ **سراج گنج** دریاے برہم پتر کے کنارے جوٹ کی تجارت کے لئے مشہور ہے۔

ڈھاکہ بوڑھی گنگا کے کنارے سترھوین صدی مین بنگال کے مسلمان صوبہ دارونکا دارالحکومت تھا۔ یہان کی ململ مشہور ہے۔ **نرائن گنج** ڈھاکہ کا بندرگاہ اور جوٹ کی منڈی ہے۔

میمن سنگہ یا نصیرآباد دریاے برہم پتر کے کنارے آباد ہے۔ **ٹنگیل**۔ **جمال پور** اور **کشور گنج** بڑے آباد اور تجارتی مقام ہین۔

فرید پور۔ **مداری پور** سے شکر و جوٹ دوسری جگہونکو خوب روانہ ہوتا ہے۔

باقر گنج۔ **باری سال** دریاے باری سال پر صدر مقام ضلع ہے۔ یہان سے چاول۔ جوٹ۔ سپاری۔ ناریل اور سندربن کے جنگل کی لکڑی باہر بہت بھیجی جاتی ہے

فیروزپور دریاے مدھومتی کے کنارے اس ضلع مین دوسرے درجہ کا قصبہ ہے۔

چٹگانون دریاے کرن پھولی پر بڑا ہے روز بروز ترقی کرتا جاتا ہے سو برس پہلے یہان انگریز ہوا کھانے جاتے تھے۔ لیکن اب یہان کی آب و ہوا نہایت خراب ہو گئی ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پٹنہ دریاے گنگا کے داہنے کنارے نو میل لمبا بنگال مین کلکتہ کے بعد سب سے زیادہ آباد شہر ہے - دریاے سون گنڈک اور گنگا کے سنگم کے قریب ہونے کی وجہ سے یہان کی تجارت بہت زورون پر ہے - سرکاری کارخانہ مین بنگال کی کل افیون تیار کی جاتی ہے - داناپور فوج کے رہنے کی جگہہ ہے - بہار پُرانا شہر جو پہلے صوبہ بہار کا دار السلطنت تھا پٹنہ کے دکھن پورب تینتیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے - راجگرہ بہار کے دکھن بدھ کے رہنے کی جگہہ خیال کی جاتی ہے اور یہہ بھی کہتے ہین کہ پُرانا شہر راجگڈھ دار السلطنت مگدھ یہین آباد تھا -

گیا دریاے پھلگو کے کنارے ہندون کی جاترہ کی جگہہ ہے - گیا سے دکھن بدھ گیا مین حضرت عیسیٰ سے چھہ سو برس قبل بدھ مذہب کا بانی رہتا تھا اور یہان اس مذہب کی یادگار ابھی تک موجود ہے -

شاہ آباد - سہسرام شیر شاہ کی پیدایش کی جگہہ ہے یہان اُسکا مقبرہ بھی بنا ہوا ہے - بکسر گنگا کے دکھنی کنارہ پر اسلیئے مشہور ہے - کہ یہان ۱۷۶۴ع مین انگریز نواب مرشد آباد کو شکست دیکر بنگال کے صوبہ پر قابض ہوگئے تھے - ڈمراون بڑا قصبہ ہے

سارن کا صدر مقام چھپرا مین ہے - رول گنج کو رول صاحب نے گنگا اور گھاگھرا کے سنگم پر ۱۷۸۸ع مین آباد کیا تھا - یہان تلہن کی سوداگری بہت ہوتی ہے سون پور گنڈک اور گنگا کے سنگم پر گنگا اشنان کے میلے کے لئے مشہور ہے

چمپارن کا صدر مقام موتی ہاری ہے - اس سے ستائیس میل کے فاصلہ بتیا بڑی تجارت کی جگہہ اور سب سے بڑا قصبہ ہے -

مظفر پور دریاے بوڑھی گنڈک پر آباد ہے - یہان دریا کے ذریعہ سے تجارتی مال بہت آتا جاتا ہے - حاجی پور گنگا اور گنڈک کے سنگم پر بہت آباد قصبہ ہے -

دربھنگا مہاراجہ دربھنگا کے رہنے کی جگہہ و تجارتی مقام ہے - یہان مہاراجہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صاحب کے محل و تالاب قابل دید ہین بسمستی پور مین ریلوے کا بڑا کارخانہ ہے

مونگیر گنگا کے دکھنی کنارہ پر بنگال کے نہایت خوبصورت شہرون مین شمار کیا جاتا ہے۔ جمالپور مین ایسٹ انڈین ریلوے کمپنی کا بڑا کارخانہ ہے۔ مونگیر سے پانچ میل فاصلہ پر سیتا کنڈ کا گرم چشمہ ہے۔

بھاگلپور گنگا کے دکھنی کنارہ پر آباد اور ٹسری کپڑے کی تجارت کے لئے مشہور ہے۔

پُرنیا۔ یہان جوٹ کی تجارت بہ کثرت ہوتی ہے۔ رانی گنج مین کوئلہ کی مشہور کان ہے۔

مالدہ دریاے مہانندا کے پچھمی کنارے پر آباد ہے۔ یہان کا آم عمدہ ہوتا ہے اس سے چھ میل کے فاصلہ پر انگلش بازار صدر مقام ضلع ہے یہان سے چھ میل دکھن بنگال کی پرانی راجدھانی گوڑ کی ٹوٹی پھوٹی عمارتین ہین۔

سنتھال پرگنہ کا صدر مقام نیا دمکا ہے۔ دیوگڈھ مین بہت سے مندر ہین۔ یہان ہندوستان کے ہر مقام سے جاتری آتے ہین۔ صاحب گنج دریاے گنگا پر بہت بڑا قصبہ ہے۔ راج محل بھی مشہور شہر ہے۔

کٹک چاندی کے بہت باریک و خوبصورت کام کے لئے مشہور ہے۔

لال باغ و کنید رپاڑہ بڑے قصبے ہین۔

بالاسور دریاے بوڑھا بلنگ کے کنارے سمندر سے سولہ میل کے فاصلہ پر آباد ہے۔ یہان چاول اور نمک کی تجارت بہت ہوتی ہے۔

پُری یا جگناتھ پُری کٹک سے ترپن میل دکھن ہندون کا تیرتھ استھان ہے یہان رتھ جاترا کا میلہ مشہور ہے۔

ہزاری باغ کی آب و ہوا عمدہ ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آسام

حدود و وسعت

آسام بنگال خاص و برہما کے درمیان واقع ہے۔ اسکے اُتر مین بھوٹان و جنگلی قومون سے آباد پہاڑیان۔ دکھن جانب ریاست منی پور اور لوشائی کی پہاڑی و کوہستان پڑا ہین۔ اسکی زیادہ سے زیادہ لمبائی چارسو پچاس میل۔ چوڑائی دو سو میل۔ رقبہ چھپن ہزار دوسو تینتالیس مربع میل ہے۔

طبعی حالات

اسکے تین قدرتی حصے وادی برہم پتر (آسام خاص) وادی سرما و براک و کوہستانی علاقہ گارو و کھسیا ہین آسام خاص کے اُتر مین ہمالہ پہاڑ اسکو تبت سے جدا کرتا ہے۔ شمالی مشرق پاٹ کئی کی پہاڑیان اسکو شمالی برہما سے۔ جنوب ومغرب مین ناگا۔ جینتیا۔ کھسیا۔ وگارو پہاڑیان سلہٹ و کچار سے جدا کرتی ہین۔ اسکے وسط مین مرکزی پہاڑیان اسے اپر اور لور آسام دو حصون مین تقسیم کرتی ہین۔ اپر آسام مین دریا کے کنارے چھ سے بیس میل تک دلدل و پہاڑون کے قریب اوپری حصہ مین جنگل ہے۔ دلدلی زمین مین چاول کی کاشت بہت ہوتی ہے اور جنگلون کو صاف کرکے چاء کے بلیچے لگائے گئے ہین۔ گارو و کھسیا پہاڑیون کے دکھن سلہٹ کا میدان و اُسکے دکھن کوہستان پڑا ہے۔ یہہ قطعہ براک کی دو شاخون سے سیراب ہے۔ اسکا درمیانی حصہ دلدل ہے جو برسات مین ڈوب جاتا ہے۔ باوجود پانی بھرے رہنے کے یہان ایک قسم کا چاول ہوتا ہے جسکا پودھا پانی کے ساتھہ بارہ فٹ کی اونچائی تک بڑھ جاتا ہے۔ کچار وادی براک مین ہے۔ اسکے اُتر جانب چھوٹی چھوٹی مسلسل پہاڑیان پھیلی ہوئی ہین۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسکے درمیانی نشیبی حصہ کی زمین دلدلی و پانی مین ڈوبی رہتی ہے۔ گارو و کھسیا کی پہاڑیان ناہموار اونچا میدان بناتی ہین جسکی اونچائی سطح سمندر سے دو ہزار فٹ سے چھہ ہزار فٹ تک ہے۔ سلہٹ کے میدان سے اسکی بلندی یک بیک بڑھ گئی ہے اور وادی آسام کی طرف بتدریج کم ہوتی جاتی ہے۔ وادیون کے نیچے جنگل بہ کثرت ہین۔

پہاڑ

ہمالہ پہاڑ اس صوبہ کے اُتر مین واقع ہے اور اوپری حصہ مین اُتر پورب رُخ ہٹ گیا ہے۔ وادی آسام کے اُتری پوربی سرے سے اونچے اونچے پہاڑ دکھن جانب چلے گئے ہین۔ وادی برہم پتر کی دکھنی حد پر انہین پہاڑون کا ایک سلسلہ پاٹ گئی پچھم چلا گیا ہے۔ پاٹ گئی کا ایک سلسلہ بریل نام کا آسام و کچار سے منی پور کو جدا کرتا ہے۔ بریل مین سے ایک سلسلہ پھوٹ کر پچھم جانب وادی براک مین ہوتا ہوا ناگا و جینتیا پہاڑیون سے جا ملا ہے۔ کچار کے دکھن لوشائی کی پہاڑیان اور سلہٹ کے دکھن ٹپرا کی پہاڑیان ایک دوسرے کے متوازی دکھن رُخ اراکان تک چلی گئی ہین۔

دریا

برہم پتر تبت مین پورب رُخ بہتا ہوا دکھن جانب مڑ کر اپر آسام مین ڈیہانگ کے نام سے داخل ہوتا ہے۔ اسکے قریب پرس رام کنڈ ہندون کا تیرتھہ گاہ ہے۔ مقام سدیا پر پورب سے ایک اور چھوٹا دریا لوہت برہم پتر کے نام سے آکر اس مین مل گیا ہے۔ اسکا نکاس بھی ملک تبت مین ہے۔ ایک تیسرا دریا دیبانگ شمال کے جانب سے آکر ڈیہانگ مین دو نون برہم پتر کے اتصال سے کچھ اوپر مل جاتا ہے۔ صوبہ آسام مین گنی دریا برہم پتر مین اُتر دکھن جانب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے آملے ہین - جو دریا اُتر سے آئے ہین ان مین سوبانسری و مناس دکھن سے آنیوالے دریاؤن مین نواڈھینگ - دھوکلنگ اور دھناسری مشہور ہین براک منی پور سے نکلکر بریل کی پہاڑی کے گرد گھومتا دلوشائی سے نکلی ہوئی سونئی اور دھولیشوری کو لیتا ہوا کچار مین داخل ہوتا ہے - سلہٹ پہنچتے ہی اُسکی دو شاخین ہو گئی ہین اُتری کا نام سرما و دکھنی کا کسیار ہے - یہہ دونون میگنا مین جا ملی ہین

آب وہوا

اسام کی آب وہوا ہمیشہ مرطوب رہتی ہے - بارش کثرت سے ہوتی اور نو مہینہ تک رہتی ہے - چیرا پونجی - گارو اور کھسیا پہاڑون کے دکھن چھہ سو سے چھبیس انچ تک پانی برستا ہے بعض اوقات آٹھہ دس روز تک ایک لمحہ کو بارش بند نہین ہوتی - اس ملک مین نہ تو شدت کا جاڑا ہوتا ہے نہ سخت گرمی ہوتی ہے پہاڑی ضلعون کی آب وہوا عمدہ اور صحت بخش ہے چیرا پونجی کی آب وہوا باوجود کثرت بارش خوشگوار ہے -

پیداوار

نباتات - سلہٹ مین باہر بھیجنے کی غرض سے چاول بہت بویا جاتا ہے وادی آسام و کچار مین غلہ ضرورت کے لائق نہین پیدا ہوتا - یہان کی پیداوار چاء ہے - سپاری - رائی - نارنگیان باہر بہت بھیجی جاتی ہین

جنگلون مین ساکھو - شیشم - بانس و بید پیدا ہوتے ہین - پہاڑی لوگ اُسرا اور ربڑ جنگلون سے جمع کرتے ہین -

معدنیات - آسام مین بکثرت پائی جاتی ہین - دریاؤن کی ریت سے کسیقدر سونا بھی نکالا جاتا ہے - ماکوم مین مٹی کے تیل کے چشمے و کوئلہ کی کانین ہین -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حیوانات - ہاتھی - گینڈے اور ارنا بھینسا وغیرہ جنگلون مین پائے جاتے ہین انکے علاوہ اور بھی بہت سے جنگلی جانور جو ہندوستان کے دوسرے حصون مین ملتے ہین بکثرت موجود ہین

دستکاری مین ریشمی کپڑے و ہاتھی دانت کے کھلونے چٹائیان وغیرہ زیادہ تر مشہور ہین۔

ریلوے وغیرہ

حال مین ایک ریلوے کمپنی آسام کے اوپری حصہ مین جاری ہوئی ہے۔ یہہ دیبروگڈھ سے برہم پتر کے کنارے سدیا تک مقابل تک جاتی ہے اسکی ایک شاخ ماکوم مین کوئلہ کی کان تک گئی ہے ایک ساڑھے سات سو میل کی لین کمپنی گنج سے چیرا پونجی تک جاری ہے۔ دوسری کچار کو جنگلون سے ملاتی ہے یہان پر زیادہ تر آمد و رفت بذریعہ دخانی جہاز کے ہوتی ہے۔ برہم پتر مین دیبروگڈھ تک جہاز جاتا ہے اور اسی ذریعہ سے آسام کی چاء کلکتہ بھیجی جاتی ہے۔

تجارت

۱۹۰۱ء مین غیر ملکون کی تجارت کا تخمینہ سات لاکھ روپیہ و اشیاء برآمد کا قریب آٹھ لاکھ روپیہ کے تھا ہندوستان کے اور صوبجات کے ساتھ جو تجارت ہوتی ہے اس مین اشیاء درآمد کی قیمت کا تخمینہ پونے چار کروڑ اور اشیاء برآمد کا قریب دو کروڑ کے ہے۔ خاص اشیاء تجارتی گھوڑے - بید - چاء - تلہن - لکڑی - کوئلہ - وجوٹ ہین۔

باشندے و زبان

آسام کی آبادی از روے مردم شماری ۱۹۰۱ء اکسٹھ لاکھ چھبیس ہزار تین سو تینتالیس ہے جسکا اوسط فی مربع میل اکیسو تینتیس ہے۔ کچار و آسام کی وادیون مین چینی ہندی نسل کے لوگ رہتے ہین۔ سلہٹ کے باشندے پوربی بنگال کے باشندون سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ملتے جلتے ہین وسط کی پہاڑیون مین گارو کھسیا اور ناگا رہتے ہین اور یہہ آپس مین ایک دوسرے سے لڑا کرتے ہین۔ ناگا بہت ہی کم تربیت یافتہ ہین انکے کئی جدا جدا فرقے ہین جنکی پہچان پیشانی پر کے مختلف نمونہ کے مصنوعی گودے ہوے نشانات سے ہوتی ہے۔ پاٹ کئی کے پہاڑ پر سنگپھو رہتے ہین جو زیادہ تر صلح پسند قوم ہے۔ کچھار کے دکھن مین لوشائی قوم ناگون کی طرح لوٹ مار کیا کرتی ہے تھوڑے دنون سے بنگال کے بہت سے لوگ چاہ کے باغچون مین مزدوری کرنے کے لئے آ بسے ہین۔

تاریخی حالات

۱۸۷۴ء مین آسام کے گیارہ ضلعون کو بنگال کی لفٹنٹ گورنری سے الگ کر کے ایک چیف کمشنری قائم کی گئی ہے۔ دریاے سرما اور برہم پتر کی وادی کے ضلعون کے لئے ایک کمشنر جسکو سشن جج کے بھی اختیارات ہین مقرر ہے۔

گیارہ ضلعے حسب تفصیل ذیل ہین۔

ضلعے	بڑے بڑے قصبے	ضلعے	بڑے بڑے قصبے
۱۔ کچھار	سلچر (صدر مقام)	۷۔ نشب ساگر	نشب ساگر
۲۔ سلہٹ	سلہٹ	۸۔ لکھیم پور	ڈبرو گڈھ (صدر مقام)
۳۔ گوالپاڑا	دھبری (صدر مقام) گوالپاڑا	۹۔ ناگا پہاڑی	کوہیما (صدر مقام)
۴۔ کامروپ	گوہاٹی (صدر مقام) ہجٹہ	۱۰۔ کھسیا اور جنتیا پہاڑی	شلانگ (صدر مقام)
۵۔ درنگ	تیج پور (صدر مقام)	۱۱۔ الگارو پہاڑی	تورا (صدر مقام)
۶۔ نوگانون	نوگانون		

لکھیم پور برہم پتر کے اُتر اور نشب ساگر اُسکے دکھن پر آسام مین ہی برہم پتر کی وادی کے وسط مین درنگ دریا کے اُتر اور نوگانون دکھن مین ہے یعنی آسام مین کامروپ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گوالپارہ دریاے برہم پتر کے دونون طرف واقع ہین۔ شب ساگر کے دکھن کوہستانی ملک کے پوربی نصف حصہ کو ناگا کی پہاڑیان گھیرے ہوئے ہین اور جنتیا کی پہاڑیان دریاے برہم پتر کی وادی کے وسطی حصہ کے دکھن اور گارو کی پہاڑیان پچھم مین ہین۔ پہاڑیون کے دکھن مین کچار ہے جسمین براک کی وادی کا پوربی حصہ اور اُسکے گرد کی پہاڑیان شامل ہین۔ براک کی دونون شاخون سے سیراب پچھمی میدان مین سلہٹ واقع ہے۔

مشہور شہر و قصبے

ان اضلاع مین کوئی ایسا شہر نہین ہے جسکی آبادی چودہ ہزار سے زیادہ ہو کچار کا صدر مقام سلچر دریاے براک پر آباد ہے۔ یہان چاہ کے باغیچے بکثرت ہین سلہٹ سب سے بڑا شہر جسکی آبادی چودہ ہزار ہے نارنگی اور سیتل پاٹی کے لئے مشہور ہے

کامروپ مین گوہاٹی دریاے برہم پتر کے بائین کنارے مشہور مقام ہے۔

درنگ مین اودل گری کا میلہ مشہور ہے جو دو مہینہ تک رہتا ہے۔ اس مین پہاڑی مال کی خرید و فروخت بہت ہوتی ہے۔

شب ساگر و دیبروگڈھ اپر آسام مین چاہ کی کاشت کی خاص جگہہ ہین

لکیم پور اس ضلع مین مقام سدیا پر جنوری فروری کے مہینون مین بڑا میلہ ہوتا ہے

شیلانگ کسیا پہاڑی پر سمندر کی سطح سے پانچ ہزار فٹ کی بلندی پر اس صوبہ کا دار الحکومت ہے۔ اسکے تین سو میل دکھن چیراپونجی مین چھ سو انچ تک پانی برستا ہے۔ دنیا کے کسی حصہ مین اسقدر بارش نہین ہوتی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مدراس

حدود و وسعت

احاطہ مدراس جزیرہ نما ہندوستان کا دکھنی حصہ گھیرے ہوئے خلیج بنگال کے کنارے اُتر اور پورب بہت دور تک پھیلا ہے۔ اُسکے اوتر مین اوڑیسہ عملداری نظام۔ میسور اور احاطہ بمبئی کے ضلعے دھارواڑ وکنارہ واقع ہین باقی تین جانب سمندر ہے اسکی زیادہ سے زیادہ لمبائی نوسو اٹھائیس میل اور زیادہ سے زیادہ چوڑائی تین سو ساٹھ میل ہے اور رقبہ ایک لاکھ اکتالیس ہزار سات سو بیس مربع میل ہے۔

طبعی حالات

پُوربی اور پچھمی گھاٹ نیلگری پر مل جاتے ہین جسکے دکھن کی اونچی زمین کا وسطی حصہ پچیس میل تک پال گھاٹ گیپ کہلاتا ہے۔ نشیبی میدان دونون طرف سمندر تک چلا گیا ہے۔ اسکے دکھن مین نیلگر کے برابر اونچی پہاڑیان راس کماری تک پھیلی ہوئی ہین ان پہاڑیون کے پچھم کا میدان کنارہ پر تنگ اور ناہموار ہے۔ پوربی کنارہ کے میدان کی چوڑائی مختلف مقامات پر کم و زیادہ ہے۔ اس کی چوڑائی کا اوسط اسّی میل ہے۔ اسمین دریا برآمد میدان اون دریاؤن کے جو پوربی گھاٹ سے نکلتے ہین شامل ہین۔ یہہ میدان کنارے کنارے سمندر تک چلے گئے ہین جہان کاشت خوب ہوتی ہے۔ تالابون سے جو قدرتی نشیب کا پانی باندھ کر بنائے گئے ہین آبپاشی کی جاتی ہے۔ اونچے حصہ کی زمین بلوی ہے۔ اس مین کہین کہین کاشت ہوتی ہے اسکا زیادہ تر حصہ پتھریلا اور کاشت کے لائق نہین ہے پچھمی گھاٹ گھنے جنگلون سے بھرا ہے۔ پوربی گھاٹ مین کہین کہین جنگل پائے جاتے ہین۔ مدراس کا اوتری حصہ دریائے کرشنا تک پہاڑی اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اوسر ہے۔ اضلاع میدان وسطی مین کہین کہین پہاڑیان ہین جنکی وجہ سے بیان کی زمین بھی ناقابل زراعت ہے۔

پہاڑ

پوربی اور پچھمی گھاٹ دکھنی میدان کی دیوارین بنائے ہوئے کنارہ کے متوازی چلے گئے ہین پچھمی گھاٹ مین پچیس میل تک پال گھاٹ گیپ ہے۔ پوربی اتنا ناہموار نہین ہے اسکے متعلق گوداوری کے اتر بہت سی ناہموار پہاڑیان ہین جنکی بعض چوٹیان پانچ ہزار فٹ تک بلند ہین سب سے اونچی گلی کونڈا اور گلی پروم ہین۔ نیلگری کی پہاڑی سمندر کی سطح سے چھ سات ہزار فٹ اونچی ہے اور اسکی سب سے اونچی چوٹی دودابیٹا آٹھ ہزار چھ سو چالیس فٹ بلند ہے۔ پال گھاٹ گیپ کے دکھن کی پہاڑیان اونچے میدان کی طرح واقع اور انلملے کے نام سے مشہور ہین جو جزیرہ نما دکھن مین سب سے اونچی چوٹی آٹھ ہزار آٹھ سو چالیس فٹ بلند ہے۔ ایک دوسرا سلسلہ راس کماری تک جاکر اگست ملے مین ختم ہوتا ہے گھاٹ کے پورب کی غیر مسلسل پہاڑیان کرناٹک کے میدان تک پھیلی ہوئی ہین۔ مدراس کے اتر پورب ناگری اور دکھن پچھم مین جوادی پہاڑیان ہین۔ ان کے دکھن ہین کارین ملے۔ شیوراے ملے۔ توآملے۔ پچاے ملے۔ چوٹیان واقع ہین۔ سیرو ملے۔ اور اُس کے پچھم کی طرف پلینی انا ملے کے ساتھ سلسلہ قائم کیئے ہوئے ہین۔

دریا

بوجہ بلند ہونے پچھمی گھاٹ کے اس حصہ کے کل بڑے دریا گوداوری کرشنا۔ کاویری جنکا مفصل بیان اوپر ہوچکا ہے اس سے نکلکر پوربی گھاٹ کو کاٹتے ہوے سمندر مین جا گرتے ہین۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

انکے بعد پنار بڑا دریا ہے جو میسور کے پورب نندی درگ کی پہاڑی سے نکلتا ہے اور ایک سو بیس میل اُتر بہنے کے بعد دکھن پورب تین سو ساٹھ میل بہتا ہوا خلیج بنگال مین جا گرتا ہے۔

بالار میسور کی پہاڑیون سے نکلکر ارکاٹ و چنگل پٹ کو سیراب کرتا ہوا سمندر مین داخل ہوتا ہے۔ اس مین پوربی گھاٹ اور جوادی پہاڑیون کے ڈھال کا پانی آتا ہے۔

پنیار جسے میسور مین پونگنی کہتے ہین پوربی گھاٹ سے نکلکر کلرین سلے اور جوادی پہاڑیون کے میدان مین بہتا ہوا پانڈی چری و کڈالور کے بیچ مین دو شاخین ہو کر سمندر سے جا ملتا ہے۔

ویلار کلرین سلے سے نکلکر کرناٹک کے میدان مین ستر میل بہتا ہوا پورٹونووو مین سمندر سے جا ملتا ہے۔

کاویری کے دکھن مین سب سے بڑا دریا ویگے ہے جو بڑا دنکور کی پہاڑیان کے پوربی ڈھال سے نکلکر تناولی کے میدان مین بہتا ہوا خلیج پاک مین گرتا ہے۔

آب وہوا

احاطہ مدراس کی آب وہوا بہ نسبت ہندوستان کے اور صوبون کے زیادہ گرم ہے لیکن سردی و گرمی کی ایسی شدت نہین ہوتی جیسی شمالی ہند مین ہوتی ہے۔ پوربی کنارہ سے پچھمی کنارہ پر زیادہ پانی برستا ہے۔ دکھن کے بلند میدانون مین دونون موسمی ہوائین پانی برساتی ہین تاہم بارش کی مقدار بہت کم ہے اضلاع دکھن مین بارش درجہ بدرجہ کم ہوتی جاتی ہے۔ پہاڑیون کی آب وہوا خوش گوار ہے۔ اس صوبہ کے حکام تبدیل آب وہوا کیواسطے نیلگری پر اوٹکمند مین جایا کرتے ہین۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پیداوار

نباتات - اون حصون مین جو دریاؤن سے سیراب ہین اور اونکے ڈیلٹاؤن کی زمین مین چاول خاصکر پیدا ہوتا ہے - دیگر مقامات پر دوسرے قسم کے غلے مثل جوار - باجرہ اور راگی (مرطوا) کے کثرت سے بوئے جاتے ہین - جو و گیہون اس صوبہ مین نہین ہوتے - تل و نیل کی کاشت زیادہ تر دوسرے ملک مین بھیجے جانے کے لئے ہوتی ہے ٹیبل لینڈ کی اراضی مین روئی زیادہ تر بوئی جاتی ہے اور انتہائے دکھن مین بھی خوب ہوتی ہے - ہلنی و شیوراے و نیلگری پر قہوہ بافراط بویا جاتا ہے - نیلگری پر سنکونا کی بھی کاشت ہوتی ہے - تمباکو کی کاشت کم و بیش ہر جگہ کی جاتی ہے - اس کی پیداوار کے خاص مقام گوداوری کی دریا برآمد زمین اضلاع کویمبٹور اور مدیورا ہین - پھل کے درخت ناریل - سپاری - آم اور املی ہین - ناریل کے درخت سمندر کے کنارے اور اوسکے قریب بہت ہوتے ہین - کالی مرچ اور الائچی ملابار اور ٹراونکور مین پیدا ہوتی ہے - جنگلون مین ساگون شیشم دھورا - آبنوس - اور صندل درخت پائے جاتے ہین -

معدنیات - اس احاطہ مین معدنیات بہ افراط ہین - سونا و نیاد مین نکلتا ہے لوہے کی کانین کثرت سے ہین لیکن زیادہ تر سیلم مین پایا جاتا ہے - سرمہ چاندی سیسا اور تانبا ضلع مدیورا - کڈاپا - کرنول اور نیلور مین - ہیرے اور لہسنیا کڈاپا - کرنول گوداوری اور وزیگاپٹن کے ضلعون مین ملتے ہین کوئلہ دریا سے گوداوری کے کنارے چنانور کے نزدیک نکلتا ہے - سمندر کا پانی اوبال کر کنارے پر ہر جگہ نمک بنایا جاتا ہے توتی کورن کے قریب موتی نکلتے ہین

دستکاری موسلی پٹن - وزیگاپٹن - کنانور اور آرنی مین کپڑا اچھا بنا جاتا ہے - ترچناپلی کے چرٹ اور سونے کے زیور مشہور ہین - تنجور مین چاندی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چاندی اور تانبے پر نقش دار کام اچھا ہوتا ہے۔ وزیگاپٹن مین سینگ اور ہاتھی دانت کی چیزین اچھی نبتی ہین +

ریلوے

مدراس ریلوے مدراس سے آرکونم تک جاری ہے۔ یہان اسکی دو شاخین ہوگئی ہین ایک اتر پچھم جانب رلے چور مین گریٹ انڈین پننیشولا ریلوے سے مل گئی ہے اور کرشنا کل پر بلاری کرشنا ریلوے اسے کاٹتی ہوئی پچھم کے طرف بلاری تک اور کرشنا کو پار کرتی ہوئی حیدر آباد ہوکر پورب کی طرف بیزواڈہ تک چلی گئی ہے جہان پر ایسٹ کوسٹ ریلوے سے ملجاتی ہے۔ دکھنی پچھمی شاخ جو سیلم اور کوئمبٹور تک پوربی گھاٹ کے متوازی ہے پال گھاٹ گیپ مین ہوکر بے پور مین ختم ہوجاتی ہے اسکی ایک شاخ جالرپٹ سے بنگلور تک اور دوسری ایروڈ سے ترچناپلی تک ہے اور یہان سوتھ مدراس ریلوے سے مل گئی ہے

سوتھ مدراس ریلوے مدراس کے جنوب مین چنگل پٹ ہوتی ہوئی کڈالور تک اور کڈالور سے تنجور تک جاری ہے۔ جہان سے ایک لین ترچناپلی اور دوسری نیگاپٹن کو نکلی ہے۔ ترچناپلی سے ایک لین مدورا۔ تناولی ہوتی ہوئی توتی کورن تک ہے۔

ایسٹ کوسٹ ریلوے کنارہ پر اتر پورب جانب نیلور بیزواڈہ راجمندری کوکینڈا۔ وزیگاپٹن ہوتی ہوئی کٹک تک گئی ہے اور پوری تک آمدورفت کا سلسلہ قائم کئے ہوئے ہے۔

تجارت

مدراس کی تجارت کی کیفیت اس سے معلوم ہوسکتی ہے کہ سنہ۱۸۹۸ء مین جملہ اشیار درآمد و برآمد کی قیمت کا تخمینہ اٹھائیس کروڑ گیارہ لاکھ روپیہ تھا۔ غیر ملکون کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

ساتھ اسی سال مین کل سولہ کروڑ بنتالیس لاکھ روپیہ کی تجارت ہوئی - منجملہ اس کے اشیاء درآمد کا تخمینہ پانچ کروڑ ستائیس لاکھ اور اشیاء برآمد کا گیارہ کروڑ اٹھارہ لاکھ روپیہ تھا یہان سے چمڑا - قہوہ - روئی - نیل - غلہ - مصالحہ - سوتی کپڑے - ناریل جٹا اور تمباکو باہر بھیجے جاتے ہین -

باشندے و زبان

مدراس کی آبادی ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کے مطابق تین کروڑ بیاسی لاکھ نو ہزار چار سو چھتیس ہے - جسکے رو سے فی مربع میل دو سو ستر آدمی کا اوسط ہے - تنجور وزیگاپٹم گوداوری چنگل پٹ مالابار کی آبادی بہت گھنی اور کرنول - اننت پور - کڈپا - نیلور - بلاری کی چھیدی ہے

یہان کے باشندون مین ہندوؤن کی تعداد بہت بڑھی ہوئی ہے - ہندوؤن مین شیویون کی تعداد وشنوؤن سے زیادہ ہے - یسی عیسائیون کی تعداد کی مناسبت بہ مقابلہ دیگر صوبہ جات کے زیادہ ہے - اصلی باشندون کی نسل پوربی اور پچھمی گھاٹ نیلگری اناملے اور دریائے گوداوری کے اتر کی پہاڑیون مین بکثرت پائی جاتی ہے نیلگری پہاڑی پر اسکے چار فرقے ہین جن مین سے ٹوڈا فرقہ مشہور ہے اتری پہاڑیون کے اصلی باشندون مین کوند بہت مشہور ہین - یہہ لوگ زمانہ حال تک انسان کی قربانی کرتے تھے

اس احاطہ کے مختلف حصون مین پانچ زبانین جو دراوڑی زبان سے نکلی ہین خاصکر بولی جاتی ہین - شمال نیلور کے دکھن اور کرناٹک مین تلگو اُتر مین کناری میسور کے اُتری ضلعون مین - ملایالم دکھنی پچھمی کنارہ پر ٹولو دکھنی کنارہ پر بولی جاتی ہے

تاریخی حالات

احاطہ مدراس کے ضلعے مختلف وقتون مین سرکاری عملداری مین شامل کئے

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گئے ۱۷۶۳ء مین شہر مدراس کے گرد کا ضلع جسے اب چنگل پٹ کہتے ہین نواب ارکاٹ نے انگریزون کے حوالہ کیا۔ دو برس بعد مغل خاندان کے بادشاہ نے اُتری سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کو عطا کیا۔ سات لاکھ روپیہ سالانہ خراج پر نظام کی رضامندی حاصل کر لینا بھی مصلحت وقت خیال کیا گیا ۱۸۲۳ء مین بعوض خراج سالانہ کے یکمشت روپیہ ادا کرکے پورے پورے اختیارات حاصل کر لئے ۱۷۹۲ء مین ٹیپو سلطان نے مجبور ہوکر بارہ محال (جو اب ضلع سلیم کا حصہ ہے) ملابار۔ مدیورا اور اُتری کنارہ انگریزون کو دیدیئے ۱۷۹۹ء مین ٹیپو سلطان کے مرنے پر کویمبٹور دکھنی کنارہ نیلگر اور باقی حصہ سلیم انگریزون کے حصہ مین آیا اور اسی سال راجہ تنجور کے ریاست سے دست بردار ہونے پر تنجور بھی انگریزون کے دخل مین آگیا ۱۸۰۰ء مین بلاری۔ کڈاپا۔ انت پور۔ اور کرنول نظام حیدرآباد نے امدادی فوج کے صرفہ کے لئے جو اوس وقت زیادہ کردی گئی تھی انگریزون کے سپرد کر دیئے۔ دوسرے سال نواب کرناٹک نے اپنی وسیع عملداری کو جو نیلور سے ترچناپلی تک پوربی کنارہ پر برابر چلی گئی تھی انگریزون کو دیدی ۱۸۳۸ء مین کرنول کا نواب بدنظمی اور سازش کے الزام مین معزول کیا گیا اور اوس کا ملک بھی انگریزون کے ہاتھ آیا۔

اس حاطہ مین بائیس ضلعے حسب تفصیل ذیل ہین۔

ضلع	بڑے بڑے قصبے	ضلع	بڑے بڑے قصبے
گنجام	برہم پور (صدر مقام) چکاکول پارلاکمیڈی	کڈاپا	کڈاپا
وزیگاپٹن	وزیگاپٹن۔ وزیگانگرم	انت پور	انت پور
گوداوری	کوکنیڈا (صدر مقام) راجمندری ایلور	بلاری	بلاری ادونی۔
کرشنا	موسلی پٹن (صدر مقام) گنتور نیرولو	کرنول	کرنول
نیلور	نیلور	مدراس	مدراس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ضلع	بڑے بڑے قصبے	ضلع	بڑے بڑے قصبے
چنگل پٹ	سیدا پٹ (صدر مقام) کانچی ورم	تناولی	تناولی۔ سرپولی۔ تیروپتی کورن۔ پالم کوٹا۔
اتری ارکاٹ	چتور (صدر مقام) گڑیاتم ویلور ترپتی	کویمبٹور	کویمبٹور۔ نیگاپٹن۔ ایرود
دکھنی ارکاٹ	کڈالور (صدر مقام) چلمبرم۔	نیلگر	اوٹکمنڈ (صدر مقام)۔
تنجور	تنجور کمبھ کونم۔ ساباورم۔ منارگڈی	سیلم	سیلم ڈنیم وادی
ترچناپلی	ترچناپلی۔ شری رنگم۔	دکھنی کنارہ	منگلور (صدر مقام)۔
مدورا	مدورا۔ ڈنڈی گل پلنی ترپتور	ملابار	کالی کٹ (صدر مقام) پالگھاٹ کنانور۔ تلی چری۔ کوچین

سب سے اُتری ضلعے گنجام اور وزیگاپٹن پوربی کنارے پر گوداوری کے اُتر واقع ہین ان مین کنارے کا میدان اور قریب کے پہاڑی ملک کا زیادہ تر حصہ آگیا ہے اضلاع گوداوری و کرشنا مین اُسی نام کے دریاؤن کا ڈیلٹا اور اُس کے گرد کے میدان مع کچھ حصے گھاٹ کے شامل ہین۔ ضلع نیلور مین کنارے کا تمام میدان گھاٹ کے دکھن پلی کٹ جھیل کے جنوب تک ہے۔ اضلاع کڑاپا۔ کرنول اور اننت پور مین ملک کا وسیع حصہ گھاٹ کے تین سلسلون سے گھرا ہوا اور اونکی درمیانی وادیان داخل ہین اُنکے آگے بلند میدان کی ہموار آراضی مین ضلع بلاری واقع ہے ضلع چنگل پٹ مین مدراس کے گرد کا میدان پلی کٹ جھیل سے پانڈی چری اور چنگل پٹ کے وسط تک شامل ہے ضلع اتری ارکاٹ مین میدان کے پچھم کا باقی حصہ مع گھاٹ و اُنکے قریب کی پہاڑیون کے میسور کی سرحد تک داخل ہے۔ ان اضلاع کے دکھن ولار اور کولرون کے نیچے کی آراضی مین ضلع ارکاٹ ہے۔ ضلع ترچناپلی مین کولرون اور کاویری کے اُتر باقی میدان اور کسیقدر رقبہ کاویری کے دکھن کا داخل ہے۔ ضلع تنجور جس مین سمندر کے کنارے کا کچھ دکھنی حصہ آگیا ہے ڈیلٹا کے زرخیز حصہ مین واقع

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے دکھن مین میدان کرناٹک کا باقی حصہ اضلاع مدیورا اور ترناولی مین تقسیم ہوگیا ہے ضلع مدیورا مین سیر ہملے اور پلنی کی پہاڑیان بھی شامل ہین ضلع سیلم بالکل پہاڑی ہے اس مین ترچناپلی اور دکھنی ارکاٹ کے پچھم کا تمام ملک کاویری تک اور اُتر پچھم مین میسور کی حد تک کے گھاٹ کے سلسلے داخل ہین انملے نیلگر شرقی گھاٹ اور کاویری کے درمیان کا خشک میدان اور اُسکے قریب پہاڑیون کا حصہ ضلع کویم بٹور کہلاتا ہے ضلع دکھنی کنارہ اُتر مین بمبئی سے ملا ہے ضلع ملابار دکھن مین ریاست کوچین کی سرحد تک ہے یہہ دونون ضلعے پچھمی کنارے پر واقع ہین۔

مشہور شہر و قصبے

گنجام اس ضلع کا صدر مقام برہم پور ہے اسکے پچھم مین چکاکول بڑا قصبہ ہے کلنگ پٹن پرانے زمانہ مین کلنگ دیش کا پایہ تخت تھا۔

وزیگاپٹن کا اصلی نام وشاکھہ پٹنم ہے۔یہان ہاتھی دانت سینگ وصندل کے صندوقچے اچھے بنتے ہین ورزیانگرم (وجیانگرم) بڑا شہر اور فوجی مقام ہے۔

بملی پٹن (بھیمنی پٹنم) سمندر کے کنارے پر آباد ہے اور دن بدن ترقی کرتا جاتا ہے۔

راجمندری (راجمندری) دریاے گوداوری پر صدر مقام ضلع گوداوری ہے کوکنڈا (کاکناڈا) جسکی آبادی چالیس ہزار ہے گوداوری کے اُتری دہانہ پر بندرگاہ ہے ایلور کولیر جھیل کے قریب بہت بڑا قصبہ قالین کی دستکاری کیلیے مشہور ہے۔

موسلی پٹن (مچھلی پٹن) ضلع کرشنا کا صدر مقام دریاے کرشنا کی ایک شاخ پر مشہور بندرگاہ ہے۔ ہندوستان کے پوربی کنارون پر انگریزون کا پہلے پہل تجارتی کارخانہ یہین کھولا گیا تھا۔یہان سوتی چھینٹ اچھی تیار ہوتی ہے نومبر ۱۸۶۴ء مین آدہی رات کو یکایک سمندر کا پانی کیی فٹ اونچا بڑھتا ہوا مثل دیوار کے شہر مین آگیا شہر اور بارہ میل تک کے قصبے بالکل برباد ہوگئے اور تین ہزار آدمی ڈوب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرو گے۔ بیزواڈہ اوس سڑک پر جو مدراس سے کلکتہ کو جاتی ہے کرشنا کے ڈیلٹا کے سرے پر واقع ہے۔ یہان پر آبپاشی کی غرض سے بڑا بھاری باندھ تیار کیا گیا ہے۔ گنتور دکھن پچھم مین اس ضلع کا مشہور قصبہ ہے۔

نیلور کے گاے بیل عمدہ ہوتے ہین۔

کڈاپا دریاے پالار کی ایک شاخ پر ہے۔

بلاری فوج کی چھاونی ہے۔ یہان پر ایک پہاڑی قلعہ شہر کی محافظت کے واسطے بنا ہوا ہے۔ شمال و مغرب مین تنگ بھدرا کے کنارے پرانی راجدھانی بجےنگر کا ویرانہ ہے۔ اڈونی اس ضلع کا بہت بڑا قصبہ ہے جسکی آبادی چھبیس ہزار سے زائد ہے۔

کرنول تنگ بھدرا پر واقع ہے۔

مدراس احاطہ مدراس کا دار الحکومت بہ اعتبار آبادی ہندوستان مین تیسرے درجہ کا شہر اور دکھن مین سب شہرون سے زیادہ آباد سمندر کے کنارے پر بسا ہوا ہے۔ سینیٹ جارج نامی قلعہ اسکی محافظت کیواسطے بنایا گیا ہے یہان سرکاری رصدگاہ اور یونیورسٹی ہے

چنگل پٹ دریاے پالار کے کنارے ہے۔ سیدا پٹ صدر مقام ہے۔ دکھن پچھم مین سب سے بڑا شہر کانجی ورم (کانجی پرم) آبادی تینتالیس ہزار ہندوون کا مشہور تیرتھ گاہ ہے۔ یہان بہت سے مندر بنے ہوے ہین پرانے زمانہ مین یہان چولا راج کی راجدھانی تھی۔ مہاولی پرم مین پہاڑ کاٹ کر مندر بنائے گئے ہین۔

اتری ارکاٹ کا صدر مقام چتور ایک چھوٹا سا قصبہ مدراس کے پچھم واقع ہے۔ ارکاٹ دریاے پالار پرانے زمانہ مین کرناٹک کے نوابون

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کا دار الحکومت تھا۔ دکھن کی لڑائیون مین کلایو نے بڑی بہادری سے
اسکی محافظت کی تھی جسکی وجہ سے انگریزی حکومت ہندوستان مین قائم رہ گئی۔

پچھم مین ویلور دریاے پالار پر سب سے بڑا شہر (آبادی تینتالیس ہزار)
اور فوج کے رہنے کی جگہہ سپاہیون کے بغاوت کے لیے مشہور ہے
اسکے شمال مین ترپتی تیرتھہ کا مقام ہے۔

دکھنی ارکاٹ کا صدر مقام ارکاٹ سمندر کے کنارے پر واقع ہے اسکے
قریب سینٹ ڈیوڈ کے قلعہ کا ویرانہ ہے۔ چلم ورم کے بڑے بڑے
مندر مشہور ہین۔

تنجور (تنجاور) دریاے کاویری کی ایک شاخ پر پرانے زمانہ مین چولا راج
کا دار الحکومت تھا۔ یہان ایک مشہور مندر ہے جو دکھن مین سب مندرون سے
عمدہ ہے کنبھہ کونم (ادتر) اور پچھم مین بڑا قصبہ سنسکرت ودیا کا گھر و تیرتھ گاہ ہے سمندر
کنارہ پر نیگاپٹن (ناگاپٹنم) بندرگاہ ہے۔

ٹرنکوبار (ٹرنگنم باڑی) پہلے ڈنمارک والون کے قبضہ مین تھا مایاورم اتر پورب
مین بہت بڑا قصبہ اور پاک مقام ہے۔ وسط مین منارگڈی بھی بڑا قصبہ
ہے۔

ترچناپلی (ترچراپلی) دریاے کاویری پر اس احاطہ مین بہ اعتبار آبادی دوسرے
درجہ کا شہر فوجی مقام ہے۔ یہان کے سگار اور زیور مشہور ہین۔ سری رنگم
دریاے کاویری کے ایک جزیرہ پر ترچناپلی کے قریب بہت آباد جگہہ ہے
یہان شری رنگ جی کا مشہور مندر ہندوستان مین سب مندرون سے بڑا ہے
اس کے گرد سات پرکرما یعنی چارونطرف پھر کی دیوارین بنی ہین سب سے اخیر
دیوار کا دور دو میل ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مدورا (متھرے)، دریائے ویگے کے کنارے پر بہت بڑا شہر ہے۔
دکھن مین یہہ مقام اتنا ہی پاک سمجھا جاتا ہے جتنا بنارس اُتری ہندوستان مین۔ اسمین مندر بکثرت اور بڑے بڑے ہین۔

تناولی (ترنل ویلی)، پالم کوٹا اور شری ولی پتر بڑے قصبے ہین۔

توتی کورن (توتی کوڑی)، پوربی کنارے پر تجارتی مقام ہے۔ یہان موتی نکالا جاتا ہے۔

کویمبٹور نیلگری کے قریب واقع ہے۔

نیلگری کا صدر مقام اوٹکمنڈ نیلگری پہاڑی پر احاطہ مدراس مین خاص مقام ہے جہان حکام انگریزی بغرض تبدیل آب وہوا موسم گرما مین جایا کرتے ہین۔ کوٹا گرا اور کنور بھی ایسے ہی مقام ہین۔

سیلم شیورائے پہاڑی کے نیچے آباد ہے۔

منگلور دکھنی کنارہ کا صدر مقام سمندر کے کنارے پر واقع ہے۔

کالی کٹ (کلی کوٹ) ملابار کا صدر سمندر کے کنارہ پر واقع ہے پہلے پہل پرتگال والے یہین آکے تھے پال گھاٹ (پالاکوڈی)، اس ضلع مین اچھا شہر ہے اس مین چالیس ہزار آدمیون کی بستی ہے۔ کنانور (کنور) چھاونی کا مقام ہے یہان کالی مرچ اور ناریل کی تجارت ہوتی ہے اور کپڑا بہت اچھا بنا جاتا ہے تلی چیری (تلاچیری) چھوٹا سا بندر ہے۔

احاطہ بمبئی

حدود و وسعت

احاطہ بمبئی کے اُتر پچھم مین بلوچستان اُتر پورب مین پنجاب اور راجپوتانہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پورب مین ریاست ہاے ہند وسطی برار اور حیدرآباد دکھن مین میسور اور مدراس کا ضلع جنوبی کنارہ اور پچھم مین بحر عرب ہین۔ اس احاطہ کی زیادہ سے زیادہ لمبائی ایک ہزار چھبیس میل اور زیادہ سے زیادہ چوڑائی تین سو میل ہے اسکا رقبہ ایک لاکھ تیئیس ہزار چونسٹھ مربع میل ہے۔

طبعی حالات

اس احاطہ کے اُتر پچھم مین صوبہ سندھ ہے جسمین دریاے سندھ کا نشیبی میدان اور اُسکے ڈیلٹا کی زرخیز زمین شامل ہے جسکی زراعت بالکل دریا کی آبپاشی پر موقوف ہے۔ گجرات کے دریابرآمد میدان جنمین جزیرہ نما کچھ اور کاٹھیاوار شامل ہین نہایت زرخیز ہین۔ اس صوبہ کے باقی حصون مین گھاٹ اور سمندر کا درمیانی ناہموار پہاڑی کم بلند اور تنگ اُتری حصہ (جسے کوکن اور کنارہ کہتے ہین) اور اُسکے اوپر کے دکھنی بلند میدان کا کل حصہ و نیز دریاے تاپتی کا اونچا میدان (جو راج پیپلا اور اجنٹا پہاڑیون کے درمیان دکھنی بلند میدان کی شمالی حد ہے) شامل ہے۔

پہاڑ

کوہ ہالہ کا کرتھر نامی سلسلہ دریاے سندھ کے داہنے کنارہ پر سندھ اور بلوچستان کو جدا کرتا ہے۔ کچھ اور کاٹھیاوار مین چند کم اونچی پہاڑیون کے سلسلے ہین جنمین سے کچھ ملے ہوے اور کچھ علیحدہ ہین۔ گرنار کاٹھیاوار کے دکھن مین سب سے اونچی پہاڑی تین ہزار چھ سو چھیاسٹھ فٹ بلند ہے اس پر جینیون کے مندر بکثرت بنے ہوئے ہین۔ میواڑ اور مالوہ کے پہاڑ بمبئی کو راجپوتانہ اور ہند وسطی سے جدا کرتے ہین اور نربدا کے شمالی کنارہ پر اس احاطہ کے اُتر پورب واقع ہین۔ نربدا کے دکھن ست پڑا پہاڑ پورب پچھم نربدا اور تاپتی کی وادیون کو جدا کرتا ہے۔ اس کے متوازی اور دریاے تاپتی کے دکھن۔ اندھیادری یا اجنٹا پہاڑیون کا کم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اونچا سلسلہ ہے جو دریاے تاپتی اور پورنا کی وادیون کو دکھن کے بلند میدان سے اور خاندیش کو حیدرآباد سے الگ کرتا ہے اندھیادری کی غربی حد کے اُسطرف کوہ سہیادری کا سلسلہ دریاے تاپتی کے دکھن شروع ہوتا ہے اور پہلے دکھن پچھم اور پھر دکہن کی طرف ٹیبل لینڈ کی حد قائم کرتا ہوا کنارے کے متوازی چلا گیا ہے اسکا ڈھال پچھم کی طرف زیادہ اور پورب کی طرف کم ہے۔

دریا

خاص دریا بمبئی احاطہ کے سندھ نربدا اور تاپتی ہین جنکے آخری حصے اس احاطہ کو سیراب کرتے ہین۔ ان دریاؤن کا مفصل بیان بیشتر ہو چکا ہے ماہی کانٹا کے پہاڑیون کی اُتر سے سابرمتی اور دکھن سے ماہی نکلکر گجرات کے اوتری ضلعون کو سیراب کرتی ہوئی خلیج کھمبات مین گرتی ہین دکھن کے تین بڑے دریا گوداوری کرشنا اور تنگ بھدرا کے صرف ابتدائی حصے اس احاطہ مین ہین انکا مفصل بیان ریاست حیدرآباد مین کیا جاویگا۔ سینا احمدنگر کے قریب کی پہاڑیو سے نکلکر دکھن پورب رخ حیدرآباد اور بمبئی احاطہ کی حد پر کوہستان مین بہتی ہوئی بھیما سے ملجاتی ہے۔ یہہ دریا دکھن کے نہایت خشک حصہ مین ہوکر گذرتا ہے بھیما اس سے بہت بڑا دریا دکھن پورب رخ پہاڑیون مین بہکر سینا کے اتصال تک نیڈھرپور کے خشک میدان کو سیراب کرتا پورب رخ ساٹھ میل علاقہ حیدرآباد مین بہنے کے بعد دکھن مڑکر کرشنا سے مل جاتا ہے۔

آب و ہوا

احاطہ بمبئی مین سمندر کے کنارے کی نشیبی زمین اور اُس سے فاصلہ پر اونچے میدان ہین۔ اسکے بالکل دکھنی حصون مین دکھنی پچھمی مانسون اپنی پوری طاقت سے آتا ہے۔ مگر اُتری حصے اسکی پہنچ سے باہر ہین جسکی وجہ سے قدرتی طور پر ہر حصہ کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آب وہوا مین اختلاف ہے۔ شمالی سندھ کی آب وہوا اس ملک کے گرم وخشک ریگستان ہونیکی وجہ سے افریقہ کے صحرا سے مشابہ ہے۔ یہان پر موسم گرما مین تھرما میٹر کا پارہ سایہ مین ایک سو ترپن درجہ تک پہنچ جاتا ہے! اسکے اعتبار سے کچھ گجرات کم گرم ہین تاہم یہان کی آب وہوا نہایت گرم وخشک ہے۔ کوکن گرم اور مرطوب ہے۔ یہان برسات مین تین سو انچ تک پانی برستا ہے۔ گھاٹ کے متصل دکھنی میدان اور ملک مہاراشٹ کے جنوبی حصہ کی آب وہوا نہایت خوشگوار ہے۔ جزیرہ بمبئی مین باوجود سمندر کی ٹھنڈی ہوا چلنے کے ماہ مئی واکتوبر مین سخت گرمی پڑتی ہے۔ دکھنی پچھمی مانسون جون کے اول ہفتہ مین شروع ہوتا ہے اور کنارہ پر بے انتہا پانی برستا ہے

پیداوار

نباتات۔ خاندیش وگجرات مین گیہون بمبئی مین جوار باجرہ۔ گھاٹ کے پچھم اور اُتر دریائے تاپتی تک چاول کی پیداوار بکثرت ہوتی ہے۔ مگر اسکی افراط بمقابلہ جوار باجرے کے کم ہے۔ دوسرے غلے بھی صوبے کے مختلف حصون مین بوئے جاتے ہین۔ سندھ وکوکن مین نیل وسن وجوٹ کی کاشت زیادہ ہوتی ہے۔ پچھمی کنارہ پر تاریل کے درختون کی افزائش ہے۔ گجرات۔ خاندیش اور دکھن مین ہندوستان کے کل حصون سے عمدہ قسم کی روئی پیدا ہوتی ہے اور غیر ملکونکو بھیجی جاتی ہے

معدنیات۔ احاطہ بمبئی کی معدنی پیداوار بہت کم ہے۔ لوہا دھارواڑ۔ بیل گانون اور کرانچی کے ضلعون مین نکالا اور صاف کیا جاتا ہے۔ کنارے پر سمندر کے پانی سے نمک تیار ہوتا ہے۔

دستکاری۔ بمبئی مین عمدہ قسم کے ریشمی کپڑے بنے جاتے ہین اور کارچوبی کا بھاری کام خوب ہوتا ہے۔ احمد آباد۔ بروده۔ سورت ناسک۔ کولھاپور اور بمبئی مین کاغذ تیار ہوتا ہے۔ احمد نگر اور کچھ چاندی کے کام کیلئے اور سندھ بمبئی۔ بھڑوچ۔ سورت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سونگکاری اور مٹی کے برتن کیواسطے مشہور ہین۔ بمبئی مین اعلیٰ درجہ کے مٹی کے برتن بنائے جاتے ہین۔

کچھ عرصہ سے سوتی کپڑے بھی کلون کے ذریعہ سے تیار ہوتے اور غیر صوبون کو بھیجے جانے لگے ہین۔ بمبئی۔ بھڑونچ۔ سورت۔ احمدآباد۔ احمدنگر سالی گانون ناسک پونا اور دھاڑوار مین سوت اور سوتی کپڑے کے بڑے بڑے کارخانے ہین۔

ریلوے وغیرہ

سرکاری عملداری کے دوسرے صوبون مین اچھی سڑکون کی اتنی کمی کہین نہین ہے جتنی کہ بمبئی مین ہے۔ ہرچند کہ راستون کو عمدہ بنانے مین بہت کوشش کی گئی تاہم سوائے چند سڑکون کے پہاڑی راستون پر گاڑیان نہین جاسکتین۔ میدان کی شڑکین خشک موسم مین تو اچھی رہتی ہین۔ لیکن برسات مین مسافرت کے قابل نہین رہتین اور بارش کی کثرت سے آمدورفت بند ہوجاتی ہے۔

بمبئی بڑودہ سنٹرل انڈیا ریلوے اُتر کی طرف۔ سورت بھڑونچ بڑودھ۔ احمدآباد ہوتی ہوئی ودھوان تک گئی ہے۔ احمدآباد پر اس ریل کا راجپوتانہ ریلوے سے اتصال ہوتا ہے۔

گریٹ انڈین پنینشولا ریلوے بمبئی سے گھاٹ کے نیچے کلیان تک جاتی ہے۔ کلیان پر اسکی دو شاخین ہوگئی ہین ایک شاخ تھل گھاٹ کے اوپر ہوتی ہوئی ناسک اور بھساول تک پہنچتی ہے۔ یہان سے اس کی ایک شاخ برار ہوتی ہوئی ناگپور تک اور دوسری اضلاع متوسط کو طے کرتی ہوئی جبل پور مین ایسٹ انڈین ریلوے سے ملگئی ہے دوسری شاخ بھور گھاٹ کو طے کرتی پونا و شولاپور ہوتی ہوئی دکھن پورب رائے چور مین مدراس ریلوے سے ملجاتی ہے۔ ان دونون شاخون کو ڈھونڈ مین ماٹر ریلوے احمدنگر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوتے ہوئے ملاتی ہے

دکھنی مرہٹھہ ریلوے کی دو شاخین دکھن مین اس احاطہ کے ضلعوں سے آمد ورفت کا سلسلہ قائم کیے ہین۔ پچھمی شاخ ستارہ اور بیل گانون ہوتی ہوئی پونا سے دکھن کو گئی ہے اسکی ایک شاخ کولھاپور تک ہے۔ پوربی شاخ شولاپور کے متصل ہٹگی سے دکھن بیجاپور تک جاری ہے۔ ایک دوسری لین بلاری سے ہبلی اور دھارواڑ ہوتی ہوئی گوآ کے متصل مرم گانون تک پچھمی کنارہ پر گئی ہے اسپر دونون شاخین ملجاتی ہین۔

انڈس ویلی اسٹیٹ ریلوے کراچی سے شروع ہوکر اتر پورب سندھ کے کنارے حیدر آباد کے مقابل کوٹری تک جاتی ہے۔ یہان سے سندھ کے کنارے پر سکر تک چلی گئی ہے۔ اس مقام پر دریاے سندھ کو پار کرکے بائین کنارے پر روہڑی ہوتی ہوئی پنجاب مین داخل ہوتی ہے۔

سندھ پشین ریلوے شکارپور اور روہڑی کے درمیان رُک سے نکلکر جیکب آباد ہوتی ہوئی بلوچستان کو چلی گئی ہے۔

بھاونگر گونڈال جوناگڈھ۔ پوربندر ریلوے دھوان سے شروع ہوکر دکھن رُخ دھولا پورب بھاونگر اور پچھم پوربندر تک جاری ہے ایک لین اتر دکھن گونڈال سے سمندر کے کنارے تک جوناگڈھ ہوتی ہوئی چلی گئی ہے۔ دوسری لین اتر کی طرف راجکوٹ اور وہان سے پچھم کی طرف نوانگر تک گئی ہے

موروی اسٹیٹ ریلوے دھوان سے پچھم کی طرف موروی تک گئی ہے اور اسکی ایک شاخ راجکوٹ پر بھاونگر گونڈال ریلوے سے جاملی ہے اور بھی بہت سی چھوٹی ریلین کاٹھیاوار مین ہین۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تجارت

۱۸۹۶ء مین سمندر کی راہ سے اس احاطہ کی تجارت ایک ارب روپیہ سے کچھ زائد تھی جسمین اکیاسی کروڑ کے قریب ممالک غیر سے ہوئی۔ اشیاء درآمد کی قیمت ساڑھے اکتالیس کروڑ سے کچھ کم اور اشیاء برآمد کی کچھ اوپر سوا اکتالیس کروڑ تھی۔ خاص تجارتی چیزین جو اس ملک سے باہر جاتی ہین۔ روئی۔ افیون۔ تلھن گیہون۔ سوتی کپڑے ہین۔

باشندے و زبان

سرکاری ضلعون کی آبادی مطابق مردم شماری ۱۹۰۱ء ایک کروڑ پچاسی لاکھ انسٹھ ہزار پانسو اکسٹھ ہے۔ جسکی روسے اوسط آبادی ڈیڑھ سو فی مربع میل ہے لیکن تھر اور پر کھر بہت کم آباد ضلعے ہین۔ ضلع کھیڑا اور سورت کی آبادی بہت گھنی ہے۔ تین چوتھائی باشندے اس صوبہ کے ہندو ہین۔ سندھ مین مسلمان۔ کاٹھیاوار مین راجپوت دکھن مین مرہٹے زیادہ آباد ہین۔ اصلی باشندے زیادہ تر گجرات کے اُتر پورب اور گھاٹ کے متصل کی پہاڑیون مین پائے جاتے ہین۔ خاندیش اور اُتر پورب کی پہاڑیون مین بھیل و گجرات اور دکھن مین کول کے نام سے پکارے جاتے ہین۔ کول بھیلون سے زیادہ تربیت یافتہ ہین۔

سندھ مین سندھی۔ گجرات مین گجراتی۔ دکھن کے شمالی حصہ مین مرہٹی۔ کوکن اور اُتری کنارہ مین کوکنی اور دکھن کے دکھنی حصون کناری زبانین بولی جاتی ہین ان مین صرف کناری ایسی زبان ہے جو دکھنی زبانون سے ملتی ہے اور دراوری زبان سے نکلی ہے۔

تواریخی حالات

پہلے پہل یورپی باشندون مین پرتگال والون نے ہندوستان مین تجارت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شروع کی سنہ ۱۴۹۸ع مین واسکوڈگاما کالی کٹ مین آیا۔ اُسکے پانچ برس بعد البوقرق اعظم
نے گوا فتح کیا۔ سنہ ۱۵۵۲ع مین پرتگال والے جزیرہ بمبئی پر قابض ہوگئے۔ سو برس
تک یوربی تجارت انہین کے ہاتھہ مین رہی سنہ ۱۶۰۸ع مین انگریزی جہاز پہلے پہل
سورت مین جو اُسوقت ہندوستانی تجارت کی بڑی منڈی تھی آیا چند سال بعد انگریزی
سوداگرون اور پرتگال والونسے سورت کے قریب ایک سمندری لڑائی ہوئی جس
مین انگریزون کو فتح نصیب ہوئی۔ اس فتح کا نتیجہ یہہ ہوا کہ بادشاہ جہانگیر نے انگریزونکو
سورت مین کوٹھی کھولنے کا فرمان لکھدیا۔ جزیرہ بمبئی سنہ ۱۶۶۱ع مین شہزادی الفنتا
کیتھرائنا کے جہیز مین انگلستان کے بادشاہ چارلس دوم کو شادی کے موقع پر ملا۔
سنہ ۱۶۶۸ع مین چارلس دوم نے اسے ایسٹ انڈیا کمپنی کے حوالہ کیا۔ سو برس
سے زیادہ انگریز بمبئی مین خشکی کے جانب مرہٹون کی بڑہتی ہوئی سلطنت سے
گھرے ہوئے بہ حیثیت سوداگری رہے۔ سنہ ۱۸۰۲ع مین مرہٹون کی دوسری
لڑائی کے بعد انگریزون کو گجرات کا زیادہ تر حصہ مع اضلاع سورت بھڑونچ۔ اور
کھیڑا کے ملگیا جسکی وجہہ سے اُنکے ملکی اختیارات پونا اور بڑودہ کے دربار مین بہت
بڑھ گیے۔ سنہ ۱۸۰۷ع مین کاٹھیاوار کی ریاستین انگریزون کی حفاظت مین آگیئن۔
راؤ صاحب کچھہ نے سنہ ۱۸۰۹ع مین یہہ صلحنامہ لکھدیا کہ وہ سمندری ڈاکون کی
سرکوبی مین مددگار رہینگے۔ سنہ ۱۸۱۷ع مین احاطہ بمبئی کے اضلاع پونا۔ احمدنگر۔ ناسک
شولاپور۔ بیلگانون۔ بیجاپور۔ ڈھارواڑ۔ احمدآباد۔ اور کوکن انکے ہاتھہ آئے
اور اسی سنہ مین ہلکر نے ضلع خاندیش کے کل حقوق انگریزون
کے سپرد کردے۔ سنہ ۱۸۴۸ع مین ستارہ بھی شواجی کے خاندان
مین کوئی وارث نہ رہجانے کے سبب سے انگریزون کے اختیار مین
آگیا۔ غیر آئینی ضلع پنج محال انگریزونکو سنہ ۱۸۶۱ع مین سندھیا سے ملا اور اس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

احاطہ کی دکھنی حد مدراس احاطہ کے ضلع اترسمی کنارہ کو ملانے سے اور بھی بڑھ گئی۔ اُنیسوین صدی کے شروع مین بلوچی نسل کے چار بھائیون نے سندھ پر اپنی حکومت جمالی۔ چونکہ کابل کی لڑائی مین اُنھون نے سرکاری فوج کو راستہ دینے سے انکار کیا تھا اور حیدرآباد مین انگریزی رزیڈنسی پر حملہ آور ہوے تھے میانی کی لڑائی مین انگریزون نے انکو شکست فاش دیکر ۱۸۴۳ع مین صوبہ سندھ کو سرکاری عملداری مین ملایا۔

اس احاطہ مین چار قسمتین اور تیئیس ضلعے حسب تفصیل ذیل ہین۔

قسمت	ضلع	بڑے بڑے قصبے
قسمت شمالی	احمدآباد	احمدآباد ویرام گانون۔ ڈھولکا۔ دھولڑا۔
	کھیڑا	ندیاد (صدر مقام) امریٹہ کپڈونج۔ بورساد۔ کھیڑا
	پنچ محال	گودھرا (صدر مقام)۔ دوہد
	بھڑونچ	بھڑونچ۔ جمبوسر انکلیشور۔
	سورت	سورت۔ بلسر۔ رانڈیر۔
	تھانہ	تھانہ۔ بنڈورا کلیان۔ یاسیم کلوا بسین۔ پنویل۔
	ناسک	ناسک۔ مالے گانون۔ یولا۔ جل گانون۔
قسمت وسطی	خاندیش	دھولیا (صدر مقام) چوپڑا۔ پارولا۔ بھوساول۔ نہرگانون۔ پادل۔ شیرپور۔ ایرنڈول
	احمدنگر	احمدنگر۔ کوڑہ لا
	پونا	پونا۔ جونار۔
	شولاپور	شولاپور۔ بارسی۔ پنڈہرپور۔ رشٹا۔
	ستارہ	ستارہ۔ وائی۔ کراو۔ تاس گانون۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قسمت	ضلع	بڑے بڑے قصبے
جنوبی	بیل گاؤن	بیل گانون۔ گوکاک۔ اتھنی۔
	دھارواڑ	ہُبلی۔ ڈھارواڑ۔ رانی بنور۔ گدگ بٹی گری۔
	بیجاپور	بیجاپور
	کنارہ	کاروار (صدر مقام) کمٹا
	رتناگر	رتناگر۔ چپلون۔ دنگورلا۔
	کلابہ	علی باغ۔ (صدر مقام) الکول۔ بگلکوٹ۔ گلیدگڈھ
سندھ	کراچی	کراچی۔
	شکارپور	سکر (صدر مقام)۔ شکارپور۔ لارکانا۔
	اپر سندھ فرنٹیر	جیکب آباد۔ (صدر مقام)۔
	حیدرآباد	حیدرآباد۔
	تھر اور پرکھر	امرکوٹ (صدر مقام)۔ اسلام نگر
	بمبئی شہر	

قسمت شمالی گجرات اور کوکن کی پرانی ریاستون سے بنی ہے۔ احمدآباد خلیج کھمبات کے اُتر پچھم واقع ہے کھیڑا اُتر مین پنچ محال اُتر پورب اور بھروچ۔ سورت۔ اور تھانہ دکھن جانب ایک دوسرے کے بعد ہین۔ قسمت وسطی گھاٹ کے اوپر خشکی کی طرف واقع ہے۔ خاندیش تاپتی کے میدان مین اور ناسک دکھن کی طرف اُس سے ملا ہوا کھلی میدان مین ہے۔ اسکے بعد پونا گھاٹ سے ملا ہوا پچھم جانب اور اُسکے پورب احمدنگر ہے جسکی حد پر دریاے گوداوری اور سینا بہتے ہین۔ ستارہ اور شولاپور کے ضلعے انکے دکھن مین ہین۔ قسمت جنوبی گھاٹ کے اوپر نیچے واقع ہے اوپری حصہ مین بیل گانون اور دھارواڑ و نیچے کے حصے مین کلابہ و کنارہ شامل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہین۔ اسکے پورب کرشنا اور بھیما دریاؤن کے بیچ مین بیجا پور کا ضلع ہے۔ قسمت سندھ مین دریاے سندھ کا نشیبی میدان اور ڈیلٹا اور ریگستانی ملک کے کنارہ کا حصہ شامل ہے۔ اپر سندھ فرنٹیر مین سندھ کا سرحدی ضلع اور دریاے سندھ کے پچھم کا چھوٹا حصہ شکارپور مین دریاے سندھ اور کرتھر کی پہاڑیون کے بیچ کا میدان اور دریاے سندھ کے بائین کنارہ کا کچھ حصہ جو پنجاب سے ملا ہوا ہے شامل ہے۔ کرانچی کے ضلع مین وہ کل زمین جو دریاے سندھ کے پوربی ڈیلٹا کا پچھمی دکھنی حصہ ہے داخل ہے۔

مشہور شہر و قصبے

بمبئی بہت بڑی تجارتی جگہہ اور صدر مقام احاطہ باعتبار آبادی ہندوستان مین اول درجہ کا شہر ہے۔ یہان جہاز بنانے کے لئے وسیع ڈاک یارڈ و کپڑے بنانے کے بڑے بڑے کارخانے موجود ہین اور ایک یونیورسٹی قائم ہے۔ اسکے قریب جزیرہ ایلیفنٹا مین بدھ مذہب والون کے مشہور مندر پہاڑ کاٹ کر بنائے گئے ہین۔

احمد آباد دریاے سابرمتی کے کنارے مسلمانون کے عہد مین گجرات کا دارالحکومت سولھوین صدی مین ہندوستان کے عمدہ شہرون مین گنا جاتا تھا یہان کی جامع مسجد دوسو فٹ لمبی بانوے فٹ چوڑی ہندوستان کی سب مسجدون سے عمدہ بنی ہوئی ہے۔ اسکا فرش سنگ مرمر کا ہے اور چھت مین پندرہ گنبد پیتیس کھمبے ہین اب احاطہ بمبئی مین یہ تیسرے درجہ کا شہر ہے۔ **دھولڑا** کی روئی مشہور ہے۔ **ورام گانون** بڑا قصبہ ہے۔

ندیا صدر مقام **کھیڑا** مین روئی کا بیوپار بہت ہوتا ہے۔

بھڑوچ نربدا کے مہانہ کے قریب بندرگاہ پرانے زمانہ مین بہت مشہور تھا۔ یہان سے روئی بہت روانہ ہوتی ہے۔

سورت دریاے تاپتی کے مہانہ پر بندرگاہ اور احاطہ بمبئی مین چوتھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

درجہ کا شہر ہے سنہ ۱۶۱۲ع مین یہان انگریزون کی پہلی کوٹھی کھلی تھی اور سنہ ۱۶۸۷ع تک ایسٹ انڈیا کمپنی کا صدر مقام تھا۔ سولھوین اور سترھوین صدی مین یہ غیر ملکون کی تجارت کی جگہہ تھی۔ یہان روئی کی کئی کلین ہین اور چندن کی لکڑی پر عمدہ نقاشی ہوتی ہے

تھانہ جزیرہ سالسٹ پر آباد ہے۔ اسکے پورب کلیان مین گریٹ انڈین پننشولا ریلو کی دو لین ملتی ہین۔ بنڈورا اس ضلع کا نامی قصبہ ہے۔ **بسین** سمندر کے کنارے پر جہان پیشوا اور سرکار انگریزی مین عہد نامہ ہوا تھا کسی زمانہ مین پرتگال والون کے قبضہ مین تھا

ناسک دریاے گوداوری پر پرانا شہر ہندؤن کا تیرتھ استھان ہے۔ ہر بارھوین سال یہان کنبھہ کا بڑا میلہ ہوتا ہے۔ اسکو پہلے پنچ بٹی کہتے تھے۔ یہان رامچندر جی جلاوطنی کی حالت مین کچھہ دنون تک رہے تھے۔ **مالی گانون** بڑا قصبہ اور تاریخی مقام ہے **یولا** بڑا آباد قصبہ ہے۔

دھولیا۔ **خاندیش** کا صدر مقام وسط مین واقع ہے **بھوساول** پر گریٹ انڈین پننشولا اور ناگپور ریلوے ملتی ہین۔ **چوپڑا** اور **پارولا** خاص قصبے ہین۔

احمد نگر دریاے سینا کے کنارے زمانہ سابق مین مسلمانی سلطنت کا دارالحکومت تھا۔ شاہی عمارات کے ویرانے قابل دید ہین۔ یہ شہر دستکاری کے لئے مشہور ہے ساڑی اور دری عمدہ تیار ہوتی ہے۔

پونا دستکاری کے لئے مشہور ہے۔ یہہ شہر سابق مین پیشوا کا پایہ تخت تھا۔ اسکے قریب **کرکی** و **کورے گانون** تواریخی مقام مین مرہٹھون اور انگریزون سے لڑائیان ہوئی تھین۔

شولاپور بڑا تجارتی مقام ہے۔ اسکے اتر پورب مین **بارسی** بڑا قصبہ اور روئی کی منڈی ہے **پنڈھرپور** وشنؤن کا تیرتھ گاہ دریاے بھیما کے کنارے پر بہت آباد قصبہ ہے۔ یہان وشنؤن کا مشہور مندر ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ستارہ کچھ عرصہ تک مرہٹون کا دار الحکومت تھا۔ اسکے اُتر پچھم کرشنا کے نکاس کے قریب مہا دلیشور کو انگریز تبدیل آب و ہوا کے لئے جاتے ہین۔
بیل گانوُن تجارتی شہر اور فوجی مقام ہے۔
دھارواڑ روئی کے واسطے مشہور ہے۔ ہبلی (آبادی باون ہزار سے زیادہ) روئی کی تجارت کا مرکز ہے گدک بٹی گری بڑا آباد قصبہ ہے۔
بیجاپور کسی زمانہ مین زبردست مسلمانی بادشاہت کا دار الحکومت تھا یہان مسجد مقبرے اور عمارتون کے ویرانے دور تک ملتے ہین۔
کاروار ضلع کنارہ کا صدر مقام و لنگرگاہ ہے۔ اسکے دکھن مقام کمٹا سے جہازون کے ذریعہ سے روئی باہر روانہ ہوتی ہے۔ کمٹا کے دکھن ہنور ہے۔ اسکے پورب مین گرسپا کا مشہور آبشار ہے جہان پانی نو سو فٹ بلندی سے گرتا ہے۔
کلادہ کی صدر کچہریان ایک چھوٹے سے قصبہ علی باغ مین ہین انگل کوٹ اور گلیہ ڈگڈھ اس ضلع کے بست آباد قصبے ہین۔
کرانچی سندھ مین سب سے بڑا شہر اور مشہور بندرگاہ بہ اعتبار تجارت احاطہ مین دوسرے درجہ کا خیال کیا جاتا ہے۔
سکر صدر مقام ضلع شکارپور بولن پاس سے تجارتی مال کی منڈی ہے شکارپور دریائے سندھ کے مغرب سندھ اور بولن پاس کے اُس جانب کے ملکون کی تجارت کا مرکز ہے۔
جیکب آباد۔ اپر سندھ فرنٹیر کا صدر مقام سرحدی فوج کی بڑی چھاؤنی ہے
حیدر آباد دریائے سندھ کے قریب پہلے امیران سندھ کا دار الحکومت تھا
جنگ میانی پر چارلس نیپر نے ۱۸۴۳ء مین شکست دی تھی۔
امر کوٹ تھر اور پر کھر ریگستانی ضلع کا صدر مقام اکبر کی پیدائش کی جگہ ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ممالک متوسط

حدود و وسعت

ممالک متوسط کے اُتر پچھم ہندوستان کی دیسی ریاستین - اُتر پورب قسمت چھوٹا ناگپور - پورب اوڑیسہ - دکھن پورب مدراس - دکھن پچھم عملداری نظام اور پچھم خاندیش ہین - اسکی لمبائی پورب پچھم پانسو چھہتر اور چوڑائی اُتر دکھن چار سو بتیس میل ہے رقبہ چھیاسی ہزار چھہ سو چودہ مربع میل ہے -

طبعی حالات

وسطی اونچے میدان کو نربدا اور تاپتی کی وادیان دکھنی ٹیبل لینڈ سے جدا کرتی ہین - ٹیبل لینڈ سے کم بلند ست پڑا کی پہاڑیان یہین واقع ہین - ان سے بڑے بڑے دریا نکلے ہین - اضلاع ساگر کے دکھن پورب شرقی گھاٹ اور گوداوری کے گوشہ مین ٹیبل لینڈ کا ایک وسیع قطع اور تین سو فٹ تک بلند ناہموار پہاڑیان ہین - پچھم طرف واردھا اور وین گنگا کے میدان حیدرآباد سے - اُتر جانب چھتیس گڈھ کا میدان ست پڑا اور چھوٹا ناگپور سے اسکو جدا کرتے ہین - یہہ دونون میدان نہایت زرخیز ہین - یہان کاشت خوب ہوتی ہے پہلے کا ڈھال اُتر سے دکھن اور دوسرے کا دکھن پچھم سے اُتر پورب ہے - ست پڑا کے اُتر نربدا کی وادی کا بلند میدان اور بندھیاچل کی شمالی ٹیبل لینڈ کا تنگ قطع ان اضلاع مین شامل ہے - پہلے کی اراضی نہایت زرخیز کالی مٹی سے بنی ہوئی بالکل زیر کاشت ہے - دوسرے کا ڈھال کم ہے اس مین کہین پہاڑیان و کہین میدان ہین -

ان ممالک کا دو ثلث سے زیادہ حصہ غیر مزروعہ کسی وقت مین جنگل تھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اب بڑے بڑے جنگل کاٹ ڈالے گئے ہین تاہم ساگون۔ ساکھو اور دیگر بیش قیمت لکڑیون کے جنگل اور صوبون سے زیادہ ہین۔

پہاڑ

ممالک متوسط کے اُتر مین ست پڑا پہاڑ پورب سے پچھم تک چلا گیا ہے جسکے کم بلند سلسلے اُتر مین کیمور پہاڑ تک گئے ہین۔ پورب مین بندھیاچل کے سلسلے امرکنٹک سے شروع ہوتے ہین اور سنبھل پور کے میدان کو چھوٹا ناگپور سے جدا کرتے ہین۔ دکھن مین بستر کے پہاڑ خلیج بنگال سے گوداوری اور اُسکے پچھم مین خاندیش تک پھیلے ہوئے ہین۔

دریا

نربدا امرکنٹک کی پہاڑیون سے نکلکر پچھم رُخ بہتا ہوا خلیج کھمبات مین گرتا ہے اس مین ست پڑا پہاڑ کے اوپری ڈھال کا پانی آتا ہے۔

مہاندی بستر کے پہاڑون سے نکلکر خلیج بنگال مین گرتی ہے۔

وین گنگا کا مخرج سیونی کا اونچا میدان ہے۔ یہہ دریا زیادہ تر ست پڑا و ناگپور کے میدانون کا پانی لیتا ہوا دکھن طرف ساڑھے تین سو میل بہنے کے بعد وردھا سے مل جاتا ہے۔ اتصال کے بعد اسکا نام پران ہتا ہو گیا ہے جو کچھہ دور چل کر گوداوری سے سرونچا پر مل جاتی ہے۔

وردھا ست پڑا پہاڑ سے نکلتی ہے اور ناگپور وردھا اور چاندا کے ضلعون کو نظام کی عملداری سے جدا کرتی ہے۔

اندراوتی پوربی گھاٹ سے نکلکر پہلے پچھم کو اور پھر دکھن کو بہکر گوداوری مین سرونچا کے نیچے مل جاتی ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آب وہوا

ان ممالک کی آب وہوا بوجہ بلندی کے معتدل ہے۔ شروع گرمی مین ست پڑا کا میدان گرم ہوا سے زیادہ تر محفوظ رہتا ہے۔ موسم برسات ٹھنڈا اور خوشگوار ہوتا ہے اور بمقابلہ اُتری ہندوستان کے پانی ٹھیک وقت پر برستا ہے۔ مقدار بارش کا اوسط میدان کے نہایت خشک حصون مین چالیس انچ سے پہاڑیون مین ستر انچ تک ہے۔ ضلع ہوشنگ آباد کے مقام پچمری مین حکام تبدیل آب وہوا کے واسطے جاتے ہین۔

پیداوار

نباتات اس ملک مین پیداوار کی قوت گنگا کے میدان سے کم ہے تاہم یہان کی زمین بہت زرخیز خیال کی جاتی ہے۔ ہندوستان کی ہر جگہہ سے عمدہ روئی وردھا کی وادی مین پیدا ہوتی ہے۔ نربدا کی وادی مین گیہون اور دال اور چھتیس گڈھ کے میدان مین چاول اور گیہون کی کثرت ہے جنگلون مین قیمتی ساگون۔ ساکھو۔ وبانس کے درخت زیادہ تر پائے جاتے ہین۔ لٹرو لاکھہ بھی بکثرت ملتی ہے۔

معدنیات۔ کوئلہ بہت ہے فی الحال صرف دو ہی جگہہ سے نکالا جاتا ہے لوہا بافراط ہے مگر کام مین کم لایا جاتا ہے۔

دستکاری۔ زربفت کا کام برہان پور اور کارچوبی کی پوشاک ناگپور اور بھنڈارے کے کچھہ حصون مین تیار ہوتی ہے ناگپور مین بذریعہ کلون کے سوتی کپڑا بنا جاتا ہے۔

ریلوے

گریٹ انڈین پنینشولا ریلوے کی ایک شاخ ست پڑا کے اتر اور دوسری

Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دکھن کو جاتی ہے۔ آخری شاخ نربدا کی وادی میں جبل پور تک جاری ہے۔ دکھنی شاخ بھساول سے شروع کر پورنا اور وردھا کی وادی کو طے کرتی ہوئی ناگپور پر ختم ہو جاتی ہے۔ اسکی ایک شاخ ناگپور سے ورورا میں کوئلہ کی کان تک ہے
بنگال ناگپور ریلوے ناگپور سے پورب جانب اضلاع رائے پور و بلاسپور کو طے کرتی ہوئی چھوٹا ناگپور کے کوہستانی حصوں میں ہو کر اسن سول میں ایسٹ انڈین ریلوے سے جاملی ہے۔ اسکی ایک شاخ کٹنی تک جا کر ایسٹ انڈین ریلوے سے مل جاتی ہے۔

کھنڈوا سے ایک چھوٹی لین اندور اور اجمیر کو دوسری اٹارسی سے ہوشنگ آباد اور بھوپال تک جاتی ہے۔ ایک چھوٹی شاخ موپانی کی کوئلہ کی کان تک ہے۔

انڈین مڈلینڈ ریلوے کی ایک شاخ بینا سے ساگر تک اور وہاں سے کٹنی تک جاری ہے۔

تجارت

۱۸۹۸ء میں ممالک متوسط کی کل تجارت تخمیناً سوا گیارہ کروڑ روپیہ کی تھی۔ اشیاء درآمد کا تخمینہ ساڑھے چار کروڑ روپیہ سے اور اشیاء برآمد کا ساڑھے چھ کروڑ سے زائد تھا۔ روئی۔ چاول۔ گیہوں۔ چنا۔ دال۔ جوار۔ باجرا۔ چمڑا۔ تلہن شکر۔ اور لاکھ باہر بھیجی جاتی ہے۔

باشندے و زبان

از روے مردم شماری ۱۹۰۱ء یہاں کی آبادی اٹھانوے لاکھ پینتالیس ہزار تین سو چودہ ہے جسکے مطابق فی مربع میل ایک سو چودہ کا اوسط ہوتا ہے اضلاع نرسنگ پور۔ جبل پور اور بھنڈارا کی آبادی بہت گھنی ہے چاندا۔ منڈلا۔ ہوشنگ آباد۔ نیمار اور چھندواڑہ کم آباد ہیں۔ یہاں کی آبادی بالکل مخلوط ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

اصلی باشندون مین گونڈ کی قوم زیادہ مشہور ہے۔ اسکے علاوہ اور بھی چھوٹی چھوٹی قومین جنکو پوربی اضلاع مین بھومیا ودھانگر وست پڑا کے پچھم گرکو۔ کول و بھیل کہتے ہین آباد ہین۔ ہندوستانی مرہٹے ٹیلگو اور اوڑیہ قوم کے لوگ بالترتیب اُتر پچھم دکھن پورب سے اکر آخیر تین صدی مین آباد ہوئے ہین

ہندی بولنے والے زیادہ تر اُتری اضلاع مین خاصکر آباد ہین۔ ست پڑا کے دکھن تک یہہ لوگ پھیلے ہوئے ہین۔ مرہٹہ ناگپور۔ اوڑیہ سنبھلپور اور ٹیلگو چاندا مین آباد ہین ناگپور مین مرہٹی۔ سنبھل پور مین اوڑیہ اور چاندا مین ٹیلگو بولی جاتی ہے۔ کل اُتری اضلاع مین ست پڑا کے دکھن تک ہندی مروج ہے۔

تاریخی حالات

مرہٹون کے ظلم کی وجہ سے ۱۸۱۸ء مین آپا صاحب گدی سے اُتار دیا گیا اور انگریزون نے اُس حصہ کو جو اب ساگر اور اضلاع نربدا کے نام سے مشہور ہے اپنی عملداری مین شامل کر لیا۔ راگھوجی کی نابالغی کی وجہ سے بھونسلا کے ملک کا انتظام بھی اپنے تعلق کر لیا۔ راگھوجی ۱۸۳۰ء مین بالغ ہو گیا اور لاوارث مرجانے کی وجہ سے اسکا ملک انگریزون کو مل گیا۔ ۱۸۶۰ء مین نظام نے وہ حصہ ملک جو پہلے ایرگودا ای کے ضلع کے نام سے موسوم تھا انگریزون کو دیدیا۔ ۱۸۶۱ء مین ساگر اور نربدا کے ضلعے ملا کر ایک چیف کمشنری قائم کی گئی ۱۸۶۲ء مین اس نئی عملداری مین ضلع سنبھلپور اور دوسرے سال دیسی ریاست نیچے راگھوگڈھ جو ۱۸۵۷ء مین ضبط کر لی گئی تھی شامل کر لی گئی

اس صوبہ مین چار کمشنریان اور اٹھارہ ضلعے حسب تفصیل ذیل ہین۔

قسمت	ضلع	بڑے بڑے قصبے	قسمت	ضلع	بڑے بڑے قصبے
جبلپور	ساگر	ساگر۔ گڈھ کوٹا	جبلپور	جبل پور	مرواڑہ۔
	دموہ	دموہ		منڈلا	منڈلا۔

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قسمت	ضلع	بڑے بڑے قصبے	قسمت	ضلع	بڑے بڑے قصبے
جبلپور	سیونی	سیونی		ناگپور	ناگپور۔ کامٹی۔ امریر۔ کھپا۔ رام ٹیک۔
	نرسنگہ پور	نرسنگہ پور۔ گڈرواڑہ۔	بقیہ	چاندا	چاندا۔ ورورا ہنگن گھاٹ
	ہوشنگ آباد	ہوشنگ آباد۔ ہرواسہاگپور		بھنڈارا	بھنڈارا۔ پونی۔ تمسر
نربدا	نیمار	کھنڈوا (صدر مقام) برہانپور		بالاگھاٹ	بوڑھا (صدر مقام)۔
	بیتول	بدنور (صدر مقام بیتول)۔		راے پور	راے پور۔
	چھندواڑہ	چھندواڑہ۔ پنڈھرنا۔	چھتیس گڈھ	بلاس پور	بلاس پور۔ رتن پور۔
ناگپور	وردھا	وردھا۔		سنبھلپور	سنبھل پور۔

اُتر پچھم مین قسمت نربدا ہے جسمین نربدا کی وادی کا کل دکھنی حصہ اور ست پڑا کا اُسقدر پچھمی حصہ جو اُس صوبہ مین ہے شامل ہے۔ وادی نربدا کے اضلاع مین نیمار بالکل پچھم و نرسنگہ پور پوربی سرحد پر ہے۔ زیادہ حصہ ست پڑا کے میدان کا بیتول و چھندواڑہ مین داخل ہے قسمت جبلپور کے اُتری ضلعے ساگر اور دموہ وادی کے اُتری اونچے میدان مین واقع ہین اضلاع منڈلا اور سیونی جانب دکھن ست پڑا کے کوہستان مین ہین قسمت ناگپور مین ست پڑا پہاڑ کا دکھنی بڑا میدان ضلع بالاگھاٹ و سیالی ٹکری کی پہاڑیان شامل ہین۔ میدان کے کل دکھنی حصہ سے ضلع چاندا بنا ہے۔ قسمت چھتیس گڈھ پوربی حصہ مین واقع ہے۔ اس مین راے پور و چھتیس گڈھ کا وسیع میدان اور اتر پورب و دکھن کے پہاڑی ضلع شامل ہین۔

مشہور شہر و قصبے

ساگر فوج کی چھاؤنی اور تجارت کا مقام ہے۔

جبل پور ممالک متوسط مین باعتبار آبادی دوسرے درجہ کا شہر و تجارتی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مقام ہے۔یہان گریٹ انڈین پینینشولا اور ایسٹ انڈین ریلوے کا اتصال ہوتا ہے۔اشیار تجارتی مین خیمہ اور دریان بہت تیار ہوتی ہین۔

ہوشنگ آباد ہوشنگ شاہ والی گجرات کا بسایا ہوا ہے پچمری پہاڑ مین حکام صوبہ موسم گرما مین تبدیل آب وہوا کے لئے جایا کرتے ہین۔

نیمار۔برہان پور دریاے تاپتی کے کنارے اکبر شاہ اور اُسکے بعد اُس کے جانشینون کا دکھن مین پایہ تخت تھا۔یہہ شہر پرانے زمانہ سے زربفت کے سوتی وریشمی کپڑون کے لئے مشہور ہے۔کھنڈوا مین راجپوتانہ مالوہ اور گریٹ انڈین پینینشولا ریلوے کا اتصال ہوتا ہے۔

ناگپور دریاے ناگ پر پہلے مرہٹھون کا دارالسلطنت تھا اور ممالک متوسط کا صدر مقام ہے۔یہان تجارت اور دستکاری خوب ہوتی ہے اور مرہٹھی طرز کے مندر اچھے بنے ہین۔اسکے چارون طرف سنگین شہر پناہ ہے۔کامٹی فوجی مقام ناگپور سے نو میل اُتر پورب تجارت کا مرکز ہے۔

چاندا جو پہلے گونڈ خاندان کا دارالحکومت تھا غلہ کی بڑی منڈی ہے ہینگن گھاٹ کی روئی عمدہ ہوتی ہے۔وروراکی کوئلہ کی کان مشہور ہے۔

راے پور غلہ کی تجارت کا مقام ہے۔

سنبھل پور مہاندی کے بائین کنارہ پر واقع ہے یہان سے ایک ریل کی لین کٹک تک جاتی ہے۔

برار

حدود و وسعت

پہلے یہہ صوبہ ریاست نظام حیدر آباد مین شامل تھا۔اب یہان کا انتظام ایک کمشنر کے سپرد ہے جو ریزیڈنٹ حیدر آباد کا ماتحت ہے۔

Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

برار کے اُتر پورب اضلاع متوسط۔ دکھن مین حیدر آباد پچھم مین کچھ حصہ حیدرآباد اور بمبئی احاطہ کا ضلع خاندیش ہے۔ اسکی زیادہ سے زیادہ لمبائی دو سو میل۔ چوڑائی ایک سو ساٹھ میل اور رقبہ سترہ ہزار سات سو دس مربع میل ہے۔

طبعی حالات

برار دریاے پورنا کے بلند میدان مین واقع ہے۔ اُتر مین گاول گڈھ۔ دکھن مین اجنٹا یا اندھیادری کی پہاڑیان اور پین گنگا اور اُسکے باجگذار دریاؤن کی اُتری وادیان شامل ہین پین گنگا دکھنی حد کا زیادہ حصہ گھیرے ہوے اور وردھا پوربی حد قایم کئے ہوئے ہے۔ گاول گڈھ کی پہاڑیون مین قیمتی لکڑیون کے جنگل ہین۔ پورنا کا کالی مٹی سے بنا ہوا کل میدان زیر کاشت ہے۔ اجنٹا پہاڑی کے شمالی حصہ کو بالا گھاٹ اور جنوبی کو پاین گھاٹ کہتے ہین۔

پہاڑ

اُتر مین گاول گڈھ کی پہاڑیان تین ہزار سے چار ہزار فٹ تک اونچی ہین اجنٹا کی پہاڑیان جنھین اندھیادری کہتے ہین اُتر پچھم پھیلی ہوئی ہین۔ انکی اونچائی کہین دو ہزار فٹ سے زیادہ نہین ہے۔

دریا

خاص دریا تاپتی۔ پورنا۔ پین گنگا۔ اور وردھا ہین تاپتی کا بیان احاطہ بمبئی مین ہو چکا ہے۔

پورنا اُتر کی پہاڑیون سے نکلکر پچھم طرف برار کے میدان مین بہتی ہوئی تاپتی مین مل جاتی ہے۔

پین گنگا بلڈانہ کے قریب اجنٹا کی پہاڑیون سے نکلکر اوسکے دکھنی ڈھال کا پانی لیتی ہوئی پورب رُخ دریاے وردھا سے مل جاتی ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وردھا ممالک متوسط مین بیتول کے قریب ست پڑا کی پہاڑیون سے نکلکر مین گنگا کے سنگم تک ایک سو بیس میل زرخیز میدان مین بہتی ہے اسکے آگے وردھا اور چاندا کے میدان مین گزر کر بان گنگا کو لیتی ہوئی گوداوری مین جا گرتی ہے۔

آب وہوا

یہان کی آب وہوا بہ مقابلہ اضلاع متوسط زیادہ خشک ہے۔ مقام چکالدہ گاول گڈھ کی پہاڑیون پر تین ہزار سات سو ستہتر فٹ اونچا ہوا کھانے کی جگہہ ہے۔

پیداوار

برار مین روئی کی پیداوار خاصکر زیادہ ہے۔ جوار۔ باجرا۔ تلہن اور کسیقدر گیہون بھی ہوتا ہے۔ اس صوبہ مین مونگ پھلی بہت ہوتی ہے گاول گڈھ کی پہاڑیون مین جنگل بکثرت ہے۔ وردھا کے کنارے ضلع اون کے پوربی حصہ مین کوئلہ کی چٹانین وروا اور چاندہ تک دریا کے بائین کنارہ پھیلی ہوئی ہین۔

ریلوے

گریٹ انڈین پننسولا ریلوے کی ایک شاخ اس صوبہ مین جھساول ہوکر ناگپور جاتی ہے۔ یہ نیز اسے امراوتی اور اکولا سے کھام گانون تک اسکی شاخین جاری ہین۔

تجارت

۱۸۹۸ء مین ریل کے ذریعہ سے جو مال غیر ممالک سے اس علاقہ مین آیا اسکی تخمینی قیمت دو کروڑ چھتیس لاکھ روپیہ اور جو مال اسطرح باہر بھیجا گیا اسکی سوا چھ کروڑ روپیہ تھی۔ جو مال سڑکون کی راہ سے آیا اسکی قیمت قریب چار کروڑ چھیالیس لاکھ روپیہ اور جو مال اس ذریعہ سے باہر بھیجا گیا اسکی قیمت ایک کروڑ تینتالیس لاکھ روپیہ تھی۔

Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باشندے وزبان

ازروے مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء برار کی آبادی ستائیس لاکھ چون ہزار سولیعنی فی مربع میل ایک سو پچپن ہے۔امراوتی۔اکولا کی آبادی بہت گھنی ایلچ پور اور اون کی چھدری ہے۔

اس صوبہ مین مرہٹی خاصکر بولی جاتی ہے۔گاول گڈھ کے اصلی باشندے کُرکی بولتے ہین۔

تاریخی حالات

سنہ ۱۸۵۳ء مین نظام نے امدادی فوج کے اخراجات اداکرنے کی غرض سے اس صوبہ کو سرکار انگریزی کے سپرد کردیا۔بعد اداے صرفہ فوج چھتیس لاکھ روپیہ خزانہ نظام مین داخل ہوتا ہے۔

یہان چھ ضلعے حسب ذیل ہین۔

ضلع	بڑے بڑے قصبے	ضلع	بڑے بڑے قصبے
امراوتی	امراوتی	بلڈانا	بلڈانا۔
اکولا	اکولا۔اکوٹ۔کھام گانون	اون	یوٹ مل (صدر مقام اُون کا)
ایلچ پور	ایلچ پور۔سرجی۔انجن گانون	باسم	باسم۔

اکولا مین برار کے میدان کا نصف سے زیادہ پچھمی اور امراوتی مین پوربی نصف حصہ شامل ہے۔ایلچ پور ان دونون کے درمیان پورنا دریا کے اُتر واقع ہے اس مین گاول گڈھ کی پہاڑیان بھی شامل ہین۔پورنا کی وادی کے دکھنی کوہستان کا پچھمی حصہ بلڈانا مین شامل ہے۔باسم اسکے پورب مین ہے جس مین باقی حصہ اجنٹا کا داخل ہے۔اُون کا ضلع گوشہ شمالی و مشرق مین واقع ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مشہور شہر و قصبے

امراؤتی صوبہ کا صدر مقام شہر پناہ کے اندر آباد ہے اور روئی کی بڑی منڈی ہے۔

کھام گانون ضلع اکولا مین دوسری منڈی ہے۔ اکولا بھی مشہور جگہ ہے۔ ایلچ پور کسی زمانہ مین مسلمانون کا دار الحکومت تھا اب فوج کی چھاونی ہے۔ سرجی انجن گانون مین سرکار انگریزی اور مرہٹون مین عہدنامہ ہوا تھا۔

اجمیر و میرواڑہ

حدود و وسعت

اس صوبہ مین صرف دو ضلع اجمیر و میرواڑہ بالکل دیسی ریاستون سے گھرے ہوئے شامل ہین۔ اسکے اُتر ریاست کشن گڈھ و جودھپور۔ دکھن مین اودے پور پچھم مین جودھپور۔ اور پورب کشن گڈھ اور جے پور واقع ہین۔ اسکا رقبہ دو ہزار سات سو گیارہ مربع میل ہے۔

طبعی حالات

اضلاع اجمیر و میرواڑہ راجپوتانہ کے اونچے حصہ مین واقع ہین بلندی کا جسقدر پانی برستا ہے وہ چنبل اور لونی مین بہ جاتا ہے۔ اراولی کی پہاڑیان جو مارواڑ کے میدان کو میواڑ کے حدب سے جدا کرتی ہین دہلی کے قریب سے شروع ہو کر دکھن پچھم راجپوتانہ کی ریاستون مین ہوتی ہوئی اجمیر کے قریب بہت اونچی ہو جاتی ہین انکے کئی متوازی سلسلے اس ضلع مین واقع ہین۔ تاگ پہاڑ اجمیر سے تین میل پچھم قریب قریب آتنا ہی بلند ہے۔ لیکن دس میل کے فاصلہ پر تھوڑی دور تک پہاڑیان بالکل نیست و نابود ہو جاتی ہین اور بیاور کے گرد نواح مین دو پہاڑون کی شکل مین پھر ظاہر ہو کر جواجا کے نزدیک جو بیاور کے

Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دکھن چودہ میل پر ہے قریب ہوتی ہوئی کوکرا مین مل جاتی ہین۔ موضع کوکرا سے صوبہ کی حد تک مسلسل پہاڑیان واقع ہین مارواڑ کی طرف اراولی پہاڑ کا سلسلہ نہایت ہموار اور ڈھالو ہوتا ہوا بندھیاچل سے آبو پہاڑ کے قریب مل جاتا ہے۔ اس سلسلہ پہاڑ کے پورب جو حصہ ضلع کا واقع ہے وہ بالکل کھلا ہوا اور پورب کی جانب ڈھالو ہے۔ ناگ پہاڑ کے پچھم جانب ریگستان ہے جہان کچھہ پیدا نہین ہوتا۔

پہاڑ

کوہ اراولی اس صوبہ کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک چلا گیا ہے۔

دریا

بناس اودے پور کے اُتر پچھم چالیس میل پر اراولی پہاڑی سے نکلکر اس صوبہ مین دیولی کی چھاؤنی کے قریب داخل ہوتا ہے۔

آب وہوا

اجمیر و میرواڑہ پہنچنے تک دونون مانسون کا پورا پورا زور نہین رہجاتا اور اسوجہ سے اُنکی رہی سہی طاقت سے کسیقدر پانی وقت بے وقت برس جاتا ہے۔ آب و ہوا صحت بخش ہے۔ دسمبر جنوری اور فروری مین سردی پڑتی ہے اور اس موسم مین صبح کے وقت اکثر زمین کہرہ سے ڈھکی رہتی ہے۔

پیداوار

نباتات اس صوبہ مین مثل راجپوتانہ کے پانی کی قلت اور بیوقت ہونے سے کاشتکاری دشوار ہے اور جو کچھہ ہوتی ہے کوئین تالابون کے ذریعہ سے کیجاتی ہے۔ خاص پیداوار جو۔ جوار۔ باجرہ اور مکّا ہے۔ اسکے مقابلہ مین دال تلہن کپاس۔ گیہون۔ اور چنا کی پیداوار کم ہوتی ہے۔ گنّے کی کاشت صرف پُشکر کے گرد نواح مین بلا آبپاشی ہوتی ہے۔ پوستہ جس سے افیون نکالی جاتی ہے بیاور کے تھوڑے سے حصہ مین بویا جاتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

معدنیات سلسلہ اراولی معدنیات کا خزانہ ہے مگر کھان کھودنے کا کام ابھی تک کہیں جاری نہیں ہوا ہے۔ تاراگڈھ کی پہاڑی سے سیسہ۔ تانبا اور لوہا نکالا جاتا ہے عمارت بنانے کے لائق پتھر کل ضلع صوبہ میں بکثرت پائے جاتے ہیں اور لکڑی کے بجائے اکثر کاموں میں استعمال ہوتے ہیں۔ سب سے عمدہ پتھر اجمیر کے قریب سری نگر اور سلورا کی کھان سے نکلتا ہے۔

دستکاری اس صوبہ میں سوا چند کارخانہ نمک کے اور کوئی دستکاری کل کارخانہ نہیں ہے

وسائل آمدورفت

اس صوبہ میں بہت سی پختہ سڑکیں ہیں جنکے وسیلہ سے اجمیر آگرہ ہیج موتک آمدورفت بہ آسانی ہوتی ہے نصیر آباد سے دیولی تک بھی ایک پختہ سڑک جاری ہے اجمیر بذریعہ اسٹیٹ انڈیا ریلوے آگرہ سے بذریعہ بمبئی بڑودہ ریلوے احمد آباد سے بذریعہ انڈین مڈلینڈ ریلوے کھنڈوا سے ملا ہوا ہے۔

تجارت

اجمیر پرانے زمانہ میں بمبئی اور شمالی ہند کی تجارت کی بڑی منڈی تھی۔ قدرتی طور پر یہ شہر راجپوتانہ کی پیداوار اور ولایتی یا شمالی ہند اور بمبئی کے اشیار کے مبادلہ کا مرکز ہے کچھ عرصہ ہوا کہ اجمیر کی تجارت کمی پر تھی مگر ریل کی وجہ سے پھر بڑھ چلی ہے بیاور اور نصیر آباد میں تجارت خوب ترقی پر ہے۔

اشیار درآمد میں خاصکر شکر اور ولایتی کپڑے اور برآمد میں روئی چنا اور دانہ تخم ہیں

آبادی اور زبان

از روے مردم شماری ۱۹۰۱ء یہاں کی آبادی چار لاکھ چہتر ہزار چھ سو بارہ ہے جسکے حساب سے فی مربع میل ایک سو چہتر آدمی کا اوسط پڑتا ہے یہاں ہندوستانی اور مارواڑی زبانیں بولی جاتی ہیں۔

Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تواریخی حالات

بعد جنگ پنڈاری دولت راؤ سیندھیا نے از روئے صلحنامہ ۱۸۱۸ء ضلع اجمیر انگریزون کو دیدیا۔ ۱۸۲۲ء مین ضلع میرواڑہ فتح ہوا اور یہہ دونون ضلعے پہلے کچھہ روز تک علیحدہ رہے مگر ۱۸۳۶ء مین ملاکر ایک حاکم کے زیر حکم کر دیئے گئے یہہ اضلاع بعد ازان پھر علیحدہ کر دیئے گئے اور اب دونون دو علیحدہ ضلع صوبہ اجمیر و میرواڑہ کے نام سے ایک کمشنر کے زیر حکم ہین جنکا صدر مقام شہر اجمیر ہے۔ یہان کا اعلیٰ حاکم ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ ہے جسے چیف کمشنری کے اختیارات حاصل ہین اور جسکا صدر مقام آبو ہے۔

مشہور شہر و قصبے

اجمیر ایک پہاڑ کے نیچے بسا ہوا ہے۔ اس شہر مین بہت سی مسجد اور مندر ہین خواجہ معین الدین چشتی رح کی درگاہ قابل دید ہے۔ عرس کا میلہ ہر سال درگاہ مین ہوتا ہے اور چھہ روز تک رہتا ہے شہر کے پچھم ایک بڑا اور خوبصورت تالاب انا سگر ہے۔

پشکر اجمیر سے دکھن سات میل کے فاصلہ پر مشہور تیرتھہ کا مقام ہے جہان ہر سال میلہ ہوتا ہے۔ نصیر آباد بڑا آباد قصبہ اور فوج کی چھاونی ہے۔

بیاور مشہور قصبہ ضلع میرواڑہ ہے

کورگ (کڈگو)

کورگ کا چھوٹا صوبہ پچھمی گھاٹ و میسور کے درمیان واقع ہے۔ اتر مین تیرودتی اسکو جنوبی کنارہ سے و دکھن جانب برہم گری پہاڑیان ضلع ملیبار کے تعلقہ ونیاد سے جدا کرتی ہین۔ اسکی لمبائی اتر دکھن سترمیل چوڑائی پورب پچھم چالیس میل رقبہ ایکہزار پانسو بیاسی مربع میل ہے ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کی رو سے یہانکی آبادی ایک لاکھہ اسی ہزار چھہ سو سات یعنی ایک سو چودہ کا اوسط فی مربع میل ہے۔

طبعی حالات

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کورگ کی زمین بہت اونچی نیچی ہے سب سے اونچا حصہ سمندر کی سطح سے تین ہزار فٹ سے کچھ زائد بلند ہے۔ گہرے کھڈ اور ڈھالو چٹان ہر جگہہ پائے جاتے ہیں جنگل کہین گھنا اور کہین کم ہے میسور کے کنارے کا جنگل بہت گھنا ہے کاویری اور اُسکے باجگذار دریاؤنکے بہاؤ سے معلوم ہوتا ہے کہ اُسکا ڈھال اُتر پورب کے گوشہ سے پورب کی طرف ہے

پہاڑ

پچھمی گھاٹ اُتر دکھن اس صوبہ کو دو نابرابر حصون مین تقسیم کرتا ہے۔ جنوبی سرحد پر برہم گری کی پہاڑی پورب پچھم پھیلی ہوئی ہین مشہور چوٹیان دیوسی بیٹا ہنومان بیٹا۔ کدمنگ سے ملے ہوئے پیرو سے ملتے ہین۔

دریا

خاص دریا جو یہان سے نکلتے ہین۔ کاویری۔ ہیماوتی اور برا پول ہین

آب وہوا

یہان کی آب وہوا مولے اُن وادیون کے جہان بخار کی کثرت ہوتی ہے باوجود مرطوب ہونے کے عموما صحت بخش ہے زخم اور پھوڑون کے لئے زیادہ مضر ہے یہانتک کہ وے بغیر تبدیل آب وہوا کے اچھے نہین ہوتے۔ جنگلون کے کٹ جانے سے بارش کم ہوتی ہے اور ٹھیک وقت پر نہین ہوتے

پیداوار

کورگ کی خاص پیداوار چاول ہے۔ الایچی کی کاشت اس سے دوسرے درجہ پر ہے۔ قہوہ و ایکھ کی کاشت زیادہ ہوتی ہے۔

تاریخی حالات

مہاراجہ کورگ بڑا ظالم اور بدانتظام تھا اُسنے اپنے خاندان کے کل لوگون کو قتل کروا ڈالا۔ اس کی بہن مع اپنے شوہر کے بھاگ کر انگریزی ریزیڈنٹ کے یہان میسور

Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مین پناہ گیر ہوئی راجہ نے انھین طلب کیا اور صاف جواب ملنے پر جنگی تیاریان کین سرکاری فوج نے سنہ ۱۸۳۴ء مین کورگ فتح کرکے انگریزی عملداری مین شامل کرایا۔

کورگ مین صاحب ریزیڈنٹ میسور بحیثیت چیف کمشنر حکومت کرتے ہین۔ صاحب سپرنٹنڈنٹ حاکم ضلع ہین۔

شہر و قصبے

مرکارا (مڈاکرے) خاص شہر ہے **فریزر پیٹ** مین صاحب سپرنٹنڈنٹ تبدیل آب و ہوا کے لیے موسم گرما مین جاتے ہین

برہما

برہما کے اُتر اور پورب مین چین۔ اُتر پچھم مین بنگال آسام اور ریاست منی پور پچھم اور دکھن مین سمندر اور دکھن پورب مین ملک سیام ہین۔ اسکی لمبائی زیادہ سے زیادہ ایکہزار ایکسو ساٹھ میل اور چوڑائی چھہ سو میل ہے۔ رقبہ دو لاکھ چھبین ہزار ایکسو بچانوے مربع میل ہے۔

طبعی حالات

اُتری حصہ اس ملک کا اونچا ہے جہان کہین کہین پہاڑیان ملتی ہین۔ تھوڑے سے قطعہ دریا برار آراضی کے متفرق جگہہ واقع ہین۔ ڈیلٹا کا میدان ہموار اور یہان کوئی دلچسپ بات نہین ہے۔

پہاڑ

خاص پہاڑ اس ملک کے یہہ ہین۔

(۱) **اراکان یوما** اُتر دکھن اراکان اور دریاے اراودی کے بیچ مین واقع ہے اسکی مشہور چوٹیان **منت لکلنگ** اور **ملسلے مون** سات ہزار فٹ سے زیادہ اونچی ہین

(۲) **پیگو یوما** درمیان اراودی و ستانگ اُتر دکھن چلا گیا ہے اسکی بلندی رنگون

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے پاس بہت کم مگر بیگو کے پاس دو ہزار فٹ تک ہے۔

(۳) تیسرا سلسلہ جانب مشرقی ہمالہ سے دکھن اراودی کے پوربی باجگذارون کو سالون سے جدا کرتا ہے اسکے چھوٹے چھوٹے سلسلے ادھر ادھر پھیلے ہوے ہین۔

(۴) اسکے متوازی ایک دوسرا سلسلہ ہمالہ سے شروع ہوتا ہے اور ریاستہاے شان مین ٹنگ گی کے نام سے سالون اور کمبوڈیا کے باجگذارون کو جدا کرتا ہے۔

(۵) دوسرا متوازی سلسلہ پچھم مین سالون اور مینام کے بیچ مین اُتر دکھن ٹناسرم یوماکے نام سے ٹناسرم تک چلا گیا ہے۔

دریا

اراودی برہما کا سب سے مشہور دریا ہے اس کے نکلنے کی جگہہ اب تک نہین دریافت ہوئی ہے غالباً اسکی اصلی دھار تبت سے نکلکر برہما مین کیوہوم یا مہ کھا کے نام سے داخل ہوتی ہے یہان اُتر سے ملی کھا وادی آسام کے قریب کے پہاڑون سے نکلکر اور آگے بڑھکر پچھم سے موگونگ آملی ہین سب سے بڑا باجگذار چنڈون شمال مغرب سے آکر مانڈلے سے ساٹھ میل نیچے مقام منگیان پر ملجاتا ہے۔ ڈیلٹا مین پہونچکر اسکی دو شاخین ہوگئی ہین ایک کا نام بسین ہے جو اسی نگر اس کے پاس سمندر مین داخل ہوتی ہے۔ اور دوسری ڈیلٹا کی پوربی حد پر دریاے رنگون سے ملجاتی ہے اس دریا کی لمبائی برہما مین ساڑھے آٹھ سو میل ہے اور بھامو تک جہاز رانی کے قابل ہے چنڈون ترنگ کھا کے نام سے اپر آسام کے مشرق مین دس ہزار چار سو فٹ کی اونچائی سے نکلتا ہے۔

سالون دوسرا مشہور دریا ہے۔ اسکا مخرج بھی ابتک دریافت نہین ہوا ہے یہہ ریاستہاے یونان اور شان مین دکھن جانب بہتا اور برہما و سیام کی حد قائم کرتا

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوا خلیج مرتبان مین جا گرتا ہے۔

دریا سے ستانگ ہے تھن کے قریب کی پہاڑیون سے نکلکر پگو مین اراودی و سالون کے درمیان بہتا ہوا خلیج مرتبان مین داخل ہوتا ہے۔

کل دان اراکان کا سب سے بڑا دریا اراکان یوما سے نکلکر اس کے نصف پچھمی ڈھال کا پانی لیتا و اکیاب تک دکھن رخ بہتا ہوا سمندر مین جا گرتا ہے۔

تناسرم مین تین دریا بہتے ہین اتر مین اترن اتر رخ بہتا ہوا سالون مین مولمین سے کچھ اوپر ملجاتا ہے اس سے نیچے دریا ے ٹولاے دکھن بہتا ہوا سمندر مین گرتا ہے۔ دکھن مین تناسرم دکھن رخ بہتا ہوا مرگوئی کے مقام پر سمندر مین داخل ہوتا ہے۔

آب و ہوا

برہما کی آب و ہوا باوجود کسیقدر گرم ہونے کے بنگال سے ملتی ہوئی ہے جنگلون کی آب و ہوا برسات مین مہلک ہو جاتی ہے۔ کنارے اور سرحد کی آب و ہوا صحت کے لیے چندان مضر نہین ہے۔ دکھنی پچھمی مانسون برہما کے کنارے سے اراودی کی وادی تک براہ راست پوری قوت سے آکر خوب پانی برستا ہے۔ اراودی کے اوپری حصہ مین مقدار بارش کم ہونے کی وجہ سے ہوا خشک ہو جاتی ہے۔ اتر جانب جیون جیون پہاڑیان اونچی ہوتی جاتی ہین رطوبت بھی بڑھتی جاتی ہے انتہاے شمال کی آب و ہوا آسام کے مشابہ ہے۔

پیداوار

نباتات یہان چھیاسی فی صدی آراضی مزروعہ مین چاول کی کاشت ہوتی ہے اسکی پیداوار خرچ سے اسقدر زیادہ ہے کہ تمام دنیا مین ہر جگہ سے زیادہ چاول یہین سے باہر کو روانہ ہوتا ہے۔ روئی یونان کو بھیجی جاتی ہے۔ پٹوا کی شمالی پہاڑیون

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

برہما ہے۔ ساگون کی لکڑی بھی سب جگہون سے زیادہ پیدا ہوتی ہے اور باہر بھیجی جاتی ہے حیوانات ریاستہائے شان مین گھوڑے بہت اچھی نسل کے ہوتے ہین اور برہما نام سے تمام ہندوستان مین مشہور ہین۔

معدنیات سب سے قیمتی معدنی پیداوار چینی ہے جو مانڈلے کے شمالی کانون سے نکلتی ہے اُسپر بڑھکر موگونگ کی کانون مین مشہور سنگ یشب جسکی قدر چین مین بہت ہوتی ہے پایا جاتا ہے۔ اِس سے بھی اور بڑھکر کہربا کی کانین ہین وادی ارا ودی مین مٹی کا تیل اور وادی چندون مین کوئلہ نکلتا ہے جتنا سرمین مین نکالا جاتا ہے۔ مانڈلے کے قریب سنگ مرمر کی کانین ہین۔

دستکاری برہما کی خاص دستکاری ریشمی کپڑے (جنکو سوا غریبون کے سب پہنتے ہین) سگار نقشدار سبک صندوقچے گھنٹے اور چاندی کی نقشدار چیزین ہین۔

ریلوے

اس صوبہ مین صرف دو لین ہین جو رنگون سے شروع ہوتی ہین۔ ایک پروم تک اور دوسری وادی ستانگ مین اُس جانب مانڈلے و بہامو ہوتی ہوئی موگونگ تک گئی ہے۔ اِسکی کل لمبائی نو سو چھتیس میل ہے اسکی ایک شاخ مشکنا کو جاتی ہے۔

تجارت

برہما مین سمندری تجارت کا تخمینہ قریب اٹھائیس کروڑ روپیہ کے ہے اشیاء درآمد کی قیمت ساڑھے گیارہ کروڑ سے زائد برآمد کی ساڑھے سولہ کروڑ سے کچھ کم ہے۔ اندرونی تجارت خاصکر چینی چین و سیام سے ہوتی ہے چین کی تجارت کا تخمینہ پندرہ لاکھ و سیام کا چھتیس لاکھ روپیہ کے قریب ہے۔

باشندے

از روے مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ع اس صوبہ کی کل آبادی ایک کروڑ چار لاکھ بانوے ہزار

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دو سو چالیس ہے جسکا اوسط فی مربع میل چھبین کا ہے سب سے آباد ضلع اپر برہما مین مانڈلے اور لوور برہما مین ہنزادہ ہے برہما کے قریب قریب سب باشندے چینی ہندی نسل کے ہین پیگو مین ان سے مختلف ایک قوم کارن آباد ہے۔

الاودی کے پورب پہاڑون مین شان قوم کے لوگ رہتے ہین یہہ لوگ کچھ برہما کچھ سیام و کچھ چین کے باجگذار ہین۔ ہندو قریب دو لاکھ کے اس ملک مین جا بسے ہین۔ انکے علاوہ اور کسی قوم مین ذات برادری کا جھگڑا نہین ہے۔ بھاموکی اتری پہاڑیون مین کچین اور چنڈون کے پچھم کی پہاڑیون مین چین لوگ رہتے ہین۔ یہانکے باشندے سوا ہندو و کارن کے بدھ مت کے ہین۔

تاریخی حالات

اراکان و ٹناسرم ۱۸۲۶ء مین برہما کی پہلی لڑائی و پیگو ۱۸۵۲ء مین دوسری لڑائی کے بعد و ۱۸۸۶ء مین اپر برہما بوجہ بدنظمی کے ہندوستان مین ملائے گئے جنوری ۱۸۶۲ء مین اراکان پیگو ٹناسرم مین ایک چیف کمشنری قائم ہوئی و اپر برہما کے ملجانیکے کچھ عرصہ بعد چیف کمشنری کی جگہہ لفٹننٹ گورنری قائم ہوئی۔

اس مین آٹھ کمشنریان اور چھتیس ضلعے حسب تفصیل ذیل ہین۔

لوور برہما

قسمت	ضلع	بڑے بڑے قصبے
اراکان	اکیاب	اکیب
	اتری اراکان	۔
	کیک پیو	کیک پیو
	سینڈوے	سینڈوے
پیگو	شہر رنگون	رنگون
	ہانتھاوادی	
	پیگو	پیگو
	تھراوادی	
	پروم	پروم۔ سوینڈانگ۔ پونگ ڈے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

قسمت	ضلع	بڑے بڑے قصبے
ارادی	تھونگوا	(یاپن صدر مقام یاپن)
	بسین	بسین
	ہنزادہ	ہنزادہ
	میانگ میان	نیٹ ناؤ
	ٹونگو	ٹونگو
	سالون	ٹین (صدر مقام)
	تھاٹون	تھاٹون
پیگو	امہرسٹ	مولمین (صدر مقام)-
	ٹوائے	ٹوائے
	مرگوئی	مرگوئی
	تھیٹ میو	تھیٹ میو-الن میو-
	پگوکو	پگوکو
منبو	منبو	منبو
	میگوے	سیگوے

قسمت	ضلع	بڑے بڑے قصبے
		اپر برہما
منڈلے	مانڈلے	مانڈلے
	بھامو	بھامو
	مٹ کنا	مٹ کنا
	کاتھا	کاتھا
	کان یاقوت	موگوک (صدر مقام)
ساگین	شوے بو	شوے بو
	سگینگ	سگینگ
	چنڈوین بالا	کنڈٹ (صدر مقام)
	چنڈوین نیچلی	مونیوا (صدر مقام)
	کیوک سی	کیوک سی
میک ٹلا	میک ٹلا	میک ٹلا
	یمے تھن	یمے تھن پیاپائی انگ منا-
	مینگ یان	مینگ یان

مشہور شہر و قصبے

اکیاب کل وان ندی کے دہانے پر اراکان کا خاص بندر ہے سینڈوے اور کیوک پیو اراکان میں- ٹوائے اور مرگوئی ٹناسرم میں اول درجہ کے بندر ہیں

رنگون برہما کا دارالحکومت دریائے رنگون کے کنارے بڑا شہر و بندر ہے اس صوبہ کا ستر فیصدی تجارتی مال (خاصکر چاول و ساگون) یہیں سے روانہ ہوتا ہے یہاں

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تین سو بیس فٹ اونچا شوے ڈگن پگوڈا نامی سنہرا مندر برہما مین نہایت پاک مقام ہے خیال کیا جاتا ہے کہ گوتم بدھ کے چار بال و نیز دیگر یادگار یہین گڑے ہوے ہین

پروم۔ ایک پرانی سلطنت کی راجدھانی اراودی کے بائین کنارے ڈیلٹا کے سرے پر واقع ہے

بسین۔ دریاے بسین پر بندرگاہ ہے۔

مانڈلے سابق مہاراجہ برہما کا دار الحکومت (جسکو آباد ہوے صرف تیس برس ہوے) دریاے اراودی کے بائین کنارے پر ایک چوکور شہر پناہ کے اندر آباد ہے۔

امراپورا اور **آوا** پرانی راجدھانی مانڈلے کے دکھن واقع ہین ان سے بھی پہلے کی راجدھانی **پگان** کے ویرانے اراودی کے بائین کنارے پر مانڈلے سے اسی میل کے فاصلہ پر پائے جاتے ہین اس مین قریب ایک ہزار کے مندر ہین جن مین انند پگوڈا دو فٹ لمبا اسیقدر چوڑا اور ایک سو اڑسٹھ فٹ اونچا ہے

مولمین۔ دریاے سالون کے کنارے قسمت ٹناسرم کا خاص شہر ہے یہان سے ساگون کی لکڑی باہر بہت روانہ کی جاتی ہے۔

بھامو۔ مانڈلے سے دو سو میل اوپر اراودی کے بائین کنارہ پر آباد ہے یہین ہو کر خشکی کی راہ سے مال چین کو جاتا ہے

بلوچستان

سرکاری بلوچستان کے پچھمی حصہ مین وادی پشین اور کوہ خواجہ عمران ہے۔ دکھنی پچھمی حصہ مین سکر سے پشین تک کا حصہ ہے جسمین ہو کر ریل گذرتی اور اتر پچھم مین وادی ژہوب شامل ہے۔

طبعی حالات

یہ حصہ قریب قریب کل کوہستانی ہے جس مین کوہ سلیمان کے سلسلے پھیلے ہوے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہین - اسکے دکھنی حصہ مین کچھ گنداوہ کا ریگستان ہے۔

دریا

ملک کے خشک ہونے کی وجہ سے یہان کوئی بڑا دریا نہین ہے دریا ہلمند اسکے شمالی و مغربی حد پر بہتا مغربی افغانستان کے پہاڑون کا پانی لیتا ہوا سیستان کی جھیل مین گرتا ہے۔

دریاے لورا کوئٹہ سے شنیر ناب قلات سے نکلکر ایک دوسرے سے ملنے کے بعد دشت کھیم بہتے ہوے ایک کھاری زمین کے دلدل مین جاکر غایب ہو جاتے ہین۔

چند ندیان - گر بھتر - مری و بھگنی کے پہاڑون سے نکلکر سندھ کے مغربی میدان مین بہتی ہین - ان مین مشہور بولان ندی ہے۔

آب وہوا

پہاڑون مین سردی و گرمی دونون اپنے اپنے وقت پر خوب ہوتی ہین جنوب و مغرب کے ریگستانی حصہ مین گرمی کی شدت حد درجہ پر پہنچ جاتی ہے۔

پیداوار

بلوچستان کی نباتاتی پیداوار بوجہ بے اطمینانی و کمی بارش کے بہت کم ہے ہندوستان کی اکثر فصلین یہان پیدا ہوتی ہین - خوبانی - ناشپاتی سیب انگور بادام پستہ آڑو - بیر وغیرہ یہان ہوتے ہین۔

سرمہ تانبا بسہ گندھک جا بجا ملتی ہے کوئلہ بھی چند جگہون مین دریافت ہوا ہے۔

بلوچی اونٹون کو باربرداری کے کام مین لانے کے لئے بکثرت پالتے ہین۔

باشندے و زبان

سنہ ۱۹۰۱ع کے مطابق یہان کی آبادی تین لاکھ آٹھ ہزار دو سو چھیالیس ہے۔ یہان برہوی و بلوچی قومون کے لوگ آباد ہین جنکی زبانین جداگانہ ہین کچھ

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گنداوہ کے میدان کی شمالی پہاڑیوں میں مری اور بھگتی قومیں آباد ہیں یہ مسلمان ہیں۔

ریل

سرحدی مقام چمن و وادی انڈس کے درمیان سلسلہ آمد و رفت بذریعہ ریل قایم ہے سیبی سے ریل کی دو شاخیں ہو جاتی ہیں جو پھر پشین و کوئٹہ کے درمیان مل جاتی ہیں ایک چوڑی لین ہے جو درہ نری میں ہو کر میدان میں داخل ہوتی ہے اور دوسری تنگ لین ہے جو کوئٹہ میں ہو کر درہ بولان میں گذرتی ہے سیبی سے ایک چوڑی لین کچھ گنڈاوہ کے ریگستان کو طے کرتی ہوئی سیدھی جیکب آباد تک جاتی ہے۔

سرکاری بلوچستان میں تین ضلعے ہیں (۱) کوئٹہ پشین (۲) تھل چوٹیالی (۳) سیبی۔ ایجنٹ گورنر جنرل بحیثیت چیف کمشنر اس صوبہ کا انتظام کرتے ہیں۔

مشہور شہر و قصبے

کوئٹہ یا شال لواندی کے میدان میں ایک بڑی چھاؤنی اور ایجنٹ گورنر جنرل کے رہنے کی جگہ ہے پچاس میل اتر پچھم کوہ خواجہ عمران کے نیچے سرحدی مقام چمن ہے۔

سرحدی اضلاع مغربی و شمالی

حدود و وسعت

سرحدی اضلاع مغربی شمالی میں وہ تنگ قطعہ زمین شامل ہے جو دریاے سندھ کے داہنے کنارہ سے سلیمان پہاڑ کے نیچے تک چلا گیا ہے۔ صوبہ پنجاب کا ضلع ڈیرہ غازیخان اسکی دکھنی سرحد ہے اور وہ سلسلہ پہاڑ جو سفید کوہ اور ہندوکش کو ملاتا ہے اسکی اتری حد قایم کئے ہے۔ ان اضلاع میں قطعہ اراضی ہزارہ بھی شامل ہے جو جہلم کے دکھن سے راولپنڈی کے اتر تک اور کشمیر کے پچھم سے دریاے سندھ کے بائیں کنارے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تک چلا گیا ہے۔ اُنکا رقبہ سولہ ہزار چار سو چھیاسٹھ مربع میل ہے۔

طبعی حالات

دریاے سندھ کا پچھمی ملک کچھ پہاڑی ہے اور کہین اونچے میدانون سے بنا ہوا ہے جسمین بہت سے پہاڑ اور پہاڑیان واقع ہین وطنی حصہ ریگستان ہے سندھ کے پورب کا اُتری حصہ قریب قریب کوہستانی ہے اور پچھم کی طرف سے ہندوستان مین اُنکا راستہ بجز افغانستان اور پچھمی پہاڑی درون کے کوئی نہین ہے۔ افغانستان کی راہ سے یونانی سیتھین اور مسلمان حملہ آور اس ملک مین آئے تھے۔

پہاڑ

صوبہ کا وہ حصہ جو پچھم اور اُتر پچھم مین ہے پہاڑون سے گھرا ہے۔ سلیمان پہاڑ اس کے اُتر پورب سے ہوتا ہوا دکھن پچھم چلا گیا ہے۔ پیشاور کے اُتر مین وہ پہاڑی سلسلہ ہے جو سفید کوہ اور ہندوکش کو ملاتا ہے۔ دریاے کابل کے اُتر مین سلسلہ ہندوکش کی بے درخت اور بے ترتیب پہاڑیان واقع ہین انکے اور دریاے سندھ کے درمیان کوہ سوات حد فاصل ہے۔

دریا

دریاے سندھ اس صوبہ مین انب کے قریب داخل ہوکر اسے پنجاب سے جدا کرتا ہے اٹک کے مقابل اس دریا کی گھرائی جاڑے کے موسم مین چالیس فٹ اور برسات مین پچھتر فٹ تک ہو جاتی ہے اسکے پار آنے جانیکا راستہ دریا کے نیچے کھود کر بنایا گیا ہے جو اب اٹک پر ریل کا پل بنجانیکی وجہ سے بیکار ہو گیا ہے۔

دریاے کابل ایک ہموار دلدل مین گذرتا ہوا قلعہ اٹک کے مقابل سندھ مین گرتا ہے اسکا خاص باجگذار دریاے سوات ہے۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان مین بہت سی پہاڑی ندیان بہتی ہین لیکن اون مین سے صرف

Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کو مال کسقدر مشہور ہے۔ قرم اور ٹوچی دریا وادی بنو کو سیراب اور زرخیز کرتے ہوے ایک دوسرے سے ملنے کے بعد دریا سندھ مین داخل ہوتے ہین۔

کوہاٹ ٹوئی انگریزی عملداری کے حد سے پرے اور کرزئی پہاڑیون کے متوازی سلسلون کے درمیان کی وادی سے نکلتی ہے اور کوہاٹ کو قطع کرتی ہوئی سندھ مین داخل ہوتی ہے۔

آب وہوا

ڈیرہ اسمعیل خان کی آب و ہوا گرم و خشک ہے۔ بارش کا اوسط صرف نو انچ ہے۔ عام طور پر اس صوبہ کی آب و ہوا گرمیون مین گرم اور جاڑون مین سرد ہے۔ جاڑا نہایت سخت ہوتا ہے۔ گرمی کی حرارت پہاڑی ہوا سے بہت کم ہو جاتی ہے۔

پیداوار

نباتات یہان فصل ربیع کی خاص پیداوار گیہون اور جو اور خریف کی جوار باجرہ مکا اور دال ہے۔ ضلع ہزارہ مین آلو کی کاشت ہوتی ہے اور بنو اور ڈیرہ اسمعیل خان مین ایکھ بوئی جاتی ہے مگر پیداوار اسقدر نہین ہوتی کہ مقامی ضروریات کو رفع کر سکے بنو اور ہزارہ مین روئی اور ڈیرہ اسمعیل خان اور کوہاٹ مین تمباکو پیدا ہوتا ہے۔

معدنیات ضلع کوہاٹ مین خاص معدنی پیداوار پہاڑی نمک ہے جسکی چٹانین جابجا دریاے سندھ کے داہنے کنارے پر چالیس میل تک پائی جاتی ہین جنکی چوڑائی چوتھائی میل تک اور اونچائی ایک ہزار فٹ تک ہے۔ سب سے بڑا چٹان بہادر خیل مین واقع ہے۔ سونا دریاے سندھ اور کابل کی ریت سے نکلتا ہے۔ کالا باغ مین پھٹکری طیار کیجاتی ہے۔

کوہاٹ مین بندوق اور رفل کی نلیان بناتی ہین اور پہاڑی سرحد پر اسکی دستکاری کی بڑی شہرت ہے۔ شالی رومال اونی قالین اور مٹی کے برتن بھی کوہاٹ مین طیار ہوتے ہین۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ریل

پنجاب ناردرن ریلوے کی تکمیل نے کل ہندوستان مین پشاور سے آمدورفت کا سلسلہ بذریعہ ریل قایم کر رکھا ہے ریل کی سڑک اس ضلع مین دکھن جانب سے دریاے سندھ کو اٹک پر پار کر کے داخل ہوتی ہے اور نوشہرا ہوتی ہوئی پچھم مین پشاور کے شہر اور چھاونی مین ہو کر گذرتی ہے اٹک پر عظیم الشان دوہرا پل بنا ہوا ہے جسکے اوپر سے ریل چلتی ہے اور نیچے آدمی اور گاڑیان آتی جاتی ہین

تجارت

پشاور وسطی ایشیا افغانستان اور قرب وجوار کی خودمختار ریاستون مین سرحدی قومون کی تجارت کا مرکز ہے۔ کوہاٹ سے گیہون اور نمک سوات سے گھی اور چاول پنجاب اور ممالک متحدہ آگرہ واودھ سے شکر اور نیل اور کشمیر سے دوشالے یہان آتے ہین اور بخارا کابل اور باجور کو روانہ کئے جاتے ہین انکے عوض مین بخارا سے اشرفیان سونا سنہری روپہلی کلابتون لیس اور رنگا ہوا چمڑا آتا ہے کابل سے میوہ جات گھوڑے گدھے خچر۔ پوستین اور اونی چوغے آتے ہین اور ہندوستانی چاء اور ولایتی کپڑے بھیجے جاتے ہین۔ ایشیاے وسطی اور کابل کے درمیان کا تجارتی مال درہ خیبر کے راستے سے آتا جاتا ہے۔ پوندہ تجارون کا جو کابل اور قندھار سے تجارت کرنے آتے ہین درہ گومال بڑا معروف راستہ ہے۔

آبادی

اس صوبہ کی آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ع اکیس لاکھ پچیس ہزار آٹھ سو چالیس ہے جسکے حساب سے ایک سو انیس آدمی فی مربع میل کا اوسط پڑتا ہے یہان کے باشندے خاصکر مسلمان ہین جنکا اوسط چورانوے فیصدی کے قریب ہے۔ اس صوبہ مین پشتو بولی جاتی ہے۔

Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تواریخی حالات

شنہ ۱۸۴۶ع مین سکھون کی دوسری لڑائی کے اختتام پر یہہ اضلاع سرکار انگریزی کے ہاتھ لگے اور پنجاب کے لفٹنٹ گورنر کے زیر حکم ۹- نومبر سنہ ۱۹۰۱ع تک رہے اوس وقت ایک نیا صوبہ سرحدی ممالک مغربی و شمالی قائم ہوکر یہہ اضلاع ایک چیف کمشنر کے زیر حکم رکھے گئے اور چونکہ ہندوستان کے شمال و مغرب مین سرحد پر واقع ہے اسلئے اسکا نام سرحدی صوبہ مغربی و شمالی رکھا گیا-

اس صوبہ کے پانچ ضلع ہزارہ- پیشاور- کوہاٹ- بنوں ڈیرہ اسمعیل خان ترتیب وار اُتر سے دکھن چلے گئے ہین- ہزارہ دریاے سندھ کے پورب اور باقی ضلعے اسکے پچھم جانب واقع ہین-

مشہور شہر و قصبے

ہزارہ اس ضلع کا صدر مقام ایبٹ آباد سرحدی فوج کا بھی خاص مقام ہے اس جگہ معمولی طور پر دو رجمنٹ ہندوستانی پیدلون کی اور ایک توپ خانہ رہتا ہے-

پیشاور مین صوبہ کا حاکم اعلی رہتا ہے یہہ شہر پرانے زمانہ مین پرانی سلطنت گندھار کا پایہ تخت تھا- بدھ لوگون کی یادگار ابھی تک اسکی پرانی عظمت کو بتا رہی ہے اسکے گرد کچی دیوار بطور شہر پناہ سکھون کے زمانہ کی بنی ہوئی ہے جسمین سولہ پھاٹک ہین اور جو توپ وغیرہ رات کو بند کر دیئے جاتے ہین دیوار کے باہر اُتر پچھم قلعہ بالا حصار ہے جس سے کل شہر کی پوری طور سے محافظت ہے- شہر پناہ کے باہر دکھن پچھم باغات جنکے میوے مشہور ہین شروع ہوتے ہین باغ شاہی شہر کے اُتر جانب و سرکی سیرگاہ ہے شہر سے دو میل پچھم چھاؤنی ہے یہان دو رجمنٹ گورون کی اور تین ہندوستانی پیدلون کی ایک رسالہ ہندوستانی سوار دنکا اور ایک توپخانہ رہتا ہے نوشہرا بڑا قصبہ ہے اوس کی چھاؤنی پیشاور کے ماتحت ہے- قلعہ جمرود

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

درہ خیبر کے نکاس پر بنا ہوا ہے۔

کوہاٹ اُسی نام کے ضلع کا صدر ہے یہان تین رجمنٹ ہندوستانی پیدلونکی اور ایک رسالہ سوارونکا اور ایک توپخانہ رہتا ہے چھاونی کے اندر مین انگریزونکا بنایا ہوا قلعہ ہے

بنو اِس ضلع کا صدر اڈورڈس آباد مین ہے جہان وادی بنو کی مقامی تجارت بکثرت ہوتی ہے۔ اس جگہہ بھی کچھہ فوج رہتی ہے۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان اِس شہر کو پندرھوین صدی کے آخر مین بلوچی سیلج ملک سراب کے لڑکے اسمٰعیل خان نے آباد کیا تھا۔ یہان ایک رسالہ ہندوستانی سوارون کا دو رجمنٹ پیدلون کی اور ایک توپخانہ رہا کرتا ہے۔

جزائر انڈمن و نیکوبار

جزائر انڈمن و نیکوبار خلیج بنگالہ کے دکھن واقع ہین انکے زیادہ تر حصے مین جنگل ہے نیکوبار مین ایسے بڑے بڑے قطع آراضی کے پائے جاتے ہین جہان درخت نہین پیدا ہوتے انکا رقبہ تخمیناً تین ہزار ایک سو تراسی مربع میل اور آبادی از روی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء چوبیس ہزار چھہ سو انچاس ہے۔

جزائر انڈمن کے دو حصے انڈمن خورد و انڈمن کلان ہین انڈمن کلان کی لمبائی ایکسو چھپن میل و چوڑائی سولہ میل ہے۔ جزائر نیکوبار انڈمن خورد سے اٹھاسی میل دکھن واقع ہین۔ اس گروہ مین آٹھہ جزیرے ہین سب سے بڑے کی لمبائی اکتیس میل اور چوڑائی چودہ میل ہے ۱۸۵۸ء مین انگریزون نے اس جزیرہ کو اُن مجرمونکو بھیجنے کیلیے جنکو عبور دریاے شور کی سزا دیجاتی ہے لیا تھا اِس غرض سے دو بستیان قائم کی گئین ایک پورٹ بلیر انڈمن کلان مین دوسری ننکوری نیکوبار مین ۱۸۸۸ء سے ننکوری مین مجرمونکا بھیجنا بند کر دیا گیا یہہ مقامات ایک سپرنٹنڈنٹ کے ماتحت ہین جو چیف کمشنر کہلاتا ہے۔

انڈمن کے اصلی باشندے منگوچی نسل کے پستہ قد بہت کم شائستہ ہین انکی کھوپڑی

Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جغرافیہ

گول رنگ سیاہ اور بال گھونگھر والے ہوتے ہیں۔ یہہ اپنے رہنے کی جگہہ لکڑیاں گاڑ کر تاڑ کے پتوں سے
چھا لیتے ہیں اور بجاے کپڑا پہننے کے درختوں کی چھال لپیٹے رہتے ہیں۔ تیر و کمان ٹوکری
و چٹائی بنانیکے علاوہ اور کوئی دستکاری نہیں جانتے۔ یہہ لوگ جیسا پہلے خیال کیا جاتا تھا
مردم خوار نہیں ہیں صرف مچھلیوں سور کے بچوں اور درختوں کے پھل و جڑ پر بسر کرتے ہیں
نیکوبار میں دو مختلف نسل کے لوگ آباد ہیں کنارے کے ملایا نسل والے اپنے مکان
مچان گاڑ کر بناتے ہیں کاشتکاری بہت کم کرتے ہیں۔ زیادہ تر مچھلیوں پر گذر کرتے ہیں
وسط کے باشندے چھوٹے چھوٹے جھوپڑوں میں رہتے اور چھال کے بنے ہوے
برتنوں میں کھانا پکاتے ہیں۔ ناریل۔ کیلا۔ ورتالو بکثرت ہوتا ہے۔

پورٹ بلیر۔ صدر مقام و چیف کمشنر کے رہنے کی جگہہ جزیرہ انڈمن میں ہے

ریاستہاے محفوظ

ہندوستان میں علاوہ اوس علاقہ کے جو زیر انتظام سرکار انگلشیہ ہے بہت سی باجگذار
ریاستیں ہیں جنکا رقبہ چھ لاکھ ستانوے ہزار دو سو ترانوے مربع میل ہے اور سنہ ۱۹۰۱ء کی
مردم شماری کے مطابق یہاں کی آبادی چھ کروڑ چوبیس لاکھ اکسٹھ ہزار پانسو انچاس ہے
منجملہ اونکے اکثروں پر دیسی راجہ کم و بیش بہ نگرانی گورنمنٹ ہند حکمران ہیں۔

کل ریاستیں دو قسم کی ہیں اول وہ جو براہ راست گورنر جنرل ہند کے ماتحت
ہیں دوم وہ جو لوکل گورنمنٹہاے کے متعلق ہیں۔

کشمیر۔ راجپوتانہ۔ سنٹرل انڈیا ایجنسی۔ بڑودہ۔ حیدرآباد اور میسور گورنمنٹ ہند کے
ماتحت ہیں۔ ان میں رزیڈنٹ یا پولیٹیکل ایجنٹ رہتے ہیں جنکا تقرر گورنر جنرل ہند باجلاس
کونسل فرمایا کرتے ہیں۔ باقی ریاستیں مختلف صوبوں کی لوکل گورنمنٹ کے
متعلق ہیں۔

ذیل کے نقشے سے ہر دو قسم کی ریاستوں کا رقبہ و آبادی معلوم ہو گی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ریاست	رقبہ	مردم شماری مطابق ۱۹۰۱ء	ریاست	رقبہ	مردم شماری مطابق ۱۹۰۱ء
کشمیر	۸۰۹۰۰	۲۹۰۵۵۷۸	ریاستہائے ممالک متحدہ آگرہ و اودھ	۸۰۹۷	۸۰۲۰۹۷
راجپوتانہ	۱۲۷۵۴۱	۹۷۲۳۳۰۱	ایضاً بنگال	۳۸۶۵۲	۳۷۴۸۵۴۴
سینٹرل انڈیا ایجنسی	۷۸۷۷۲	۸۶۲۸۷۸	ایضاً مدارس	۹۹۶۹	۴۱۸۸۰۸۶
بڑودہ	۸۰۹۹	۱۹۵۲۶۹۲	ایضاً بمبئی	۶۵۷۶۱	۶۹۰۸۶۴۸
حیدرآباد	۸۲۶۹۸	۱۱۱۴۱۱۴۲	ایضاً ممالک متوسط	۲۹۴۳۵	۱۹۹۶۸۸۳
میسور	۲۹۴۴۴	۵۵۳۹۳۹۹	بلوچستان ایجنسی	۸۶۵۱۱	۵۰۲۵۰۰
ریاستہائے متعلق گورنمنٹ پنجاب	۳۶۵۳۲	۴۴۲۴۳۹۸	میزان	۶۷۹۳۹۳	۶۲۴۶۱۵۴۹

کشمیر

اصل میں کشمیر صرف وادی کشمیر کے لئے استعمال کیا جاتا تھا اب اس سے مراد کل عملداری مہاراجہ کشمیر ہے اسکے اُتر میں کاشغر۔ پورب میں تبت اتر پچھم میں خودمختار ریاستیں ہنزا۔ نگر اور چلاس ہیں۔ اسکے پچھم میں اضلاع ہزارا۔ راولپنڈی و جہلم۔ دکھن میں پنجاب کے میدان اور دکھن پورب میں چنبا۔ لاہل اور سپتی ہیں۔ اسکی لمبائی پورب پچھم تین سو چوراسی و چوڑائی اُتر دکھن تین سو میل ہے۔ رقبہ اسّی ہزار نو سو مربع میل و آبادی از روے مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء اُنتیس لاکھ پانچ ہزار پانسو اٹھتر ہے۔ مہاراجہ کشمیر کے دربار میں سرکار انگریزی کی طرف سے ایک ریزیڈنٹ رہتا ہے

طبعی حالات

کشمیر کی خوشنما و زرخیز وادی جو ایک جھیل کے خشک ہو جانے سے بنی ہے چوراسی میل لمبی بیس سے پچیس میل تک چوڑی سطح سمندر سے چھ ہزار فٹ بلند ہمالہ کے

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پہلے اور دوسرے سلسلے کے درمیان واقع ہے۔ اسکی عظمت و دلفریبی بڑے بڑے پہاڑ خوبصورت درے چمکتے ہوے دریا و جھیل مختلف قسم کے عمدہ عمدہ درخت و سبزہ زار قائم کئے ہوے ہین۔ دریا اور جھیلون کی دل آویزی متعدد آبشارون نے دوبالا کردی ہے۔ اپنے منظر کی خوشنمائی سے کشمیر نمونہ جنت کہا جاتا ہے۔ اس وادی کے اتر اور پورب کا کوہستانی حصہ قدرتی طور پر تبت کا ایک جزو ہے۔ اُتری پوربی حصہ مین کشادہ چورس وادیان۔ کنکریلے میدان چھ ہزار سے سترہ ہزار فٹ تک بلند غیر آباد پڑے ہین جن مین نباتات کا نام و نشان تک نہین ہے۔ اسکے بلند پہاڑ مین جنکی چوٹیان اٹھائیس ہزار فٹ اونچی ہین دنیا کے بڑے بڑے گلیشیر ہین۔ دریائے سندھ اسکو دکھن پورب سے سیراب کرتا ہوا اتر پچھم بہتا ہے۔

پہاڑ

کشمیر کے ملک مین پہاڑ بکثرت ہین۔

(۱) پیر پنجال پنجاب کے میدان کے قریب واقع ہے (۲) ہمالا یا پیرا پنسکار وادی کشمیر کے اتر پورب کا گوشہ گھیرے ہوے ستلج کے کنارہ تک چلا گیا ہے (۳) لداخ کے پہاڑ دریائے سندھ کے اُتر پھیلے ہوے ہین (۴) مزتاغ یا قراقرم کشمیر کو کاشغر یا چینی ترکستان سے الگ کرتا ہے۔ قراقرم کی بلندی سب سے زیادہ ہے۔ درہ قراقرم مین ہو کر سوداگری مال کاشغر و یارقند کو جاتا ہے اٹھارہ ہزار تین سو ستر فٹ بلند ہے۔ اس درہ کے پچھم مین اسی میل فاصلہ پر گاڈون آسٹن چوٹی اٹھائیس ہزار دو سو پچاس فٹ بلند۔ اور ایورسٹ کی چوٹی کے علاوہ دنیا مین سب سے اونچی ہے۔ اسکے قریب پچیس ہزار فٹ سے زیادہ اونچی چوٹیان اور بھی ہین۔ اس سے بالٹورو اور بیافو نامی دو گلیشیر نیچے کی طرف سرکتے آتے ہین۔ ننگا پہاڑ چھبیس ہزار چھ سو بیس فٹ بلند دریائے سندھ کے جنوب کشمیر و چلاس کی سرحد پر واقع ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

دریا و جھیل

کشمیر کے خاص دریا سندھ۔ جھیلم و چناب ہین۔ سندھ کے باجگذار سیاک مین قراقرم کے دکھن پچھم و لداخ کے پہاڑون کی گلی ہوتی برف کا پانی آتا ہے۔ یہہ دریا اسکارڈو کے قریب سندھ مین مل جاتا ہے۔

سندھ تبت مین مان سرور جھیل اور راکس تال سے نکلکر کشمیر مین تین سو بیس میل اُتر پچھم بہتا ہوا دکھن طرف مڑکر پنجاب مین داخل ہوتا ہے۔

جھیلم وادی کشمیر کے دکھن پورب کے کونے سے نکلنے کے بعد اول اُتر پچھم بہکر بعد ازان دکھن پچھم بہتی ہوئی برلا پر پیر پنچال کو کاٹتی پنجاب مین داخل ہوتی ہے

چناب جسکو چندر بھاگا کہتے ہین چنبا سے نکلنے کے بعد جمو مین پچھم طرف مڑکر پیر پنچال کو کاٹتی ہوئی پنجاب مین آنکلتی ہے۔

کشمیر مین سب سے بڑی میٹھے پانی کی جھیل اولر سری نگر کے قریب دس میل لمبی اور چھ میل چوڑی ہے۔

آب و ہوا

مختلف موسمون مین انتہا کی سردی و گرمی ہونے پر بھی کشمیر کی آب و ہوا نہایت صحت بخش ہے مان سون کا اثر یہانتک نہین پہنچتا ہے مارچ و اپریل مین کسیقدر پانی برستا ہے مئی اور جون مین بارش نہین ہوتی اور موسم اچھا رہتا ہے۔ جولائی اور اگست مین خوب گرمی پڑتی ہے۔ بادل گرجتے اور بجلی کڑکتی ہے۔ جاڑا چار مہینے تک رہتا ہے اس موسم مین زمین برف سے ڈھک جاتی ہے۔ زلزلون کا اکثر آتے رہنا بھی اس سرزمین کی ایک خاص بات ہے

پیداوار

معمولی طور پر پنجاب کی کل فصلین کشمیر مین ہوتی ہین خاص پیداوار گیہون جو چاول۔ مکئی جوار باجرا ہین۔ منطقہ معتدلہ کے بہت سے میوہ جات کشمیر کی وادی مین پیدا ہوتے

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہین سیب ناشپاتی ۔بیر آڑو ۔خوبانی ۔انگور خوب ہوتے ہین زعفران یہین پیدا ہوتی ہے
چناب کے کنارے جنگلون مین قیمتی دیودار کے درختون کی کثرت ہے ۔
دوشالون کی دستکاری زیادہ مشہور ہے ۔سری نگر مین چاندی اور تانبے پر نقاشی کا کام بہت اچھا ہوتا ہے

ریلوے

پنجاب کے مقام وزیرآباد سے کشمیر مین جمون تک ایک لین جاری ہے ۔

باشندے و زبان

شمال و مشرق مین منگولین ۔شمال و مغرب و بارالاچا کے کھن آرین نسل کے لوگ آباد ہین ۔منگولین بدھ مذہب کے پیرو ہین ۔بال تستان مین خاصکر مسلمان ہین
باقی حصون مین آبادی ملی جلی ہے ۔
کشمیر مین کئی مختلف زبانین بولی جاتی ہین لداخ و بال تستان مین تبتی وادی کشمیر مین کشمیری ۔کوہستان و پونچھ مین ڈوگری اور وادی چناب مین پہاڑی بولی جاتی ہے

مشہور شہر و قصبے

جمون ۔دار السلطنت کشمیر ہمالہ پہاڑ کے نیچے آباد ہے ۔
پامپور دریاے جہلم کے اُتری کنارہ پر باغات کے لیے مشہور ہے یہان کی زعفران بہت عمدہ ہوتی ہے اور دریاے جہلم پر ایک عمدہ پل بنا ہوا ہے ۔
سری نگر جہلم کے کنارے پرانے زمانے مین کشمیر کا دارالحکومت تھا اب مہاراجہ صاحب صرف گرمی کے موسم مین یہان رہتے ہین ۔
لیہ لداخ کا صدر مقام ہندوستان اور چینی ترکستان کی تجارت کا خاص مقام ہے یہان تجارت کی نگرانی کیواسطے منجانب سرکار انگریزی ایک کمشنر رہتا ہے ۔
اسکارڈو بال تستان کا خاص شہر دریاے سندھ کے کنارے لیہ سے ایکسو پچاس میل نیچے آباد ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گلگٹ مین سندھ پار ایک مضبوط قلعہ سرحد پر بنا ہوا ہے

راجپوتانہ

اس ملک کو راجپوتانہ یا راجستھان اسلیئے کہتے ہین کہ یہان کے باشندے زیادہ تر راجپوت ہین اسکے اُتر پورب مین صوبہ پنجاب اور ممالک متحدہ آگرہ و اودھ واقع ہین۔ اُتر پچھم مین ریاست بہاولپور دکھن پچھم سندھ دکھن مین گجرات اور دکھن پورب مین سیندھیا اور ہلکر کی عملداریان ہین۔ اسکی لمبائی پورب سے پچھم تک پانسو میل چوڑائی اُتر دکھن سے چارسو میل رقبہ ایک لاکھ ستائیس ہزار پانسو اکتالیس مربع میل ہے اسکی آبادی از روے مردم شماری ۱۹۰۱ء ستانوے لاکھ تینتیس ہزار تین سو ایک ہے

طبعی حالات

راجپوتانہ مین سندھ اور اراولی پہاڑ کے بیچ کا ریگستانی ملک و نیز اراولی کے پوربی میدان کا کچھ حصہ شامل ہے۔ ریگستانی ملک کو تھر کہتے ہین۔ یہان پانی بہت کم برستا ہے اور برکا شتکار بوجہ نملنے پانی کے برابر جگہہ تبدیل کیا کرتے ہین۔ اس حصہ مین سوا لونی کے جسکا پانی کھاری ہے کوئی دوسری ندی نہین ہے کنوؤن مین پانی بہت نیچے نکلتا ہے۔ اراولی پہاڑ کا اُتری میدان ریگستانی ہے دکھن پچھم مین زرخیز کالی مٹی کے میدان ہین جنکے بیچ مین کہین کہین پہاڑیان آگئی ہین۔ یہان بہت سے تالاب و چھوٹی چھوٹی ندیان ہین۔ پہاڑون پر جنگل بکثرت ہین اور میدانون مین خوب کھیتی ہوتی ہے۔

پہاڑ

راجپوتانہ مین ایسی بلندیان کہین نہین جنھین پہاڑ کہہ سکین۔ خاص پہاڑی اراولی دکھن پچھم سے اُتر پورب کو راجپوتانہ کے دو حصے کرتی ہوئی چلی گئی ہے میواڑ اور مالوہ کی پہاڑیان اراولی کے دکھنی سرے سے دکھن پورب رخ واقع اور نربدا کے اوس میدان کی دکھنی پچھمی حد قائم کیئے ہین اس پہاڑی سلسلہ کے پچھم چند پہاڑیان جابجا واقع ہین۔

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دریا و جھیل

برسات مین کم پانی برسنے کی وجہ سے پچھمی راجپوتانہ دریاؤن سے خالی ہے یہان کی مشہور ندی لونی اجمیر کے قریب اراولی پہاڑی سے نکلکر دو سو میل بہنے کے بعد خلیج کچھ مین داخل ہوتی ہے چنبل اور اُسکے باجگذار بناس مین اراولی پہاڑی کے پوربی میدان کا پانی جاتا ہے

چنبل راجپوتانہ کا سب سے بڑا دریا بندھیاچل پہاڑ سے نکلکر ہندوسطی کو ممالک متحدہ راجپوتانہ سے جدا کرتا ہوا پانسو ساٹھ میل بہنے کے بعد جمنا مین ملجاتا ہے۔

بناس میواڑ کی پہاڑیون سے نکلکر چتوڑ سے گذرتا ہوا بوندی کی پہاڑیون کے کنارے کنارے تین سو میل بہتا ہوا چنبل سے ملجاتا ہے۔

سابرمتی و ماہی دو چھوٹی چھوٹی ندیان میواڑ کے گرد بہتی ہوئی خلیج کھمبات مین جاگرتی ہین

راجپوتانہ مین کوئی میٹھے پانی کی قدرتی جھیل نہین ہے۔کھاری پانی کی جھیل سانبھر راج جے پور مین پھلیرا اسٹیشن سے چند میل کے فاصلہ پر واقع ہے موسم بارش مین طغیانی کے وقت اسکی لمبائی بیس میل چوڑائی ڈیڑھ میل سے ساڑھے سات میل تک اور گہرائی دو فٹ سے چار فٹ تک ہو جاتی ہے اسکے پانی سے دس لاکھ من سے زائد نمک ہر سال تیار ہوتا ہے

آب وہوا

راجپوتانہ کی آب وہوا نہایت صحت بخش ہے۔پانی کا کم برسنا۔ہواؤن کا بلا رکاوٹ چلنا۔آبادی کی قلت۔بڑے شہرون کی کمی اور نمک کی افراط غالباً اسکے باشندون کی تندرستی اور انکی درازی عمر کے باعث ہین۔گرمی مین سوا چند پہاڑیون کے سب جگہہ بالخصوص اُتری پچھمی حصہ مین شدت کی گرمی پڑتی ہے۔جاڑے مین اُتر مین بہ مقابلہ وسط کے زیادہ سردی ہوتی ہے۔بارش یکسان نہین ہوتی ہے شمال ومغرب مین بارش اسقدر کم ہوتی ہے کہ اسکا اوسط صرف پانچ انچ کا پڑتا ہے دکھن پچھم مین بارش زیادہ ہوتی ہے اور دکھن پورب مین اسکا اوسط بہت زیادہ ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

پیداوار

نباتات - زیادہ تر باشندے کاشتکاری کرتے ہین اُتری پوربی حصون مین کم پانی برسنے کی وجہ سے کاشت اچھی نہین ہوتی راجپوتانہ کی خاص نباتاتی پیداوار جوار موٹھ مین تربوز وغیرہ ریگستان مین پیدا ہوتا ہے اکثر باشندے اسی پر اپنی گذر کرتے ہین -

حیوانات مین اونٹ مشہور ہے جسکے جھنڈ کے جھنڈ مثل بھیڑ بکری کے جنگلون مین پھرا کرتے ہین بیکانیر کا اونٹ ہندوستان مین بڑا خوبصورت اور تیز ہوتا ہے -

معدنیات مین لوہا سیسہ تانبا و پھٹکری کوہ اراولی مین کئی مقامات پر و الور میواڑ کوٹا اور جھالراپٹن مین ملتی ہے سنگ مرمر اور سُرخ پتھر راجپوتانہ کے اتر پورب مین پایا جاتا ہے دستکاری مین اُون اور چمڑے کا کام اُتری حصون مین تیار ہوتا ہے اور لوہے کے ہتھیار وغیرہ سروہی مین بنائے جاتے ہین -

ریل

راجپوتانہ اسٹیٹ ریلوے دہلی و آگرہ سے شروع ہوتی ہے دونون لین باندی کوئی پر ملجاتی ہین جہان سے جے پور ہوتی ہوئی اجمیر تک جاتی ہے - یہان اسکی دو شاخین ہو جاتی ہین پچھمی شاخ اراولی پہاڑ پار کرتی ہوئی بمبئی بڑودہ ریلوے سے احمد آباد مین مل جاتی ہے - پوربی شاخ نصیر آباد نیمچ - رتلام ہوتی ہوئی بندھیاچل پار کرنے کے بعد کھنڈوا مین گریٹ انڈین پننسولا ریلوے سے ملجاتی ہے پھیلا اسٹیشن سے ایک شاخ سانبھر و میرٹا روڈ اسٹیشن ہوتی ہوئی بیکانیر کے کچھ آگے تک جاری ہے دوسری شاخ میرٹا روڈ اسٹیشن سے جودھپور و لونی ہوتی ہوئی ماڑوار پچھمی شاخ سے ملگئی ہے - لونی سے ایک شاخ پچپدرا کی نمک کی کان تک ہے اودے پور سے چتوڑ تک بھی ایک لین جاری ہے -

تاریخی حالات

ان ریاستون کو پنڈاری اپنی لوٹ مار سے برباد کئے تھے ۱۸۱۷ء مین جنگ پنڈاری

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ختم ہونے پران مین سے بہتیری ریاستین خود بخود سرکاری محافظت مین آ گیین - یہ کل ریاستین ایجنٹ
گورنر جنرل کی نگرانی مین ہین جنکی ماتحتی مین حسب ذیل آٹھ ایجنسی ہین (۱) میواڑ (۲) جے پور
(۳) سجان گڈھ (۴) مارواڑ (۵) ریاستہلے شرقی (۶) ٹونک (۷) الور (۸) سروہی -
ریاست ٹونک مسلمانون کی - دھولپور بھرت پور جاٹون کی اور باقی راجپوتونکی ریاستین ہین -
راجپوتانہ مین کل اُنیس ریاستین ہین - آٹھ بڑی ریاستیں جے پور - جودھپور (مارواڑ)
اودے پور (میواڑ) الور - بھرت پور بیکانیر - کوٹا اور ٹونک ہین -
گیارہ چھوٹی ریاستین - بانسواڑہ - بوندی - دھولپور - ڈونگر پور - سقرولی - کشن گڈھ -
پرتاب گڈھ - سروہی جیسلمیر - لاوا - شاہ پورہ ہین -

مشہور شہر

ابو - سروہی کے راج مین ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کے رہنے کی جگہ ہے - جین کا
مشہور و متبرک مقام ہے - رشبھ دیوجی کا مندر اٹھارہ کروڑ کی لاگت سے بنا ہوا ہندوستان
کے سب مندرون سے عمدہ تاج محل کے مقابل کی عمارت ہے -
جے پور ریاست جے پور کا دارالسلطنت جسے راجہ جے سنگھہ نے آباد کیا تھا
ہندوستان مین نہایت خوبصورت شہر ہے - اسکے گرد شہر پناہ اور باغات بنے ہوے
ہین - اس مین چوپڑ کا بازار - وسیع سڑکین - عالی شان عمارتین ہین - رام نواس باغ - اسکول
آف آرٹس - رصدگاہ - عجائب خانہ - راجہ صاحب کے محلات قابل دید ہین - شہر سے
تھوڑے فاصلہ پر گلتاجی کا مشہور مقام ہے - آمیر - ریاست جے پور کا پرانہ دارالسلطنت
دیکھنے کے لائق ہے - جے پور مین چتر کاری کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے -
الور دارالسلطنت ریاست الور ایک پہاڑی کے نیچے آباد ہے - یہان ایک نہایت
مضبوط قلعہ بنا ہے - شہر کے اندر ایک بڑے تالاب کے قریب راجہ بختاور سنگھہ کی
چھتری بہت بڑی اور خوبصورت سرخ پتھر کی بنی ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھرت پور ریاست بھرت پور کا دار السلطنت ہے۔ یہاں کا قلعہ بڑا مضبوط و مشہور رہا ہے۔ تھوڑے فاصلہ پر ڈیگ کے بھون قابل دید ہین۔ ایک بھون مین جسے ساون بھادون کہتے ہین ہر موسم مین برسات کا لطف دیکھا جا سکتا ہے۔

اودے پور ریاست اودے پور کا دار السلطنت ایک پہاڑی پر آباد ہے۔ چتوڑ مہا راجہ اودے پور کی ریاست مین قلعہ کی مضبوطی کے لئے مشہور ہے۔

جودھپور و بیکانیر مغربی حصہ راجپوتانہ مین بڑے و مشہور شہر مضبوط شہر پناہ کے اندر آباد ہین۔ یہان جینی سیٹھ ساہوکار بہت ہین۔

ایجنسی ہند وسطی یا سنٹرل انڈیا ایجنسی

ایجنسی ہند وسطی مین وہ ریاستین شامل ہین جو تحت گورنر جنرل سنٹرل انڈیا ایجنسی کے زیر نگرانی ہین۔ اس مین سیندھیا و ہلکر خاندان کے مرہٹون کی بہت بڑی ریاستین گوالیار و اندور مسلمانون کی ریاست بھوپال زیر حکومت بیگم صاحبہ و راجپوتون کی ریاست ریوان شامل ہے انکے علاوہ اٹھتر اور بھی چھوٹی چھوٹی ریاستین ہین جنکے زیادہ تر راجپوت نسل کے ہین چند ریاست مسلمان و مرہٹون کے زیر حکومت ہین۔ اکثر ان مین سے اس ایجنسی یا راجپوتانہ ایجنسی کی بڑی ریاستون کی باجگذار ہین۔ یہہ ریاستین راجپوتانہ و ممالک متوسط کے درمیان واقع ہین۔ انکا زیادہ سے زیادہ پھیلاو اتر پورب سے دکھن پورب تک چار سو دس میل و پورب سے پچھم تک پانسو بیس میل و رقبہ پچھتر ہزار سات سو مربع میل و آبادی از روے مردم شماری ۱۹۰۱ء چھیاسی لاکھ اٹھائیس ہزار سات سو کیاسی ہے

طبعی حالات

سرکاری ضلع جھانسی سے اس ایجنسی کے دو بڑے حصے بندیلکھنڈ بگھیلکھنڈ پورب مین و ہند وسطی پچھم مین ہو جاتے ہین۔ اسکی سطح دکھنی کنارہ پر بہت اونچی ہے اس وجہ سے کل علاقہ کا پانی اتر کی طرف بہکر گنگا و جمنا مین جاتا ہے۔ سطح سمندر سے اسکی بلندی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چھ سو سے دو ہزار فٹ تک ہے۔ مالوہ کے میدان کی اونچائی سب سے زیادہ ہے یہان کی مٹی زیادہ تر کالی اور زرخیز ہے آبپاشی کی چندان ضرورت نہین پڑتی بندھیاچل کا ڈھال اور ست پڑا پہاڑ کا دکھنی حصہ جنگل سے ڈھکا ہوا ہے۔

پہاڑ

بندھیاچل نربدا کی وادی کی اتری حد قائم کرتا ہوا اسکے متوازی چلا گیا ہے۔ اسکے پورب مین سون سے اُدھر ایک سو بیس میل تک کیمور کی پہاڑیان پھیلی ہوئی ہین نربدا کے دکھن ست پڑا کی پہاڑیان سو میل تک ایجنسی کی حد قائم کیے ہوئے ہین۔

دریا

نربدا۔ سون اور چنبل جنکا بیان اوپر ہوچکا ہے اس ایجنسی کے بڑے دریا ہین جنکا صرف تھوڑا سا حصہ ان ممالک مین ہے۔ وسطی میدان کا پانی نربدا اور سون مین نہین جاتا بلکہ اتر جانب گنگا اور جمنا مین کالی سندھ۔ پربتی سندھ بیتوا۔ دھسان کین اور ٹونس کے ذریعہ سے جاتا ہے۔

آب وہوا

یہان کی آب وہوا گنگا کے میدان سے زیادہ اور راجپوتانہ سے کم خشک ہے جاڑے مین سرد وخشک۔ موسم بہار مین تندرست رکھنے والی گرم وخشک ہوا چلتی ہے برسات مین اوس وسیل ایسی تکلیف دہ نہین ہوتی جیسی کہ بنگال وممالک متحدہ آگرہ واودھ مین ہوتی ہے۔

پیداوار

اس ملک کے زیادہ تر حصہ مین کاشت خوب ہوتی ہے۔ یہان کی پیداوار گیہون چاول۔ دال۔ گنا۔ روئی۔ اور خاصکر افیون ہے۔ مالوہ بھر مین جاوڑہ کے پوستہ کے کھیت مشہور ہین یہان ایک ہزار صندوق سالانہ افیون تیار ہوتی ہے۔ پچھم مالوہ مین۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

افیون کی تجارت کا خاص مقام ہے۔ بھلسہ کے گرد نواح مین تمباکو گجرات اور اودھ کے پوربی ضلعون مین بہت اچھے قسم کا ہوتا ہے۔

ریوان مین کوئلے کے بڑے بڑے میدان ہین مگر کھدائی بہت کم ہوتی ہے ریاست پنا مین ہیرے کی کان ہے شمالی ہندوستان مین صرف یہی ایک کان ہے جہان سے ہیرا نکلتا ہے۔ یہان بہت جگہہ ہندوستانی طریقے سے لوہا نکالا جاتا ہے۔

ریل

یہان تین ریل کی سڑکین ہین جو اُتری اور دکھنی ہندوستان کی ریلون کو ملاتی ہین ایک لین بمبئی اور الہ آباد کے درمیان جاری ہے۔ دوسری لین اٹارسی سے بندھیاچل کو بھوپال گھاٹ پر پار کرتی بھوپال و جھانسی ہوتی ہوئی کانپور تک گئی ہے اسکی ایک شاخ بینا سے گونا تک اور دوسری بینا سے ساگر تک جاری ہے سب سے پچھمی چھوٹی لین کھنڈوا سے مؤ۔ اندور۔ رتلام اور نیمچ ہوتی ہوئی اجمیر جاتی ہے آنند گودھرا و رتلام ریلوے اوجین تک جاری ہے۔

ریاستہائے ایجنسی ہند وسطی

کل ریاستون کے انتظام کے لئے نو ایجنسی قائم ہین (۱) اندور (۲) بھیل یا بھوپاور (۳) ڈپٹی بھیل (۴) مغربی مالوہ (۵) بھوپال (۶) گوالیار (۷) گونا (۸) بندیلکھنڈ (۹) بگھیلکھنڈ

ان ریاستون مین سب سے بڑی ریاستین گوالیار، اندور، بھوپال اور ریوان ہین۔

چھوٹی ریاستون مین رتلام۔ دھار۔ جاوڑہ۔ پنا۔ اورچھا ہین۔

مشہور شہر

اندور ریاست اندور کا خاص شہر مہاراجہ ہلکر کے رہنے کی جگہہ دریائے کھنکی پر آباد ہے۔ یہان ہند وسطی کے ایجنٹ گورنر جنرل رہتے ہین۔ اس شہر کو اہلیا بائی نے بسایا تھا یہان ہند وسطی کے راجکمارون کی تعلیم کے لئے راجکمار کالیج بنا ہوا ہے اس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس ایجنسی مین سب سے بڑی چھاؤنی مئو۔ اندور سے تیرہ میل کے دوری پر ہے۔

گوالیار۔ مہاراجہ سیندھیا کا دارالسلطنت ہے۔ یہان کا مضبوط قلعہ مشہور ہے۔ لشکر مین مہاراجہ صاحب کی فوج رہتی ہے اس ریاست کی سالانہ آمدنی قریب ایک کروڑ چالیس لاکھ روپیہ کے ہے۔

اوجین۔ ہندوؤن کا پاک شہر دریاے سپرا کے کنارے قدیم زمانہ مین بکرماجیت کی راجدھانی تھا شہر کے دکھن مین مہاراجہ جے سنگھ کی بنوائی ہوئی مشہور رصدگاہ ہے

بھلسہ۔ گوالیار کی ریاست مین بیتوا کے کنارے بڑا قصبہ ہے اس کے قرب وجوار مین بدھ مذہب کے استوپ (لاٹ) ہین۔ یہان تمباکو بہت عمدہ ہوتا ہے۔

بھوپال ریاست بھوپال کا دارالسلطنت ایک شہر پناہ کے اندر آباد ہے یہان کا تالاب مشہور ہے۔ سیہور پولیٹیکل ایجنٹ کے رہنے کی جگہہ ہے۔

ریوان۔ ریاست ریوان کا دارالسلطنت ہے اس ریاست مین کوئلہ نکلتا ہے ستنا مین پولیٹیکل ایجنٹ رہتا ہے۔

پنّا۔ پنا کی راجدھانی بندیلکھنڈ مین مشہور جگہہ ہے۔

رتلام۔ افیون کی بڑی منڈی ہے۔

دھار۔ اس مشہور شہر مین راجہ بھوج کی راجدھانی تھی۔

اورچھا۔ راجہ ٹہری کے رہنے کی جگہہ ہے۔

بڑودہ

مہاراجہ گیکواڑ کی عملداری گجرات وکاٹھیاواڑ کے مختلف حصون مین واقع ہے۔ رقبہ آٹھہ ہزار ننانوے مربع میل اور آبادی از روے مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء انیس لاکھ باون ہزار چھہ سو بانوے اور آمدنی ایک کروڑ تریپن لاکھ روپیہ ہے

اس ریاست مین چار قسمت اور اکتیس ضلعے ہین (۱) کادی یا شمالی قسمت (۲) بڑودہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یا وسطی قسمت (۳) نوساری یا جنوبی قسمت (۴) اُمریلی یا مغربی قسمت۔ ان مین سے صرف امریلی کاٹھیاوار مین ہے و باقی گجرات مین۔

طبعی حالات

گجرات کے اُتری ضلعے نربدا۔ تاپتی۔ ماہی اور دیگر چھوٹی چھوٹی ندیون سے سیراب قطعہ مین واقع ہین۔ سطح زمین کالی مٹی (ریگڑ) اور ہلکے رنگ کی مٹی (گوڑارو) سے بنی ہوئی ہے امریلی محال کاٹھیاواڑ سے مشابہ ہے یہہ زرخیز مٹی کا ایک وسیع میدان اچھی طرح سے سیراب ہے۔ وسطی قسمت بالکل ہموار اور درختون سے ڈھکی ہوئی ہے۔ یہان کی زرخیز آراضی خوب جوتی بوئی جاتی ہے جسمین اعلیٰ درجہ کی روئی پیدا ہوتی ہے دکھنی قسمت کی اکثر اراضی جو سورت کے ضلع کے اندر جا بجا آگئی ہے۔ خاصکر نوساری کے قریب کی مزروعہ و زرخیز ہے۔

پہاڑ

راج پیپلا کی پہاڑیون کے علاوہ اس ریاست مین کوئی اور پہاڑ نہین ہے

دریا

خاص دریا جو اس ریاست مین بہتے ہین سابرمتی۔ ماہی۔ نربدا۔ تاپتی اور پورنا ہین جنکا بیان پہلے ہو چکا ہے۔

آب وہوا

اس بڑی ریاست کی آب وہوا بھی مختلف مقامات پر مختلف ہے۔ اُتری گجرات کی آب وہوا خشک ہے اسکی سردی گرمی ہمیشہ گھٹتی بڑھتی رہتی ہے۔ برعکس اس کے دکھنی حصون کی آب وہوا زیادہ مرطوب و یکسان بنی رہتی ہے۔ اوکھامنڈل کی آب وہوا سمندر کے کنارے ہونے کی وجہ سے صحت بخش ہے۔ وسطی حصے اور بڑودہ کی آب وہوا مرطوب ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پیداوار

غلہ۔ روئی۔ تمباکو۔ افیون نیلگر اور تلہن کی عمدہ فصلین ہوتی ہین۔ یہان کے باشندون کی خاص خوراک باجرا ہے گیہون وچاول کا بھی استعمال ہوتا ہے۔ بڑودہ کے اتری حصہ کے بڑے سفید بیل اور کاٹھیاواڑ کے گھوڑے ہندوستان مین مشہور ہین۔

ریل

اس ریاست مین بمبئی بڑودہ سینٹرل انڈیا ریلوے دو جگہہ ہوکر گذرتی ہے اول سورت کے دکھن قسمت نوسڈی مین داخل ہوتی ہے پھر بھڑوچ کے اندر ریاست بڑودہ مین میان گاؤن سے ماہی تک جاری ہے۔

راجپوتانہ اسٹیٹ ریلوے اس ریاست کے اُتری حصہ مین ہوکر گذرتی ہے

مشہور شہر و قصبے

بڑودہ باعتبار آبادی گجرات مین دوسرے اور بمبئی احاطہ مین تیسرے درجہ کا شہر وسواتری ندی پر آباد ہے یہان ملہراؤ اور کھانڈے راؤ کے بنائے ہوئے نصیر باغ اور لکشمن پورا محل سونے چاندی کی توپین اور جانور خانہ قابل دید ہے۔

نوسڈی سورت سے پندرہ میل پر پارسیون کے پجاریون کا صدر مقام ہے یہان کے آتشکدہ مین بمبئی اور سب جگہہ کے پجاری سند حاصل کرنیکے لئے بھیجے جاتے ہین

دبھوئی مین پگڑیان اور ساڑیان بہت تیار ہوتی ہین۔ پٹن کے چاقو اور سروتے مشہور ہین۔

ڈیسا مین بڑودہ کے اٹیچیم فوج رہتی ہے۔

وڈنگر ویشن نگر۔ ایسے مقام ہین جنکے نام سے ناگر برہمنون کی دو ذاتین (وڈنگری و بسن نگری) قائم ہوگئی ہین۔

ضلع اوکھامنڈل مین دوارکا ہندؤن کا مشہور تیرتھ گاہ ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حیدر آباد

حیدر آباد یا عملداری نظام ہند کی باجگذار ریاستون مین سب سے بڑی مشہور ہے نظام الملک صوبہ دار دکھن زوال سلطنت مغلیہ کے وقت خود مختار ہوگیا تھا نواب صاحب حال اُنھین کے خاندان مین ہین حیدر آباد کے اُتر اور اُتر پچھم مین احاطہ بمبئی اُتر مین برار اتر پورب مین اضلاع متوسط اور دکھن مین احاطہ مدراس ہے اسکی لمبائی اتر دکھن چار سو بیس میل اور چوڑائی پورب پچھم تین سو اسی میل ہے۔ رقبہ بیاسی ہزار چھ سو اٹھانوے مربع میل۔ آبادی ازروے مردم شماری ۱۹۰۱ء ایک کروڑ گیارہ لاکھ اکتالیس ہزار ایک سو بیالیس وتخمینی آمدنی تین کروڑ بیاسی لاکھ روپیہ ہے یہان منجانب سرکار ایک ریزیڈنٹ رہتا ہے۔

طبعی حالات

یہ ریاست دکھن کے وسطی میدان مین سطح سمندر سے ساڑھے بارہ سو فٹ بلندی پر واقع ہے اسکا ڈھال عموماً پچھم سے پورب کیطرف ہے پچھمی نصف حصہ مین مثل مالوہ کے کالی مٹی کے میدان ہین جن مین روئی خوب پیدا ہوتی ہے پوربی نصف مین میدان و پہاڑیان ہین۔ پوربی حد پر کوئلہ کے میدان ہین مگر کوئلہ کم نکالا جاتا ہے ملک کا زیادہ حصہ غیر مزروعہ ہے۔ یہان پہاڑیان بکثرت ہین آبپاشی تالابون سے جو ترقی نشیب کے پانی کو باندھ کر بنائے گئے ہین ہوتی ہے۔ پوربی اضلاع مین ایسے تالاب بہت ہین پکھال تالاب تیس میل کے گھیرے مین غالباً ہندوستان مین سب سے بڑا تالاب ہے

پہاڑ

حیدر آباد کی پہاڑیون مین سب سے مشہور اجنٹا کی پہاڑی اتر مین واقع ہے یہ تاپتی اور برار کی پورنا کے ابتدائی حصون کو حیدر آباد کی پورنا سے جدا کرتی ہے اس سے اور دو سلسلے نکلکر دکھن سے پورب کیطرف گئے ہین پہلا ہین گنگا و حیدر آباد و پورنا کے درمیان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دوسرا حیدرآباد پورنا او دودنا کے درمیان ہے۔ گوداوری کے دکھن ایک اور سلسلہ ہے جو گوداوری کے میدانکو اُس اونچے میدان سے الگ کرتا ہے جسکا پانی منجرا مین بہکر جاتا ہے۔

دریا

اس ریاست مین دو بڑے دریا گوداوری اور کرشنا ہین۔ گوداوری مین اُتر سے پران ہِتا (جو بین گنگا اور وردھا کے ملنے سے بنی ہے) دودنا۔ پورنا دکھن سے منجرا آکر ملجاتی ہین میسور کے پچھمی گھاٹ سے تنگ اور بھدرا دوندیان نکلتی ہین اور آپسمین ملجانیکے بعد تنگ بھدر کے نام سے کرشنا مین جاگرتی ہین۔

آب وہوا

حیدرآباد کی آب وہوا سال کے زیادہ تر حصہ مین خوشگوار صحت بخش ومعتدل رہتی ہے اپریل اور مئی کے مہینون مین گرمی کی زیادتی ہوتی ہے۔ بارش کا اوسط بتیس انچ سے زیادہ نہین ہے۔

پیداوار

نباتات معمولی قسم کے غلہ مین جوار باجرے کے علاوہ راگی بکثرت پیدا ہوتی ہے کپاس وتلہن ہیچے جانیکی غرض سے بوئے جاتے ہین۔ نیل اور گنا کا شمار اعلیٰ درجہ کی کاشت مین ہے۔ میوہ جات خوب ہوتے ہین۔ حیدرآباد کے خربوزے اور اناناس۔ دولت آباد کے انگور دور تک مشہور ہین۔

معدنیات دکھنی پچھمی حصہ مین کسیقدر کوئلہ نکلتا ہے ہیرے کی کانین جو گولکنڈہ کے نام سے مشہور ہین ریاست کی حد سے باہر مدراس پریزیڈنسی مین واقع ہین ہیرے وہان سے لاکر یہان صرف بنائے اور صاف کئے جاتے ہین۔ ریاست کے دکھن پچھم کے ضلع لنگ سور کی کانون سے پہلے سونا بکثرت نکالا جاتا تھا۔

دستکاری خاص دستکاری کی چیزین کپڑا اور کارچوبی کا کام اورنگ آباد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

وگلبرگہ مین بنایا جاتا ہے۔ ورنگل کے عمدہ قالین اور حیدرآباد کے ملے ہوئے ریشمی سوتی کپڑے مشہور ہین۔ بدر برتنون پر قلم کاری کے کام کے لئے مشہور ہے دولت آباد کے قریب کاغذی پور مین عمدہ کاغذ بنتا ہے۔

حیوانات۔ حیدرآباد کے گھوڑے خاصکر مشہور ہین۔

ریل

اس ریاست مین اُتر پچھم سے گریٹ انڈین پننشیولا ریلوے اور دکھن سے مدراس ریلوے آکر رائے چور پر مل گئی ہین اس لین کے اسٹیشن واڑی سے نظام اسٹیٹ ریلوے پورب ہوتی ہوئی حیدرآباد۔ ورنگل کھمم اور بیزواڑہ تک گئی ہے

باشندے وزبان

باوجود مسلمانی ریاست کے یہان پر ہندؤن کی تعداد نوے فیصدی اور مسلمانون کی صرف دس فیصدی ہے۔ ریاست کے مختلف حصون مین تین زبانین بولی جاتی ہین اُتر اور پچھم مین مرہٹی دکھن پچھم مین کناری و دکھن پورب مین ٹیلگو۔ اس ریاست مین مثل انگریزی عملداری کے پانچ قسمتین اور انیس ضلعے ہین۔

مشہور شہر و قصبے

حیدرآباد دارالسلطنت ریاست نظام موسی ندی کے داہنے کنارے پر ایک شہر پناہ کے اندر آباد ہے۔ یہہ ۱۵۸۹ء مین بھاگ نگر کے نام سے بسایا گیا تھا اسکی آبادی چار لاکھ سے زائد ہے۔ نظام کے محلات ریزیڈنسی اور بہت سی مسجدین شہر کی قابل دید عمارتون مین ہین۔

گولکنڈہ حیدرآباد سے سات میل پچھم پہلے ایک طاقتور سلطنت کا دارالحکومت تھا۔ یہان کے قلعہ مین نظام کا خزانہ رہتا ہے۔

سکندرآباد۔ حیدرآباد سے چھہ میل دکھن سرکاری فوج کی بہت بڑی چھاونی ہے۔ اسکے قریب حسین ساگر جھیل کئی میل کے گھیرے مین ہے۔

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بلارم میں سکندر آباد کے قریب نظام کی فوج رہتی ہے۔
پرانی دار السلطنت جن مین قدیمی شان و شوکت کے نشان ابھی تک موجود
ہین حسب ذیل ہین۔

(۱) **وارنگل** تلنگانہ کے ہندو راجاؤن کا پایہ تخت تھا۔

(۲) **بدر** رنجرا دریاے پر بہمنی و آخر مین بریدشاہی خاندان کا پایہ تخت تھا۔

(۳) **گلبرگہ** بھی کسیوقت مین بہمنی خاندان کے بادشاہونکا دار الحکومت تھا۔

(۴) **اورنگ آباد** دودنا ندی کے کنارے نظام شاہی بادشاہون کا پایہ تخت تھا اورنگ زیب نے دکھن کی صوبہ داری کے زمانہ مین اسے اپنے نام سے آباد کیا تھا یہان اُسکا اور اُسکی بیگم کا مقبرہ ہے اسکے قریب بدھ مذہب کی متبرک گپھائین ہین اس سے دس میل فاصلہ پر اتر پچھم جانب **دیوگر** اور **دولت آباد** تاریخی مقامات ہین تیرہ میل آگے بڑھ کر **الورہ** کی مشہور گپھائین ہین الورہ کے اُتر پورب **عجلداری** نظام کی سرحد پر **اجنٹا** ہین بدھ مذہب والون کی خانقاہ ہین جو پہاڑ کاٹ کر بنے ہین۔

اُتر پورب مین **اسائی** کا میدان جنگ ہے یہان سنہ ۱۸۰۳ء مین جنرل ولزلی نے سیندھیا اور بھونسلا کی فوج کو شکست فاش دی تھی۔ **جلنا** فوجی مقام ہے گوداوری کے کنارے **ناندیر** مین سکھونکا ایک گرو قتل ہوا تھا۔

میسور

اسکے اتر پچھم مین احاطۂ بمبئی و باقی تین طرف علاوہ سرحد کورگ کے احاطۂ مدراس ہے اسکی لمبائی اتر دکھن سوا دو سو میل۔ چوڑائی پورب پچھم اُس سے کچھ زیادہ ہے اسکا رقبہ ننانوے ہزار چار سو چوالیس مربع میل اور آبادی از روی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء پچپن لاکھ انتالیس ہزار تین سو ننانوے ہے اور تخمینی آمدنی ایک کروڑ پچاسی لاکھ ہے۔

سنہ ۱۷۹۹ء مین خاندان ٹیپو کی تباہی کے بعد ریاست میسور پھر اپنے ہندو راجہ کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خاندان مین واپس گئی ۱۸۳۱ع مین راجہ کی بدانتظامی کی وجہہ سے سرکار انگریزی نے اسکا انتظام اپنے ہاتھہ مین لے لیا مگر ۱۸۸۱ع مین پھر کُل اختیارات راجہ صاحب کو دیدیے گئے یہان پر منجانب سرکار ایک انگریز ریزیڈنٹ رہتا ہے۔

یہہ ریاست تین قسمت اور آٹھہ ضلعون پر تقسیم ہے۔

طبعی حالات

میسور نیلگری پہاڑ کے اُتر دونون گھاٹون کے درمیان میدان دکھن کے سب سے بلند حصہ مین واقع ہے وسطی حصہ اس ملک کا بلند ہے جہان سے ڈھال اُتر دکھن دونون جانب شروع ہوتا ہے۔ نہایت دکھن مین بلندی پھر زیادہ ہوگئی ہے کاویری و تنگ بھدرا کے بیسنون کے درمیان چار ہزار سے پانچ ہزار فٹ تک اونچی پہاڑیان ہین اس ملک کی یہہ خاص بات ہے کہ بہت سی پہاڑیون کے اوپر قلعے بنے ہوئے ہین مثلاً نندی درگ چیتل درگ سیورن درگ اور اشٹ درگ۔ گھاٹ کے متصل پچھمی حصہ کو ملناد کہتے ہین جسمین جنگل بہت ہین۔

پہاڑ

پہاڑیون کے خاص سلسلے پوربی اور پچھمی گھاٹ ہین پچھمی گھاٹ کی سب سے اونچی چوٹی سبرامینیا پانچ ہزار پانسو اسی فٹ اور کوداچادری چار ہزار چار سو چھابیس فٹ اونچی میسور کی سرحد پر ہین۔ ان دونون سے اونچی چوٹی بابا بودن اس ملک کے اُتر پچھم مین ہے اس ملک کے پورب مین تین سلسلے غیر مسلسل پہاڑیون کے کرشنا اور پنار کے بیسنون کو جدا کرتے ہین۔

دریا

ریاست کا کل شمالی حصہ تنگ بھدرا اور اوسکے باجگذارون سے (جسمین سب سے بڑی ویداوتی ہے) و کل جنوبی کاویری سے سیراب ہے تنگ بھدرا کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بیان حیدرآباد مین و کاویری کا احاطہ مدراس مین ہو چکا ہے - پورب جانب سے تین ندیان پنار - پالار اور پونگنی نکلتی ہین ان مین سے پہلی اُتر دوسری پورب و تیسری دکھن جانب بہتی ہے پونگنی کا نام کرناٹک مین پنیار ہو گیا ہے - شمالی و مغرب مین ایک چھوٹی ندی شیروانی نگر کے قریب گھاٹ کے پورب سے نکلکر اُتر پچھم پہاڑون کو کاٹتی ہوئی سمندر مین جا ملی ہے جسپا مین آٹھ سو تیس فٹ اونچے سے پانی گرتا ہے یہہ دنیا کے سب آبشارون مین اعلیٰ درجے کا شمار کیا جاتا ہے -

آب و ہوا

سطح سمندر سے بلند ہونے کیوجہ سے میسور کی آب و ہوا معتدل ہے - رات مین کبھی گرمی نہین ہوتی صبح و شام ہمیشہ خنکی رہتی ہے - اکثر جاڑے کے دنون مین بارش نہین ہوتی - یہان پر دونون مانسون پانی برساتے ہین دکھنی پچھمی مانسون کا اثر جون سے اگست تک اور اُتری پوربی کا اکتوبر سے پندرہ نومبر تک رہتا ہے زیادہ تر حصہ مین بارش کی زیادتی نہین ہوتی مگر قریب قریب سلسلہ برابر جاری رہتا ہے پچھمی گھاٹ مین بارش تھمتی ہی نہین یہانتک کہ آمد و رفت بند ہو جاتی ہے

پیداوار

نباتات یہان کے لوگونکی خاص غذا راگی ہے - جوار باجرا وغیرہ قریب قریب ہر جگہہ اور چاول خاصکر اُن حصون مین جہان پانی دریاؤن سے آبپاشی کے لئے ملسکتا ہے بویا جاتا ہے - شمالی حصہ کی کالی زمین مین روئی بہ افراط پیدا ہوتی گھاٹ کے پہاڑون پر قہوہ کی کاشت بہت ہوتی ہے - الائچی مرچ سیاہ سپاری ناریل بکثرت پیدا ہوتے ہین صندل یہان کی خاص پیداوار ہے -

معدنیات - یہان کی خاص معدنی پیداوار سونا ہے ضلع کولار مین اسکی کان ہے

دستکاری بنگلور مین ایک خاص قسم کی چھینٹ تیار کی جاتی ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ریل

دھرماورم میسور فرنٹیر ریلوے دھرماورم سے بنگلور تک جاری ہے بنگلور پر مدراس ریلوے کی ایک شاخ پورب سے سدرن مرہٹا ریلوے اُتر پچھم سے اور میسور اسٹیٹ ریلوے دکھن پچھم سے آکر ملجاتی ہین

مشہور شہر و قصبے

بنگلور جسکی آبادی ڈیرھ لاکھ سے زائد ہے سرکاری ریزیڈنٹ کے رہنے کی جگہہ خاص فوجی مقام ہے دکھنی ہندوستان مین یہان کی آب وہوا سوا نیلگیر کے سب جگہون سے عمدہ خیال کی جاتی ہے - یہان قالین عمدہ بنائے جاتے ہین

میسور دار السلطنت بنگلور کے بعد مشہور شہر ہے سنگری رنگ پٹن میسور سے دس میل فاصلہ پر دریاے کاویری مین ایک جزیرہ ہے جب سے میسور دار السلطنت ہوگیا ہے - یہہ شہر بہت کچھہ اُجڑتا جاتا ہے -

چتل درگ اسی نام کے ضلع کا صدر ایک پہاڑی کے نیچے آباد ہے -

کولار - شموگا اور تمکور دیگر مشہور مقامات ہین -

ریاستہاے متعلقہ لوکل گورنمنٹ

ریاستہاے متعلق ممالک متحدہ آگرہ و آودھ

ان اضلاع مین صرف دو ریاستین رامپور اور گڑھوال ہین ایک کا رئیس مسلمان اور دوسری کا ہندو ہے -

ریاست رامپور قسمت روہیلکھنڈ مین روہیلہ پٹھانون کی چھوٹی سی ریاست ہے شہر رامپور کوسلا ندی پر نواب صاحب کے رہنے کی جگہہ ہے -

گڑھوال - ہمالہ مین ایک پہاڑی ریاست ہے راجہ صاحب ٹہری مین رہتے ہین

Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ریاستہاے متعلق گورنمنٹ پنجاب

پنجاب مین چھتیس ریاستین ہین - بہ اعتبار رقبہ سب سے بڑی اسلامی ریاست بہاولپور کی ہے - یہہ ریاست ملتان کے دکھن دریاے ستلج اور سندھ کے کنارے کنارے چلی گئی ہے ستلج اور جمنا کے بیچ کے میدان مین دس ریاستین ہین انمین سے پٹیالہ - نابھہ جھیند - کپور تھلہ بڑی ریاستین ہین - پہلی تین کے رئیس سکھ و جوتھی کے جاٹ ہین پٹیالہ سب سے زیادہ آباد و با اعتبار آمدنی اول کے درجے کی ریاست ہے باقی پہاڑی ریاستین ہین جن مین سے چنبا منڈی سرمور مشہور ہین -

ریاستہاے متعلق گورنمنٹ بنگال

بنگال مین چھبیس ۲۶ ریاستین ہین جن مین سے کوچ بہار اور کوہستانی ٹپرا سب سے بڑی ہین باقی چھوٹی چھوٹی پہاڑی جنگلی ریاستین اوڑیسہ کے پچھم اور چھوٹا ناگپور کے دکھن واقع ہین پہلی کو اوڑیسہ باجگذار محال دوسری کو ریاستہاے گڈھ جات کہتے ہین - کوچ بہار مہاراجہ صاحب کے رہنے کی جگہہ ہے کوہستانی ٹپرا مین - اگرتلا راجہ صاحب کے رہنے کی جگہہ ہے حال مین ریاست سکم بھی اس صوبہ کی گورنمنٹ کی محافظت مین آگئی ہے - از روے صلحنامہ مورخہ سنہ ۱۸۹۰ع راجہ صاحب ہندو تبت کے درمیان کی تجارت کے محافظ ہین جسکے عوض مین سرکار انگلشیہ سے انکو بارہ ہزار روپیہ سالانہ ملتا ہے نام لناگ دار السلطنت و قدیم شہر ہے - پولٹیکل ایجنٹ گانٹوک مین رہتے ہین جہان فوج کی چھاونی بھی ہے

ریاست متعلقہ آسام

آسام کے متعلق ریاست منی پور درمیان کچار و برہما کے واقع ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ریاستہاے متعلقہ اضلاع متوسط

ان اضلاع کے متعلق چھوٹی چھوٹی پندرہ ریاستین ہین۔ ریاست بستر بہت بڑی مگر کم آباد ہے۔ بستر کے بعد کالا ہانڈی دوسرے درجہ کی ریاست ہے۔

ریاستہاے متعلقہ احاطہ مدراس

اس احاطہ مین پانچ دیسی ریاستین ہین۔ جزیرہ نما کے جنوب مغرب مین ٹراونکور سب سے بڑی ریاست ہے یہان کے مہاراجہ چھتری خاندان سے ہین رقبہ سات ہزار اکیانوے۔ آبادی از روے مردم شماری ۱۹۰۱ء انتیس لاکھ باون ہزار ایک سو ستاون و آمدنی نوے لاکھ روپیہ سالانہ ہے۔ یہان پر الایچی و کالی مرچ بہت پیدا ہوتی ہے دکھن جانب ٹراونڈرم مہاراجہ صاحب کی راجدھانی ہے۔ شمال و مغرب مین کوئلم اس ریاست کا فوجی مقام ہے الیپی بندر ہے۔ کوچین چھوٹی سی ریاست ٹراونکور و ملابار کے درمیان واقع ہے اناکولم اسکی راجدھانی ہے پدوکوٹا ریاست راجہ ٹونڈی مان تنجور کے دکھن پچھم مین ہے۔ راجہ صاحب پدوکوٹا مین رہتے ہین باقی دو ریاست بہت چھوٹی ہین۔

ریاستہاے متعلقہ احاطہ بمبئی

احاطہ بمبئی کے متعلق بہت سی چھوٹی چھوٹی ریاستین ہین۔ کاٹھیاوار مین ایک سو چھیاسی و شمالی گجرات مین اٹھاون ریاستین ہین۔ اکثر ریاستون کے رئیس زیادہ تر راجپوت و دکھنی کے مرہٹے ہین سب سے بڑی ریاستین یہ ہین خیرپور سندھ مین کچھ بھاؤنگر۔ نوانگر۔ و جوناگڑھ کاٹھیاوار مین و کولھاپور دکھن مین

خیرپور سندھ کے دکھن مین دار الحکومت ریاست خیرپور ہے۔

بھج کچھ کا دار الحکومت ہے یہ ۱۸۱۹ء مین زلزلہ کے آنے سے تباہ ہو گیا تھا اس زلزلہ سے بہت سی زمین اونچی ہو گئی تھی جسے لوگ اللہ باندھ کہتے ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھاؤ نگر کاٹھیا واڑ مین نہایت آباد بندر ہے یہانسے روئی باہر کو بہت جاتی ہے
جوناگڈھ نواب صاحب کی راجدہانی گرنار پہاڑ کے نیچے آباد ہے گرنار مین
جینیون کے بہت سے مندر ہین۔
سومناتھ۔ دکھن مین واقع ہے یہان مہادیوجی کا مشہور شوالہ ہے جسے
محمود غزنوی نے لوٹا تھا۔
کولھاپور مرہٹی ریاست کولھاپور کا دارالحکومت ہے۔

خود مختار ریاستین

(۱) نیپال

نیپال کے اُتر مین تبت پورب مین شکم اور سرکاری ضلع دارجلنگ ہے۔
دکھن مین بنگال خاص۔ بہار ممالک متحدہ اگرہ واودہ کے اضلاع ہین پچھم مین ضلع
الموڑہ ہے پورب پچھم اسکی لمبائی پانسو میل چوڑائی اُتر دکھن نوے سے ایک سو
چالیس میل تک ورقبہ چون ہزار پانسو مربع میل ہے۔
اس ریاست مین راجہ صرف برائے نام ہے کل راج کا انتظام وزیر اعظم کے ہاتھہ مین
رہتا ہے۔ یہان سرکار انگریزی کیطرف سے ریزیڈنٹ مقرر ہے جسے راج کے معاملات
مین کسی قسم کی مداخلت نہین ہے۔ اس ملک مین سوا ریزیڈنٹ کے ماتحتون کے
اور کوئی اہل یورپ بلا اجازت خاص نہین جا سکتا یہی وجہہ ہے کہ کاٹھمنڈو کی
وادی کے علاوہ اس ملک کا حال بہت کم معلوم ہے۔

طبعی حالات

اس ریاست مین کوہستانی ملک اور اوسکے نیچے کی ترائی کا میدان شامل ہے اسمین
برف سے ڈھکے ہوئے کوہستانی سلسلے ہین جنکو بڑے بڑے دریا کاٹ کر اُتر کی طرف ایک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کو دوسرے سے جدا کرتے ہوئے بہتے ہین اُسکے اُتر جانب تبت کا پہاڑی سلسلہ ان دریاؤن کی وادی کو وادی ساپیون سے جدا کرتا ہوا واقع ہے ان دونون سلسلون کے درمیان اُتر دکھن ایسے پہاڑ ہین جو گنڈک و کوسی کی وادیون کو جدا کرتے ہین اسلئے نیپال کے پچھم ایک میدان ہے جسکا پانی بہکر سارد امین جاتا ہے۔ دو قطعہ آراضی برفانی پہاڑ کے دکھن ہین ہین جنمین سے ایک ملے دی راپتی اور دوسرا وادی کاٹھ مانڈو ہے برفانی پہاڑ کی مشہور چوٹیان دھولاگر گوسنائین ناتھ اور سٹ اور کینچن جنگا ہین دھولاگر سے پچھم کی چوٹیان تین ہزار فٹ سے نیچی ہین

آب و ہوا

نیپال کی آب و ہوا مثل ہمالہ کے دیگر مقامات کے پہاڑون پر ٹھنڈی و مرطوب برفانی پہاڑ کے دکھن تنگ وادیون مین گرم و تر اور کاٹھمانڈو کی کشادہ وادیون مین معتدل ہے برف سے ڈھکے ہوئے پہاڑون کے اُتر مین بہت خشک اور تبت سے ملتی ہوئی ہے

پیداوار اور تجارت

نیپال کی ترائی اور اُسکے متصل کے پہاڑون سے خاصکر توتیا۔ بڑی الایچی۔ موم شہد چھڑا۔ سینگ۔ ہاتھی دانت اور برفانی پہاڑ کے اُتر و تبت سے سہاگا مشک چنور اور ریوند چینی باہر بھیجی جاتی ہین۔ ترائی سے ہاتھی اور اُتری پہاڑون سے ٹٹو تجارت کے لئے دوسری جگہہ بکثرت روانہ ہوتے ہین۔

نیپال مختلف قسم کے معدنیات کے لئے مشہور ہے۔ پہاڑون مین لوہے تانبے سیسے گندھک و سنکھیا کی کانین بکثرت پائی جاتی ہین۔

باشندے و زبان

اُتری پہاڑون کے باشندے بھوٹیا تاتاری نسل کے و دکھنی پہاڑون کے تاتاری و ہندوستانی بیشتر ملی جلی نسل کے ہین۔ گورکھا اُن بھاگے ہوئے برہمن و راجپوتون کی نسل سے ہین جو مسلمانون کے وقت مین یہان آکر آباد ہونیکے بعد تاتاری نسل سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مخلوط ہو گئے انہین کے ہاتھ مین یہان کا راج ہے۔ نیوار وسطی نیپال کے باشندے زیادہ تر کاشتکار و بخارت پیشہ تاتاری نسل سے ہین بھوٹیا و نیوار بدھ مذہب کے پیرو نے زیادہ تر ہندو طریقہ اختیار کر لیا ہے گورکھا پربتی و نیواروں سے مختلف زبان بولتے ہین۔ ہندوستانی زبان کے سمجھنے والے عام طور پر پائے جاتے ہین

مشہور شہر و قصبے

بڑے شہر و قصبے صرف کاٹھمانڈو کی وادی مین ہین۔ ان مین سے کاٹھمانڈو للتاپٹن اور بھٹ گاؤن مشہور ہین۔

کاٹھمانڈو دار السلطنت اور انگریزی ریزیڈنٹ کے رہنے کی جگہہ ہے یہان سے اُتری ہمالہ جانے کے راستے ہین جنکے ذریعہ سے تبت کی تجارت ہوتی ہے

للتاپٹن پُرانے نیوار راجاؤن کا دار السلطنت تھا۔ ۱۷۶۸ء مین اسے گورکھاؤن نے فتح کیا۔

(۲) بھوٹان

بھوٹان شکم کے پورب جلپائی گوڑی۔ گوالپاڑہ اور ہمالہ کے دکھنی ڈھال کے بیچ مین واقع ہے پورب پچھم اسکی لمبائی دوسو تیس میل چوڑائی ایک سو بیس میل۔ رقبہ انیس سو مربع میل ہے۔ یہان کا راجہ دھرم راج کے نام سے مشہور ہے جسے یہان کے باشندے پرمیشور کا اوتار سمجھتے ہین نام کے لئے راجہ ہے سلطنت کا انتظام دراصل دیوراجہ کے سپرد رہتا ہے جسکا انتخاب ہر تیسرے سال رعایا کرتی ہے

طبعی حالات

اس مین دو پہاڑی سلسلے کوہ ہمالہ کے متوازی ایک دوسرے کے بعد چلے گئے ہین ایک آٹھ ہزار فٹ اونچا دوسرا کچھ کم بلند اس سے فاصلہ پر ہے۔ ہمالہ اور پہلے سلسلے کے درمیان ایک اونچا میدان ہے جو بوجہ حد سے زیادہ سرد ہونیکے رہنے کے قابل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہیں ہے اسکے نیچے کے حصے مین صرف چند قصبے آباد ہین۔ دوسرے سلسلے کے پورب مین ہموار زمین ہے۔ اسکے دکھن مین ایک نہایت زرخیز قطعہ دوار کے نام سے مشہور ہے جسکو سرکار نے ۱۸۶۶ء مین کچھہ روپیہ سالانہ دینے کی شرط پر لے لیا تھا۔

آب و ہوا

یہان ایک ہی روز کے سفر مین سبیریا کی انتہا درجہ کی سردی۔ افریقہ کی سخت گرمی اور اٹلی کی خوشگوار گرمی کا تجربہ ہو سکتا ہے۔

پیداوار و تجارت

یہان چاول گیہون اور باجرا پیدا ہوتا ہے جنگل مین ہر قسم کے شکاری جانور پائے جاتے ہین۔ بھیڑ اور ٹانگن پالو جانور ہین۔

بھوٹان کی تجارت خاصکر تبت بنگال اور آسام سے ہوتی ہے۔ گھوڑے مشک۔ نارنگیون کے عوض یہ لوگ اونی اور سوتی کپڑے۔ مصالحہ۔ چاء۔ سونا اور زردوزی کے کام کی چیزین لیتے ہین۔ مالگذاری مین پیداوار اور تجارتی اشیاء دیجاتی ہین۔

باشندے و زبان

بھوٹیے یہان کے باشندے مضبوط و جفاکش بدھ مذہب کے پیرو ہین انکا رنگ سیاہ اور گال کی ہڈیان اُٹھی ہوئی ہین۔ انکی زبان تبتی زبان کی ایک شاخ ہے

مشہور شہر و قصبے

پناکھا یا دوسن اسکی راجدہانی ہے تونگسع آسام والا سکی سڑک پر مشہور جگہہ ہے

غیر ملکون کی عملداریان

غیر ملک والونمین فرانسیسون اور پرتگالیونکی عملداریان ابتک ہندوستانمین موجود ہین

(۱) فرانسیسی عملداری

فرانسیسی عملداری ہر حکم ایک گورنر متفرق حصونمین پائی جاتی ہے (۱) چندرنگر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

احاطہ بنگال کے ضلع ہگلی مین (۲) ینام احاطہ مدراس کے ضلع گوداوری مین (۳)
کاری کال ضلع تنجور مین (۴) پانڈیچری ضلع جنوبی ارکاٹ مین (۵)
ماہی ضلع ملابار مین۔

اس عملداری کا رقبہ ایک سو اٹھتر مربع میل ہے جسمین سے صرف پانڈیچری کا ایک سو تینتیس مربع میل ہے۔ کل آبادی دو لاکھ اسی ہزار تین سو ہے۔

گورنر پانڈیچری اس عملداری کا گورنر جنرل قرار دیا گیا ہے۔

پانڈیچری کے دو حصے ہین ایک مین اہل فرنگ دوسرے مین ہندوستانی آباد ہین۔ پہلا حصہ سمندر کے کنارے ہے جسمین عمدہ مکانات فرانسیسی طریقہ کے بنے ہوئے ہین۔ ساوتھ انڈین ریلوے کے اسٹیشن ولانور سے ایک شاخ پانڈیچری تک جاری ہے دوسرا مشہور شہر چندرنگر ہگلی کے کنارے بسا ہوا ہے

(۲) پرتگالی عملداری

پرتگال والون کے پاس پہلے بہت ملک تھا۔ اب ہمین سے پچھمی کنارہ پر صرف احاطہ بمبئی مین گوا۔ ڈامان اور ڈیو باقی رہ گئے ہین۔ انکا رقبہ ایک ہزار چھیالوے مربع میل و آبادی چار لاکھ سات ہزار ہے۔

علاقہ گوا سب مین بڑا گھاٹ و سمندر کے درمیان ایک پہاڑی ملک ہے اسکی لمبائی اُتر دکھن چونسٹھ میل۔ چوڑائی پورب پچھم چالیس میل ہے۔
ڈامان بمبئی کے شمال مین اور ڈیو کاٹھیاوار کے جزیرہ نما مین واقع ہے۔

گوا کے دو حصے ہین نئے حصہ مین جسکو پنجم کہتے ہین گورنر جنرل رہتا ہے پرانے حصہ مین گرجا ہے جسمین فرانسس زیویر مشہور پادری کا مقبرہ ہے گھاٹ کے اُتر مقام سیرولی سے ایک لین شروع ہوکر مقام گوا مین ختم ہوتی ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جغرافیہ ایشیا

حدود و وسعت

برّاعظم ایشیا پرانی دنیا کے کل برّاعظموں سے بڑا نصف کرہ شرقی میں واقع ہے اسکے اتر میں بحر آرکٹک۔ پورب میں بحر پاسفک یا بحر الکاہل۔ دکھن میں بحر ہند پچھم میں بحر قلزم بحر روم بحر اسود۔ بحیرہ خضر اور برّاعظم یورپ واقع ہے۔ اس برّاعظم کی لمبائی پورب پچھم تقریباً چھہ ہزار سات سو میل۔ چوڑائی اُتر دکھن پانچ ہزار تین سو میل اور رقبہ ایک کروڑ بہتر لاکھ مربع میل ہے۔

طبعی حالات

اس برّاعظم کے دکھن مثل یورپ کے تین جزیرہ نما عرب۔ ہندوستان اور ہند زاید (چین ہندی) ہیں۔ اسکے بڑے پہاڑی سلسلہ ہمالہ کا موقع بھی مثل یورپ سلسلہ آلپس کے بیچ کے جزیرہ نما کے اُتر میں ہے یورپ کیطرح اُسکے اُتر میں بڑے جنگل ہیں۔ اسکے وسط میں گوبی کا ریگستان ہے۔ دکھن پچھم اور عرب میں بھی ریگستان ہے بڑے بڑے زرخیز میدان ہندوستان کے اُتر چین اور عراق میں ہیں جنمیں بڑے بڑے دریا بھی بہت سے ہیں مگر اسکی وسعت کے لحاظ سے کل برّاعظموں سے بڑے دریا یہاں نہیں پائے جاتے ہیں

راس

اس برّاعظم کے اُتر میں راس سیلویرو جسے راس شمالی یا چیلوسکن بھی کہتے ہیں سیبیریا کے اتر جانب ہے پورب میں راس مشرقی سیبیریا کے اُتر پورب لوپاٹکا جزیرہ نما کمسکاٹکا کے دکھن میں ہے۔ دکھن میں راس رومینیا جزیرہ نما ملایا کے دکھن۔ نگریس جنوبی برہما کے پچھم۔ کماری ہندوستان کے دکھن اور راس الحد عرب کے پورب واقع ہے پچھم میں راس۔ بابا ایشیائے کوچک کے پچھم جانب ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بحر و خلیج

اُتر مین خلیج اوبی سیبیریا کے اُتر جانب ہے۔ پورب بحر بہرنگ درمیان ایشیا وامریکہ بحر اوکھٹسک جزیرہ نما کمسکاٹکا کے پچھم بحر جاپان درمیان کوریا و جاپان۔ بحر زرد درمیان چین و کوریا کے واقع ہے۔ دکھن مین بحر چین چین کے دکھن پورب خلیج سیام سیام کے دکھن خلیج بنگال جزیرہ نما ہند زایدا ور ہندوستان کے درمیان بحر عرب ہندوستان کے پچھم خلیج فارس درمیان عرب و فارس اور بحر قلزم درمیان عرب و افریقہ ہے۔ پچھم مین بحر روم ایشیائی روم کے پچھم ہے۔

آبنائے

اُتر مین ابنائے بہرنگ ایشیا اور امریکہ کے بیچ مین آبنائے سنڈا جزیرہ سماٹرا او جاوا کے درمیان ہے۔ پورب مین آبنائے کوریہ درمیان بحر جاپان و بحر زرد۔ ابنائے مکاسر درمیان بورنیو وسلی بیز دکھن مین ابنائے ملاکا درمیان جزیرہ ملاکا و جزیرہ سماترا۔ آبنائے پاک درمیان جزیرہ لنکا و ہندوستان ابنائے ارمز داخلہ خلیج فارس آبنائے باب المندب داخلہ بحر قلزم۔

جزائر

بحر آرکٹک مین سیبیریا جدید بحر پاسفک مین جزائر کیورایل درمیان جاپان و کمسکاٹکا۔ جزائر سگھالین درمیان بحر جاپان و بحر اوکھٹسک جزائر جاپان بحر جاپان کے پورب مین ہین مجمع الجزائر ہند شرقی بر اعظم کے دکھن پورب مین واقع ہے جزائر بحر ہند انڈمن و نکوبار خلیج بنگالہ مین جزیرہ لنکا یا سیلون ہندوستان کے دکھنی پوربی کنارے کے قریب لکدیپ و مالدیپ ہندوستان کے دکھنی پچھمی کنارے سے کچھ فاصلہ پر واقع ہین۔ جزائر بحر روم جزیرہ قبرس یا سیپرس و رُدس ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جزیرہ نما

ایشیا کے بڑے اور مشہور جزیرہ نما مثل یورپ کے اسکے دکھن مین ہین کل جزیرہ نما کی تفصیل حسب ذیل ہے پورب مین جزیرہ نما کمسکا ٹکا درمیان بحر اوکھٹسک اور بہرنگ واقع ہے اور جزیرہ نما کوریہ بحر جاپان اور بحر زرد کے درمیان ہے دکھن مین جزیرہ نما چین ہندی یا ہندز اند اسکے دکھنی حصہ کو جزیرہ نما لایا کہتے ہین جزیرہ نما ہند خلیج بنگال اور بحر عرب کے درمیان اور عرب بحر قلزم اور خلیج فارس کے درمیان ہے پچھم مین جزیرہ نما ایشائے کوچک درمیان بحر اسود و بحر روم ہے۔

پہاڑ

کوہ یورال یورپ اور ایشیا کے درمیان۔ کوہ قاف بحر اسود و بحر خضر کے درمیان کوہ ارمنی ایشیائی روم کے پورب کوہ طورا ایشیائے کوچک مین۔ کوہ البرز فارس مین بحر خضر کے دکھن۔ ہندوکش افغانستان کے اُتر کوہ ہمالہ ہندوستان و تبت کے درمیان کوہ قراقرم کشمیر و تبت کے درمیان۔ پامیر یا بام دنیا پوربی پچھمی ترکستان کے درمیان کوین لن تبت کے اُتر تھیان شان یا التائی سلطنت چین اور سیبریا کے درمیان یا بلونائی و اسٹنووائی سیبریا کے دکھن پورب

دریا

ابی۔ ابنی سی و لینا بحر ارکٹک مین داخل ہوتے ہین۔ آمور سگھالین ہوانگ ہو (دریائے زرد) یانگ ٹسی کیانگ اور میکانگ بحر الکاہل مین گرتے ہین اراودی برہم پتر گنگا۔ گوداوری بحر ہند کے حصے خلیج بنگال مین گرتے ہین سندھ بحر عرب مین۔ فرات و دجلہ خلیج فارس مین اور جارڈن بحر اسفل مین گرتی ہے۔

جھیل

بیکال اور بالکش سیبریا مین بحر ارل یا خوارزم روسی ایشیا وسطی مین بحر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کاسپین یا بحر خضر درمیان وسطی ایشیا و یورپ ہے۔ جہیل ارمیا و روان درمیان بحر اسود و بحر خضر کو کنار چین مین لا انار یا قند مین یان سر ور اور راون ہر و تبت مین ہین

آب و ہوا

آب و ہوا کا اختلاف دنیا کے کل حصون سے ایشیا مین بہت زیادہ ہے اوتری حصے مین سخت سردی پڑتی ہے وسطی حصے اور عرب مین خشک ہوا اور قلت بارش رہتی ہے۔ دکھن اور دکھنی پوربی حصے پر موسمی ہوا کا پورا اثر ہوتا ہے۔

پیداوار

معدنیات۔ سونا۔ چاندی۔ پلاٹینم۔ تانبا۔ کوئلہ۔ اور دیگر معدنیات بیشمار اس مین نکلتی ہین ہندوستان مین ہیرا اور قیمتی پتھر پایا جاتا ہے چین مین کوئلہ اور چینی مٹی بکثرت پائی جاتی ہے۔

نباتات۔ اس اعظم مین ہزارون قسم کی نباتات ہوتی ہے۔ وسطی حصون مین صنوبر چا غلہ اور دکھنی حصون مین۔ چاول نیشکر۔ کپاس۔ چھوہارا۔ پوست آبنوس اور ساگون کے درخت پیدا ہوتے ہین۔

حیوانات گھوڑا۔ اونٹ۔ گدہا۔ بیل۔ ہاتھی۔ شیر۔ بھالو۔ بندر وغیرہ

بیان ممالک

افغانستان

یہ ملک اوتر مین روسی ترکستان سے پورب مین ہندوستان۔ دکھن مین بلوچستان اور پچھم مین فارس سے محدود ہے۔

سطح اگرچہ زیادہ تر اونچی اور پہاڑی ہے مگر بہت سی زرخیز وادیان اسمین موجود ہین ہندوکش پہاڑ کا بلند سلسلہ اسکے اوتری سرحد پر واقع ہے سلیمان پہاڑ پوربی جانب اسی سندھ کی میدان سے جدا کرتا ہے۔ انکے علاوہ سیاہ کوہ دریائے ہری رود کے دکھن اور سفید کوہ دریا کابل کے دکھن واقع ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

افغانستان کے خاص دریا کابل اور ہلمند ہین۔ دریاے کابل مین اس ملک
کے اُتری پچھمی حصے کا پانی بہکر جاتا ہے یہہ دریا تین سو میل بہنے کے بعد دریاے
سندھ سے اٹک پر ملجاتا ہے۔ ہلمند مین وسطی حصے کا پانی جاتا ہے یہہ دریا
سات سو میل بہکر سیستان کے ہامون جھیل مین گرتا ہے دریاے مرغاب
اور ہری رود اتر بہتے ہوے ترکمان کے ریگستان مین غائب ہوجاتے ہین۔

آب وہوا عموماً صحت بخش۔ وادیون مین گرم اور پہاڑون مین اکثر بہت سخت ہے
خاص نباتی پیداوار۔ گیہون۔ جو۔ باجرا۔ مکا۔ اور چاول ہے ہینگ۔ رینڈا اور آل کے
درخت بکثرت ہوتے ہین میوہ جات مین سیب بیر انگور انجیر کی افراط ہے بہت سی دہاتین اور معدنی
اشیا بھی موجود ہین لیکن کھود کر نکالی نہین جاتی ہین۔ اونٹ دنبہ اور عمدہ قسم کے گھوڑے پائے جاتے ہین

افغانستان کی تجارت کے خاص راستے یہہ ہین (۱) ہرات سے مشہد ہوتے ہوے تہران
اور مرو سے بخارا تک (۲) کابل سے بلخ ہوتا ہوا بخارا تک (۳) جلال آباد سے دریاے چترال
ہوتا ہوا اشرقی ترکستان اور چین تک (۴) کابل سے درہ خیبر ہوکر ہندوستان تک (۵)
غزنی سے درہ گومال ہوکر ہندوستان تک (۶) قندہار سے درہ بولان ہوکر ہندوستان تک

یہان کے باشندے افغان ہین۔ یہہ لوگ بہادر مضبوط مہمان نواز آزادی چاہنے
والے۔ دغاباز اور بیوفا بھی ہوتے ہین۔ درانی اور غلزئی افغانون کے فرقون مین
سب سے زیادہ طاقتور ہین پچھم مین تاجیک۔ دکھن پورب مین کگر۔ مشہور فرقے ہین
کافر۔ مومند۔ افریدی۔ وزیری۔ اور دیگر فرقے پنجاب کے اُتر پچھم کے پہاڑون مین بستے ہین
اُتر پورب مین کابل دارالسلطنت بڑی تجارت کی جگہہ ہے دکھنی افغانستان مین
قندہار تجارت کی جگہہ ہے اسکی شہرت خاصکر اسوجہہ سے ہے کہ یہان ہوکر ہندوستان
اور غزنی کا تجارتی مال جاتا ہے ہرات۔ فارس روس اور افغانستان کے سرحد پر
واقع ہے یہان ہوکر ہندوستان فارس اور روسی ایشیاے وسطی کے بیوپاری گذرتے ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غزنی اگلے زمانہ مین بڑی طاقتور سلطنت کا دار السلطنت تھا جلال آباد کابل اور پشاور
کے درمیان واقع ہے بلخ ایک چھوٹی سی ریاست کا صدر مشہور مقام ہے۔

خود مختار بلوچستان

بلوچستان کے اُتر افغانستان - پورب ہندوستان - دکھن مین بحر عرب
اور پچھم مین فارس واقع ہے۔

اسکی سطح علاوہ دکھن اور اُتر پچھم کی پہاڑی ہے - یہان پانی کی قلت ہے
اور اسیوجہ سے زمین مین پیداوار کی طاقت کم ہے۔

یہان حد درجہ کی سردی اور گرمی پڑتی ہے گرمیون مین میدان اور اونچے
مقامات مین بھی سخت گرمی ہوتی ہے جاڑے مین جاڑا شدت کا ہوتا ہے۔
مہینون تک زمین برف سے ڈھکی رہتی ہے۔

کپاس - نیل - تمباکو - شکر اور عمدہ میوہ جات مثل خوبانی اور انگور کے یہان
کی خاص نباتی پیداوار ہے - چند مفید معدنیات بھی یہان پائی جاتی ہین لیکن
نکالی نہین جاتی خوست مین جو سندھ پشین ریلوے پر ہے کوئلہ نکلتا ہے۔

یہان کی تجارت ہندؤن کے ہاتھ مین ہے - یہان سے گھوڑے
ادویات میوے ہندوستان کو بھیجے جاتے ہین

باشندے دو مختلف نسلون کے ہین - بلوچی جو پچھمی حصون مین رہتے ہین افغان
نسل کے اور برہوئی پوربی ضلعون کے رہنے والے منگولین نسل کے ہین زیادہ تر
باشندے خانہ بدوش ہین جنکی بسر گلہ بانی اور چرواہی پر ہوتی ہے - یہہ لوگ برائے
نام خان قلات کے ماتحت ہین اس جگہہ کوئی مشہور شہر نہین قلات دار السلطنت
ہے خان قلات گرمی کے دنون مین اس جگہہ اور گنڈاوا مین جاڑے کے
دنون مین رہتے ہین۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایران یا فارس

فارس کے اُتر مین کا کاسس ۔ بحر خضر اور ترکستان ۔ پورب مین بلوچستان و دکھن مین خلیج فارس پچھم مین ایشیائی روم ہے ۔

اسکے وسط مین ایک حدب ہے جسکے اُتر پچھم اور دکھنی حد پر پہاڑ ہین بحر خضر خلیج فارس اور دریاے دجلہ کے کنارے کی زمین نیچی ہے جسے یہ پہاڑی سلسلے وسطی حدب سے جدا کرتے ہین ۔ دشت خراسان اُتر پورب مین اور دشت کرمان دکھن پورب مین ریہہ سے بھرے ہوے اوسر ویرانے ہین یہان دریاؤن کی قلت ہے صرف قارون دریا ہی ایسا ہے جسمین جہاز آجا سکتے ہین سفید رود بھی مشہور دریا ہے جھیل اُرمیہ اُتر پچھم مین کھاری پانی کی جھیل ہے جھیل بختگان بھی شیراز کے دکھن پچھم کھاری ہے سیستان مین ہامون میٹھے پانی کی چھچھلی جھیل ہے ۔

فارس مین گرمی اور سردی انتہا درجہ کی ہوتی ہے وسطی حدب گرمیون کی سخت گرمی سے تپ جاتی ہے اور یہان موسم سرما مین ٹھنڈی ہوائین چلتی ہین بحر خضر اور خلیج فارس کے نیچے میدان مین سخت گرمی ہوتی ہے ۔

نیچے میدانون مین نہایت نفیس میوہ جات پیدا ہوتے ہین اصفہان کا سردا دنیا مین سب جگہہ سے اچھا ہوتا ہے ۔ یہان کے انگور ۔ نارنگی اور شفتالو بھی بہت عمدہ ہوتے ہین زیتون شہتوت اور انگور کی کاشت بکثرت ہوتی ہے گیہون ۔ جو ۔ چاول بھی بہت پیدا ہوتا ہے نیشاپور کا فیروزہ مشہور ہے ۔ کوئلہ نمک ۔ لوہا ۔ تانبا ۔ سیسہ اور گندھک بھی پائی جاتی ہے ۔

کاروانی یہان کثرت سے تجارت کرتے ہین یہان کی پیداوار اور دستکاری کا تبادلہ ہندوستانی اور ولایتی مال سے ہوتا ہے بحر خضر کی تجارت روسیون کے اور خلیج فارس کی انگریزی سوداگرون کے ہاتھہ مین ہے ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

یہان کے باشندے خوبصورت۔ چالاک اور بہادر ہوتے ہین۔ چغتائی باشندے
کے قریب گلہ بانی کرتے ہین اور خیمون مین رہتے ہین۔ گرمیون مین اپنے گلے پہاڑون
پر چراتے ہین اور جاڑے مین نیچے اُتر آتے ہین۔ اونٹ۔ گھوڑے اور بکریان انکی دولت ہے
طہران دارالسلطنت کوہ البرز کے دامن مین واقع ہے۔ اصفہان پرانا دارالخلافہ
وسط مین خوش ذائقہ میوہ جات کے لئے مشہور ہے۔ تبریز اُتر پچھم مین بڑی تجارت
کی جگہہ ہے۔ مشہد اُتر پچھم مین تجارت کی منڈی ہے۔ بوشہر خلیج فارس پر خاص
بندرگاہ ہے۔ شیراز کے عمدہ باغات اور شراب مشہور ہے۔

عرب

عرب کے اُتر مین سیریا۔ پورب مین خلیج فارس۔ دکھن مین بحر ہند اور پچھم مین بحر قلزم ہے
اسکا وسطی حصہ خاصکر ریگستان ہے جسمین کہین کہین زرخیز اور سرسبز مقامات
پائے جاتے ہین یہان پہاڑ بکثرت ہین مگر دریا اور جھیل نام کو بھی نہین ہین۔
آب و ہوا گرم و خشک ہے۔ کنارہ کے متصل کے حصون کی آب و ہوا نہایت
ہی مضر صحت ہے۔ یہان سموم یا ریگستان کی گرم ہوا اکثر چلا کرتی ہے۔
عرب کے وہ حصے جنمین قدرتی زرخیزی ہے جزیرہ نما کے دکھن پچھم سرحد کے پہاڑون
مین پائے جاتے ہین جہان اکثر پانی برستا ہے انگور انجیر شفتالو بادام اور دوسرے قسم کے
میوے یہان پیدا ہوتے ہین قہوہ بکثرت بویا جاتا ہے چھوہارا بہت ہوتا ہے نمک
اور نمک کے سوا اور کوئی معدنیات نہین عرب کے گھوڑے نہایت تیز رفتار اور
اونٹ محنتی مشہور ہین۔ اونٹ کے بال کا موٹے قسم کا کپڑا یہان کی خاص دستکاری ہے
یہان کی اندرونی تجارت جو بہت زیادہ ہے کاروانیون کے ہاتھ مین ہے
اشیاء درآمد مین روئی شکر ہتیار اور دھات کی چیزین اور برآمد مین قہوہ چھوہارا
گھوڑے اونٹ بھیڑ اور اون ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باشندے زیادہ تر عرب ہین - یہ یا تو بدو یا حاجی فرقہ کے ہوتے ہین - بدو ایک جگہہ سے دوسری جگہہ اپنے گلے لئے ہوے پھرا کرتے ہین اور خیمون مین رہتے ہین حاجی بستیون مین رہتے ہین اور سوداگری یا زراعت پیشہ ہوتے ہین ہر فرقہ کا سر غنہ شیخ کہلاتا ہے اور وہی اُنپر حکومت کرتا ہے بستیون کے رہنے والے خود مختار حاکمون کے زیر حکم ہین - عرب کا پچھمی حصہ سلطان روم کے ماتحت ہے -

مکہ محمدؐ صاحب کی پیدایش کی جگہہ مسلمانون کا پاک شہر ہے جدہ مکہ کا بندرگاہ ہے مدینہ محمدؐ صاحب کا مدفن پاک مقام ہے یہ تینون شہر ترکی عرب مین واقع ہین مخہ کا قہوہ مشہور ہے مسقط کا بندر ایک خود مختار ریاست کا صدر ہے عدن کا بندرگاہ انگریزون کے قبضہ مین ہے -

ایشائی روم

ایشیائی روم کے اُتر مین بحر اسود - کاکاسیہ پورب مین فارس - دکھن مین عرب اور پچھم مین بحر روم ہے اسکے خاص حصے ایشیاے کوچک ارمن کردستان میسوپوٹامیا و سریا ہین - عرب کا کچھ حصہ بھی اسمین شامل ہے ترکی عرب کو چھوڑ کر باقی ملک کچھہ تو ایک حدب کی شکل کا ہے جسمین کوہ طارس واقع ہے اور باقی اس سے نیچا میدان ہے جسمین کوہ لبنان کے دو متوازی سلسلے ایک سرے سے دوسرے سرے تک چلے گئے ہین -

فرات و دجلہ و جارڈن خاص دریا ہین ایشیائی روم مین کوئی بڑی جھیل نہین ہے صرف جھیل وان ارمینیا مین ہے -

آب و ہوا عموماً گرم ہے - ایشیاے کوچک کی آب و ہوا معتدل اور صحت بخش ہے گو اونچے مقامات پر سخت جاڑا ہوتا ہے -

یہان گیہون - جو - چاول - مکا - تمباکو اور سن بویا جاتا ہے کشمش انجیر بادام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور نارنگیاں بکثرت پیدا ہوتی ہین سیراب وادیون ہین انگور کی افراط ہے چھوہارے
کے درخت ریگستان کی سرحد پر پائے جاتے ہین - کوئلہ - لوہا سیسہ اور تانبا یہان
کی معدنی پیداوار ہے گھوڑے - بھیڑ - بکریان پالو جانور ہین - اونٹ عموماً باربرداری
کے کام مین آتا ہے بحر روم سے اسپنج نکالا جاتا ہے - ترکی قالین کی جو خانہ بدوش
عورتین تیار کرتی ہین یورپ اور یوربی ملکون ہین بڑی قدر کی جاتی ہے -

یہان بیرونی تجارت خاصکر گریٹ برٹن اور یورپ کے دیگر ممالک سے ہوتی
ہے یوربی ممالک کی تجارت کارروائی کرتے ہین - خاص اشیا برآمد کشمش انجیر
نارنگی - زیتون - افیون - شراب اسپنج - کچا ریشم - اون - دوشالہ اور قالین ہین
یہان مختلف قسم کے لوگ بستے ہین جن مین علاوہ ترکون کے - یونانی
سریا والے - یہودی - عرب - ارمنی - کرد ور ترکمان شامل ہین -

اسمرنا ایشیائے کوچک مین واقع ہے یہان سے بہت سامال غیر ملکون کو روانہ
ہوتا ہے حلب کا شیشہ مشہور ہے ارض روم آرمینیا کا خاص شہر ہے -
ترابزند بحر اسود پر بندرگاہ ہے - بغداد خلفا کا پرانا دارالسلطنت دریائے دجلہ پر
تجارتی مقام ہے یہان چمڑے کا کام خوب ہوتا ہے دمشق سریا مین بہت
پرانا شہر ہے یہان کارروائی تجارت بکثرت ہوتی ہے یروشلم سریا مین عیسائیون
کا پاک شہر ہے موصل دریائے دجلہ کے کنارے بڑی تجارت کی جگہ ہے اسکے
قریب پرانی سلطنت نینوہ کا ویرانہ ہے بصرہ میسوپوٹامیا کا مشہور شہر ہے

ایشیائی روس

اس ملک کے اُتر مین بحر ارکٹک - پورب مین بحر بیرنگ و بحر الکاہل دکھن
مین سلطنت چین - افغانستان و فارس اور پچھم مین بحر خضر کوہ و دریائے یورال
ہے اس مین سیبیریا روسی ایشیائے وسطی اور کاکاسیہ شامل ہین -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سیبیریا مین وہ وسیع میدان شامل ہے جسکا ڈھال التائی پہاڑ سے بحر آرکٹک کی جانب ہے جزیرہ نما کمسکاٹکا مین ایک بلند پہاڑ کا سلسلہ واقع ہے۔ کوہ سٹنووائی پوربی کنارہ کے اضلاع اور صوبہ امور کے درمیان حد فاصل ہے سیبیریا کے وسطی صوبجات کو کوہ التائی منگولیا سے جدا کرتا ہے۔ کاکاسیہ عموماً پہاڑی ملک ہے جسکے بیچ مین کوہ قاف ایک سرے سے دوسرے تک چلا گیا ہے۔ روسی ایشیاے وسطی مین کرغیز اور ترکستان کا ریگستان اور خانات خیوہ و بخارا اور سطح پامیر شامل ہے۔

سیبیریا کے بڑے دریا اوبی۔ ینیسی۔ لینا ہین جن مین سے ہر ایک کی لمبائی دو تین ہزار میل کے درمیان ہے وسطی ایشیا مین سیہون و جیہون (امو اور سر) دریا بہتے ہین جھیل بیکال میٹھے پانی کی جھیل سیبیریا مین واقع ہے اور روے زمین کی کل جھیلون سے زیادہ گہری ہے۔ اسکی لمبائی چار سو میل ہے اسکا پانی جاڑے مین جم جاتا ہے بالکش اور ارل کھاری پانی کی جھیل ہین۔

سونے کی کانین کوہ یورال اور التائی کے گرد نواح مین پائی جاتی ہین چاندی اور سیسہ کی کانین جھیل بیکال کے پورب مین کھودی جاتی ہین سیبیریا کی کانون سے لوہا اور تانبہ بھی نکلتا ہے۔ یہان کے برفستان مین میمتھ ہاتھی کے دانت گڑے ہوئے ملتے ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی زمانہ مین حال کے ہاتھی سے بھی بڑا جانور ہوتا تھا۔ کاکاسیہ مین انگور بہت ہوتا ہے اور باکو مین مٹی کے تیل کے چشمے ہین آکسس کے کنارے ریشم کے کیڑے بہت پالے جاتے ہین وسطی ایشیا کے ترکمان بھیڑ۔ بکری پالتے ہین گھوڑے اور اونٹ بھی بکثرت ہوتے ہین سیبیریا مین ہو کر چین اور روس کے درمیان بڑی تجارت ہوتی ہے اب سیبیریا مین ریل کے بنجانے سے تجارتی مال آنے جانے کی آسانی ہو گئی ہے۔

سیبیریا کے زیادہ تر باشندے جلاوطن اور سپاہی اور انکی اولاد ہین وسطی ایشیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مین خانہ بدوش قومین رہتی ہین اور کاکابیہ کے زیادہ تر باشندے جارجین نسل کے ہین جو ہمیشہ سے خوبصورتی کے لئے مشہور چلے آتے ہین۔
ٹوبالسک دریاے ارٹش پر پچھمی سیبیریا کا دارالسلطنت ہے **اومسک** پچھمی سیبیریا مین بڑی تجارت کی جگہہ ہے کیاکتہ مین سیبیریا اور چین کی کاروانی تجارت خوب ہوتی ہے **ارکٹسک** جھیل بیکال کے کنارے سیبیریا مین سب سے بڑا تجارتی شہر ہے **یاکٹسک** دریاے لینا کے کنارے پوربی سیبیریا مین تجارتی منڈی ہے۔ روسی ایشیاے وسطی کا **تاشقند** تجارتی اور ملکی صدر ہے **قوقند** پرانی خانات کا دارالحکومت تہا اور اب بہی تجارت کا مرکز ہے سمرقند خیوہ و بخارا مشہور مقامات ہین۔ کاکابیہ کے دارالحکومت تفلس مین خوب تجارت ہوتی ہے بٹوم بحر اسود پر بندرگاہ ہے۔ باکو بحر خضر کے بندرگاہ سے مٹی کا تیل بکثرت روانہ ہوتا ہے۔

سلطنت چین

اس ملک کی اُتری حد سیبیریا۔ پوربی بحرالکاہل۔ دکھنی ہند و برما اور پچھمی ہند اور روسی ترکستان ہے اسکے خاص حصے چین خاص منگولیا منچوریا تبت اور چینی ترکستان ہین چین خاص کا زیادہ حصہ پہاڑی ہے اسکے پچھمی اور دکھنی حصون مین جنگل ہے تیان لنگ اور پے لنگ پہاڑ اسکے پورب سے پچھم تک چلے گئے ہین منچوریا مین کم بلند پہاڑ اور زرخیز وادیان ہین دکھنی صوبون کے ہزارون باشندے رہنے کی جگہہ نہ ملنے کی وجہہ سے یہان آکر آباد ہوگئے ہین۔ حد منگولیا چین و سیبیریا کے درمیان ہے اسکے وسط مین گوبی کا ریگستان ہے ترکستان کا ⅔ حصہ ریگستان ہے تبت بہی اونچے میدانمین واقع ہے جو ہمالہ کی جانب سے گوبی کے ریگستان کیطرف نیچا ہوتا گیا ہے سنہ عیسوی سے دوسو برس پہلے تاتاریون کے حملے روکنے کیغرض سے ایک دیوار بارہ سو میل لمبی اور اسقدر چوڑی کہ چھ گاڑیان برابر چل سکین بنائی گئی تھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسکی حفاظت کے لئے سو سو گز فاصلہ پر اس مین برج بنے ہوئے ہین -

اموردریا کا اوپری حصہ منچوریا مین ہے - یانگ لسٹی کیانگ ہوانگ ہو -
سی کیانگ اور پیہو بین چین خاص کے ⅘ حصہ سے زیادہ کا پانی بہکر جاتا ہے -
یاروپا سانپو (برہم پتر) تبت مین ایک ہزار میل سے زائد تک بہتا ہے -

چین خاص کے اُتر مین گرمی اور سردی انتہا کی ہوتی ہے مگر وسط اور دکھن مین
ایسی شدت کی سردی نہین پڑتی - گرمی جولائی سے ستمبر تک سخت ہوتی ہے -
تبت کی آب و ہوا خشک گرمی مین گرم ہے - جاڑے مین شدت کی سردی پڑتی
ہے منگولیا اور ترکستان کی بھی یہی کیفیت ہے -

یہان کی قدرتی پیداوار مین چار مشہور ہے غلہ اور کپاس کی فصلین بھی چین کی
پیلی مٹی مین خوب ہوتی ہین - پوست کی کاشت بکثرت ہوتی ہے یہانکے باشندون
کی خاص غذا چاول ہے - ریشم کے کیڑے وسطی اور دکھنی صوبون مین بہت پالے
جاتے ہین یہان کی معدنی پیداوار بھی بہت قیمتی ہوتی ہے - دکھن لورپ کے پہاڑون
سے سونا - چاندی - لوہا - تانبہ - سیسہ - ٹین اور پارہ نکلتا ہے چین خاص مین کوئلہ
کی کانین بھی ہین - ریشم کے کپڑے اور چینی مٹی کے برتن خاص اشیاء دستکاری ہین
یہان سے چاے بکثرت روانہ ہوتی ہے انکے علاوہ ریشم - ریشمی کپڑے اور ہاتھی
دانت بھی باہر بھیجا جاتا ہے یہان انگلستان سے سوتی اور اونی کپڑے ہندوستان
سے افیون اور مجمع الجزائر شرقی سے دھات اور کوئلہ آتا ہے -

چین کی آبادی روے زمین کی آبادی کا چوتھائی حصہ ہے یہان کے باشندے
منگولین نسل کے محنتی ہوتے ہین لیکن زیادہ تر افیونی اور مدکچی ہین - منگولین خانہ بدوش
ہین پیکین دارالسلطنت چین کی آبادی دس لاکھ ہے ٹانکن - قدیم دارالحکومت
پیکن سے دوسرے درجہ کا شہر ہے - یہان کی ریشمی دستکاری مشہور ہے ٹیلنٹسن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پکین کا بندرگاہ ہے۔ سنگھائی اموائی فوچو پوربی کنارہ پر بندرگاہ ہین سنگھائی
غیر ملکون کی تجارت کا مرکز ہے۔ ہانگ کاؤ سے جو دریاے یانگ ٹسٹی کیانگ پر واقع
ہے غیر ملکون کو چاء بہت روانہ ہوتی ہے کانٹن مین غیر ملکون کی تجارت اور
دستکاری بکثرت ہوتی ہے یارقند کاروانی تجارت کا مرکز پوربی ترکستان مین ہے
کاشغر پوربی ترکستان کا دار الحکومت ہے لاسہ تبت کا اور ارگا منگولیا کا
دار الحکومت ہے۔ کیماچن سرحد پر تجارتی مقام ہے مکڈن دار الحکومت منچوریا کا ہے
پورٹ ارتھر مشہور بندرگاہ روسیون کو دیدیا گیا ہے۔

جزیرہ نما کوریا چین کے اُتر پورب واقع ہے سنہ ۱۸۹۵ء مین جاپانیون نے
چین والون کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ کوریا کو خود مختار کر دین اور اُسوقت سے
یہ جزیرہ نما خود مختار ہے سی اول اسکا دار الحکومت اور چملپو خاص بندرگاہ ہے۔

جاپان

جاپان مین وہ جزائر شامل ہین جو بحر الکاہل مین سلطنت چین کے اُتری پوربی
کنارے کے قریب واقع ہین اسمین سب سے بڑا جزیرہ نیفان ہے کیوسو اور
سکوکو نیفان کے اُتر اور یسو اُنکے اُتر مین خاص جزائر ہین کیور ایل اور لوچو
جزائر بھی جاپان کے متعلق ہین جنگ سنہ ۱۸۹۵ء کے بعد چین سے جزیرہ فارموسا حاصل ہوا تھا
کل جزائر پہاڑی ہین ہر جزیرہ مین پہاڑون کا سلسلہ پوربی کنارہ کے متوازی چلا
گیا ہے ان مین سے اکثر پہاڑ جوالامکھی بھی ہین۔ پہاڑ اور سمندر کے درمیان زرخیز میدان
ہین سب سے اونچا پہاڑ فیوجی یاما جزیرہ نیفان مین واقع ہے یہان بہت سی چھوٹی
چھوٹی ندیان بھی ہین جن مین سب سے بڑی ندی شنے نانون کی لمبائی ایک سو
ستر میل ہے بیوا سب سے بڑی جھیل جزیرہ نیفان مین پینتالیس میل لمبی اور
اور دس میل چوڑی ہے جاپان کی آب و ہوا معتدل اور صحت بخش ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چاول۔ کپاس۔ نیشکر۔ چاء اور تمباکو کی فصل یہان عمدہ ہوتی ہے۔ ہر قسم کے میوہ جات کی بھی افراط ہے۔ لوہا تانبہ۔ اور کوئلہ کا نون سے نکالا جاتا ہے مٹی کے تیل کے چشمے بکثرت ہین مچھلیان آمدنی کی بڑی بھاری رقم ہے ریشم۔ لاکھ کے رنگ کی چیزین کاغذ اور دیا سلائی خاص اشیا ر دستکاری ہین۔

اندرونی تجارت کا بازار خوب گرم ہے بیرونی تجارت بذریعہ بندر یوکوہاما۔ کوبے۔ اوساکا۔ ناگاساکی۔ ہکوڈیٹ اور نیگوٹا خوب ہوتی ہے خاص اشیا ر برآمد ریشم۔ چاء۔ گیہون۔ کافور۔ موم اور تانبہ ہے۔

جاپانی منگولین نسل کے ہین اور ایشیا کے باشندون سے زیادہ خلیق۔ ذہین ہنرمند اور محنتی ہوتے ہین اور یورپ کے طریق اور نوایجاد چیزون کو اختیار کرنے مین دریغ نہین کرتے۔ زمانہ حال تک یہان کا بادشاہ جسے میکاڈو کہتے ہین خود مختار تھا مگر اب اُسنے اپنی امداد کیواسطے ایک پارلیمنٹ مقرر کرلی ہے ٹوکایو جسکو پہلے یڈو کہتے تھے دار السلطنت ہے جسمین ایک شاہی یونیورسٹی ہے اور اسکی آبادی پندرہ لاکھ ہے اوساکا کے پل اور نہرین مشہور ہین اسکی آبادی آٹھ لاکھ ہے کیوٹو بڑا شہر ہے اسمین بھی شاہی یونیورسٹی ہے۔ یوکوہاما ٹوکایو سے اٹھارہ میل فاصلہ پر خاص بندرگاہ اور اہل یورپ کے رہنے کی جگہہ ہے نگویا۔ کوبے ہیروشیما اور ناگاساکی کی آبادی ایک لاکھ سے زیادہ ہے۔

جزیرہ نما چین ہندی

یہ جزیرہ نما خلیج بنگالہ سے جو اسکے پچھم ہے شروع ہوکر پورب جانب بحر چین تک چلا گیا ہے اسکا دکھنی حصہ جزیرہ نما ملایا کہلاتا ہے خود مختار ریاست سیام کو چھوڑ کر یہ جزیرہ نما انگریزوں اور فرانسیسیون کے قبضہ مین ہے۔ انگریزی عملداری پچھم جانب اور فرانسیسی پورب طرف ہے ان دونون کے بیچ مین سیام ہے انگریزی عملداری کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حصے برہما۔ اسٹریٹ سٹلمنٹ اور ریاستہاے محفوظہ ملایا ہین۔ فرانسیسیون کے
پاس کوچین چینا۔ ٹان کوین اور ریاستہاے محفوظہ کمبوڈیا وانام ہین۔
اس جزیرہ نما کی قدرتی کیفیت یہہ ہے کہ اسکے پہاڑ اُتر سے دکھن جانب چلے
گئے ہین جنکے درمیان بڑے بڑے دریاؤن کی وادیان ہین۔ پہاڑون ہین یوما
اور دریاؤن مین اراودی سالوین مینام و میکانگ مشہور ہین۔
آب وہوا عموماً گرم ہے۔ مگر نشیبی مقامات مین کنارہ کے قریب خاصکر گرم
ہے پانی خوب برستا ہے مگر برسات کا موسم کم دنون تک رہتا ہے۔
ساگون صندل۔ ادویات۔ مصالحہ اور گوند اس سرزمین کی قدرتی پیداوار
ہے چاول خاص غذا ہے۔ گنا بکثرت بویا جاتا ہے شہتوت کے درخت ریشمی کیڑون
کے پالنے کی غرض سے کوچین مین کثرت سے لگائے جاتے ہین۔ کپاس۔ تمباکو اور
نیل کی کاشت ہوتی ہے۔ ریاستہاے ملایا مین کافور۔ ربر ساگودانہ سیاہ مرچ اور ٹین پیدا ہوتا ہے
سیام۔ بنکاک دریاے مینام پر دار السلطنت سیام سے چاول اور لکڑی
بہت روانہ ہوتی ہے چنتابون مین چنی اور نیلم کی کان ہے۔
انام کا دار الحکومت ہیوم ہینہ اور کم یوٹ خاص بندرگاہ ہے۔
کمبوڈیا کا دار الحکومت بیگون ہے ٹانکون کا دار الحکومت ہنوئی ہے
اسٹریٹ سٹلمنٹ کا دار الحکومت سنگھاپور ہے۔

مجمع الجزائر ہند شرقی

اس مجمع الجزائر کو مجمع الجزائر ملایا یا باغات شمس بھی کہتے ہین۔ یہہ ایشیا کے دکھن پورب
واقع ہے اس مجمع کے جزائر مین سب سے بڑا جزیرہ بورنیو ہے اس سے چھوٹا سماترا
اس سے چھوٹا سلی بیز سلی بیز سے چھوٹا جاوا ہے جاوا سے چھوٹے جزیرے فلپائن مولکا یا
جزائر مصالحہ ہین۔ ایک وسیع کوہ آتش فشان کا سلسلہ اس مجمع کے ہر جزیرہ مین پہنچگیا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہان کی آب وہوا گرم ہے مگر گرمی کی سختی سمندر کیوجہ سے جو اسکے چارون طرف جا بجا ہے کم ہوجاتی ہے ربر کے درخت بورنیو اور دیگر جزائر مین جا بجا پھل و لونگ جزائر مولکا مین ساگودانہ پوربی جزائر مین۔ سیاہ مرچ و پیپل سماترا مین ہوتی ہے۔ قہوہ۔ چاول۔ تمباکو و گنا بکثرت بویا جاتا ہے۔ بورنیو مین ہیرا اور سونا نکلتا ہے۔ بانکا مین ٹین بکثرت پایا جاتا ہے اس مجمع الجزائر مین انگریز۔ ڈچ۔ امریکہ والے اور چینی بکثرت تجارت کرتے ہین۔ مصالحہ۔ ربر۔ قہوہ۔ نیل اور شکر امریکہ اور یورپ کو روانہ ہوتی ہے۔

ہالینڈ والون کے قبضہ مین مجمع الجزائر کا پون حصہ ہے جزیرہ فلپیائن امریکہ والون کے پاس ہے لے بوآن انگریزون کے اور ٹی مور پرتگال والونکے پاس ہے یہان کے باشندے زیادہ تر ملایا نسل کے ہین پرتگال والے مولکا مین سولھوین صدی مین آکر بسے انکے بعد اسپین والون نے آکر فلپیائن کو لیلیا۔ ڈچ جاوا مین آباد ہوئے اور سماترا اور بورنیو پر قابض ہو گئے۔

سماترا۔ آبنائے ملاکا کے پچھم واقع ہے اسکی لمبائی ایک ہزار میل ہے اسکا دارالحکومت پدنگ ہے بنکولن اور پلم بنگ خاص بندرگاہ ہین۔

جاوا سماترا کے پورب چھ سو میل لمبا ہے اسکا دارالحکومت بٹے ویا بندرگاہ ہے سرابنگ و سمارنگ اتری کنارہ پر بڑے بندر ہین سراکرتا وسط مین بڑا شہر ہے

بورنیو دنیا مین سوا اسٹریلیا کے سب سے بڑا جزیرہ ہے اسکی لمبائی آٹھ سو میل اور چوڑائی چھہ سو میل ہے اسکا دارالحکومت بنجر ماسنگ ہے۔

سلی بز۔ بورنیو کے پورب واقع ہے یہان کے لوگونکی خاص غذا ساگودانہ ہے یہانکا قہوہ بہت عمدہ ہوتا ہے اسکا دارالحکومت مکاسر جاوا اور سنگھاپور کی تجارت کا مرکز ہے مناڈو بھی مشہور ہے۔

مولکا سیلی بز کے پورب واقع ہین ان مین بورو۔ امبوینا او سیرم بڑے جزیرے ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جسمین لونگ اور مصالحہ کی تجارت بکثرت ہوتی ہے اس مین کوئی مشہور شہر نہین۔
فلیپاین بورنیو کے اتر پورب واقع ہین اِن مین سب سے بڑے جزیرے
منڈنو اور لوزن ہین ۱۸۹۵ء مین ہسپانیہ والون نے یہہ جزائر امریکہ والون کو دیدیے
لوزن کے پچھمی کنارہ پر منیلا دارالحکومت بڑی تجارت کی جگہہ ہے یہان کے سگار مشہور ہین

لنکا

جزیرہ لنکا جسکو سنگھل دیپ یا سراندیپ یا سیلون بھی کہتے ہین ہندوستان کے
دکھن پورب مین ہے اسکے اور ہندوستان کے درمیان خلیج منار اور آبنائے
پاک واقع ہے اسے انگریزون نے ۱۸۱۵ء مین حاصل کیا تھا۔
وسطی حصہ اس جزیرہ کا پہاڑی ہے جسمین پڈروٹلاگلا اور کوہ آدم سب سے
بلند پہاڑ ہین کنارہ پر نشیبی زمین کا ایک قطعہ پھیلا ہوا ہے۔ زرخیز وادیون مین
دریا بہتے ہین مہاولی گنگا سب سے مشہور دریا ہے۔
آب وہوا قریب کے جزیرہ نما سے زیادہ صحت بخش اور خوشگوار ہے۔
چاء۔ قہوہ۔ ناریل۔ دارچینی۔ سنکونا۔ چاول۔ اور تمباکو خاص پیداوار ہین۔
سیسہ بافراط پایا جاتا ہے قیمتی جواہرات مین چنیان او لہسنیا مشہور ہین عمدہ
موتی منار کی کھاڑی سے نکالے جاتے ہین۔ یہان ہاتھی بہت ہوتے ہین۔
یہان کی تجارت خاصکر ہندوستان اور انگلستان سے ہوتی ہے
یہان کے دو ثلث باشندے سنگھالی اور باقی تامل مور اور ملایا نسل کے ہین
کولمبو۔ دارالسلطنت پچھمی کنارہ پر بارونق اور مشہور بندرگاہ ہے کانڈی
پرانا دارالحکومت وسط مین واقع ہے ٹرنکومالی اُتر پورب کے کنارے پر
تجارتی بندرگاہ ہے گالی دکھنی کنارہ پر کوئلہ کی روانگی کا خاص مقام ہے۔

تمام شد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

Entered in Database
24/12/06
Signature with Date

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar